الٰہی [illegible]

الحمد للہ و المنۃ

مثنوی لوحِ محفوظ

مرحمۂ فصاحت شمامۂ زبدۃ الابرار عمدۃ الاخیار

مادحِ ائمہ اطہار شاعر شیرین گفتار سلالۃ السادۃ

الاطیاب خلاصۃ الانجاب جناب سید فیروز علی مرحوم

متخلص بہ اثر رحمۃ اللہ خالق البشر

در [illegible] ہجری

بحلیۂ طبع مزین گشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہاں اے اثر حمدِ ربِ جلیل
کہاں اے اثر فکرِ عبدِ ذلیل

کجا عقلِ ناقص کجا کنہ ذات
کہ ہی عقلِ کل محوِ کارِ صفات

لگا پو مین عمرِ خضر ہو تمام
یہ منزل نہ کاٹے کٹے ایک گام

جہان کے قوی ہیکل و پیل زور
ہین اس راہ مین اک خطِ پاے مور

کہاں طبعِ نازک کہاں وہ جلال
ہما خود ہی بالِ مگس پر و بال

زبان آورانِ جہان کہہ گئے
مگر آخرِ کار رہ رہ گئے

سوا عجز کے اور چارہ نہین
تعلّی کا یارون کو یارا نہین

مین اک بندہ ہیچکارو ذلیل | وہ اک قادر کارسازِ جلیل
کہان نعمتین خاص عامی کہان | عیان ہی عیان ہے اچہ ساز میان
کیا خانہ زاد نبیؐ و علی | کہون کیا جو عزت غلامی مین دی
کچھ آئینۂ دل مین ملحوظ ہی | بغل مین عجب لوحِ محفوظ ہی
گناہون پہ حب علی چھا گئی | کہ اک آگ تھی لکڑیان کھا گئی
فدای جناب علیؑ ولی | شب و روز مین میرے مان باپ بھی
کہ تا قائم پاک آلِ عبا | امام زمان خاتم الاوصیا
مسیحا نفس ہین مین اک جان بلب | مین اک مور ہون وہ سلیمان ہین سب
مسیحا کجا و سلیمان کجا | گدا کو کہان رتبۂ بادشا
کہ سب کرتے تھے انبیای سلف | رجوع مہمات انکی طرف
ہمین تو کیا رکھ لی عرفان مین بات | وہ کیا تھے نکرتے جو یہ التفات

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
حب علی حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ ۱۲

ملائک بھی دائم تردد مین تھے — ہدایت کے عقدے انھین سے کھلے
نہین اے اثر منتہا سے کرم — کرین جسقدر شکر ہی کم سے کم
کرین کچھ عبدناک کا حق ادا — کہ اوفوا بعہدی ہی شرطِ وفا
شیاطین سے ایمان بچاتے رہین — ہمیشہ غم و رنج کھاتے رہین
خصوص اس زمانے کا ہی وہ شعار — کہ مسدود ہی باب ہر کاروبار
امامؑ زمان تک رسائی نہین — یہ دو چار دن کی جدائی نہین
زمانہ ہی فساق و فجار کا — زمانہ ہی حکام غدار کا
وہ ہی خلط انسے کہ شیعہ عوام — بلا قید ہین وقفِ فعلِ حرام
اگرچہ مسائل ہین کچھ جانتے — پر احکام اکثر نہین مانتے
جو غائب ہوے ہین امامِ زمانؑ — تو برباد ہی کاروبارِ جہان
خصوصاً یہ اقلیم ہندوستان — نہین لائقِ مسکنِ دوستان

تجاہل ہے بعضے بشر کا شعار
تغافل میں کٹتی ہے لیل و نہار

نہ فکر آج کی کچھ نہ کل کی خبر
دم نزع کی سختیاں الحذر

نہ پیش نظر قبر کی رونداد
نہ برزخ کی پروا نہ خوف معاد

نہ غیبت سے افسوس کچھ رسم و راہ
نہ رجعت سے آگاہ گمراہ آہ

لہذا سمیِ امامِ ہدے
ولی خدا خامسِ اوصیا

جنھیں مجلسی کہتے ہیں خاص و عام
کلام اونکا بے مثل ہے لاکلام

رسالہ ہیں رجعت میں اک لکھ گئے
خرد نے کہا نظم کر تو اسے

مگر ہند کے روزمرے میں ہو
کہ دیکھیں سنیں سب مضامین کو

جو دیکھے تو حاصل ہدایت کرے
خدا کا نہ کفران نعمت کرے

الٰہی بحبِ نبی فاطمہؑ
اثر کا مع الخیر ہو خاتمہ

دم پنجتن ہو دمِ واپسین
کرے فضل و رحم ارحم الراحمین

سنو گفتگو سے دل دوستان — سنو رجعت پاک کا یہ بیان

کہ مشرق سے آتا ہی جمع کثیر — مسخر کریگا زمین و زمان

کریگا گر قائم آل کی — رکاب سعادت مین جان بازیان

گروہ محدث مین جو ایک ہی — زمانے کے نیکون مین جو نیک ہی

کہ جسکا ہوا آب و گل اتقا — بالافتاء و بالعلم و بالاتقا

محمد ہی وہ شیخ عالی گہر — سمی خلیل خدا کا پسر

نگہبان دین رسالت مآب — غرض اوسکی غیبت مین ہی اک کتاب

زبانی بو خالد کابلی — سند معتبر اوسمین ہی اک لکھی

کہ ابن علی خامس اوصیا — یہ اکبار ارشاد فرما ہوا

حضرت امام محمد باقر ع

کہ گویا ہم اب آشکارہ و عیان — ہین اوس قوم کو دیکھتے بیگمان

کہ مشرق سے آگئے فی الواقعی — کرین دعوتین دین اسلام کی

سنی انسنی کر دین مخلوق جب — مکرر کرین دین حق وہ طلب

پر اس ختم حجت کے من بعد بھی — نمانین کسی طرح پھر مدعی

بڑھے رد و انکار مین جب سخن — تو اک قلزم قہر ہو موج زن

غضب کے اوٹھین جوش اوس قوم سے — دلیرونکو ہون شوق جو جنگ کے

جو برہم ہون یہ شیر اللہ کے — ہرن ہون ابھی ہوش روباہ کے

بدل جائین تیور جو اوس قوم کے — تو خود داروں کے پست ہون حوصلے

سر معرکہ ہون جو تیغین علم — رہے منکرون کا نہ پھر دم مین دم

دلیران دین جب ہون خشمگین — تو مخذول ہو ہو کے سب اہل کین

کرین دین حق بھی اگر اختیار — نہ پائین امان الامان زینہار

کرین تا بہ رغبت نہ باغی قبول — کہ فرمانروا ہون یہ قدرت کے پھول

مگر متبع فی الحقیقت نہین — تو وہ پادشہ یہ رعیت نہین

جوانانِ مقتولِ قومِ سعید — یقیناً بلطفِ خدا ہین شہید

زمانے مین اوسدن سے شاہ و گداہ — اوسی قوم سے ہونگے سب بادشاہ

کسیکو نہ دینگے وہ یہ تخت و تاج — سلاطینِ عالم سے لینگے خراج

مگر ہان جنابِ امامِ زمانؑ — ہون جسوقت رونق فزاے جہان

کرین سلطنت شہ کو تفویض سب — بحدِ اطاعت بحدِ ادب

سنو اک روایت مین تازہ کہون — یہ مین نے سنا ہی کہ پہلے یہان

کرین بادشہ آٹھ پیہم خروج — کئی بد کئی نیک ہون حکمران

کرین پھر امامِ زمانہ ظہور — کہ ہی وہ شہنشاہ عالم نوان

اوسی نسخے مین شیخ موصوف سے — روایت یہ ہین معتبر لکھ گئے

کہ ابن محمد (الامام جعفر صادقؑ) شہ بحر و بر — امامِ ششم کہتے ہین غور کر

کہ اک روز سبطِ پیمبر حسینؑ — شفیعِ امم سرورِ مشرقین

یہ گویا ہوے باپ سے یا علیؑ ۔۔۔ زمانے سے کب ہونگے خارج شقی
کہا اس جہان کو نہ پروردگار ۔۔۔ کرے پاک کفار سے زینہار
یہانتک کہ جاری ہو خونِ حرام ۔۔۔ بہت اس زمین پر دم صبح و شام
پھر ابن عمِ سیّد الانبیاؐ ۔۔۔ یہ تفصیل ارشاد فرما ہوا
کہ اولاد سفیان و عباسیان ۔۔۔ فلان و فلان و فلان و فلان
جہان مین ہون فرمانروایان جور ۔۔۔ جہان تک ہے خلق مین اونکا دور
شقی ظلم پر چست باندھین کمر ۔۔۔ کرین نیک و بد کو وہ زیر و زبر
جو سب کر چکے شرح المختصر ۔۔۔ تو فرمایا حیدر نے جانِ پدر
کہ جب دم خروج اک کرے پادشاہ ۔۔۔ خراسان سے با شوکت و فر و جاہ
تو اول وہ ملتان و کوفے مین آ کے ۔۔۔ مسخر کرے اپنے قبضے مین لا کے
پھر انبار کا وان کا وہ ملک لے ۔۔۔ جزیرہ جو ہے متصل بصرے کے

چڑھے ایک ہم مین گیلان پر ۔۔۔ معین اوسکے ہوجائین اہلِ ابر

کرین اہلِ دیلم بھی اوسکی مدد ۔۔۔ ابر کی ہر اک استرآباد حد

پئے خاطرِ جان فرزندِ ما ۔۔۔ کشاینده ترکان نشان جابجا

غرض خوب اطراف عالم مین پھر ۔۔۔ یہ اخبار ہوجائین جب منتشر

زمانے مین برپا ہو جنگ و جدال ۔۔۔ ہر اک سمت فتنہ ہر اک سو قتال

یہانتک کہ بصرے مین ہو قتل عام ۔۔۔ یہی صبح ہو صبح اور شام شام

کرے پھر خروج اور اک بادشاہ ۔۔۔ شہنشاہ ذی رتبہ و عزت و جاہ

تو پھر بابِ علمِ رسولِ خدا ۔۔۔ علیِ ولی سید الاوصیا

مفصل یہ احوال سب کہہ گئے ۔۔۔ کہ راوی سے مضمون کچھ رہ گئے

مگر کہتے ہین شیخ موصوف نے ۔۔۔ کہا پھر سنا سطرح شاہ سے

کہ لشکر مہیا ہون جب فوج فوج ۔۔۔ تلاطم کی ندی چڑھے موج موج

کرے قتل فوج اپنے فرزند کو — تو ناگہ پھر اک بادشہ اور ہو

کہ دعوی کرے خونِ مقتول کا — تہِ تیغ ہو جائیں سب اشقیا

غرض تھوڑی مدت کے مابعد بھی — وہ غائب کہ ہوں جسکے سب منتظر

امامِ زمان سیدِ کائنات — سمی نبی شاہراہِ نجات

بہت جسکے مقدم کا مشتاق ہوں — جدائی میں دنرات ناچاق ہوں

مگر بیشتر ہونگے ناقدر دان — تفو باد بر ہیچو اہلِ زمان

کہ غفلت امامِ زمان سے کریں — زیان اپنا ایمان و جان سے کریں

نہ سمجھیں فضائل کو اوسکے جہول — کہ اوقات ضائع کریں بوالفضول

جو اہلِ جہان اوسکے قائل نہوں — شرف دین و دنیا کے حاصل نہوں

کہ ہے سیدِ انس و جان و امیر — جہان میں پناہِ صغیر و کبیر

کہ ہے خاصۂ حضرتِ ایزدی — فضیلت اوسے جملہ عالم پہ دی

رسالت ہوئی مصطفیٰ پر تمام
امامت ہوا اوس پیشوا پر تمام

علیؑ ولی نے جو بہر کی نظر
شہ کربلا سے کہا اے پسر

نظیر اوسکا ہوگا نہ انصاف مین
مگر ہوگا وہ تیرے اخلاف مین

صفت اوسکی ممکن نہین اے حسینؑ
نہین مثل اوسکا کہین اے حسینؑ

میان دو رکن حریم خدا
کرے وہ ظہور اے شہ کربلا

بہت کم ہون اوسوقت مردان دین
زمانے مین ہمراہ سلطان دین

وہ ہو سب پہ غالب مگر سر بسر
چہ قوم نبی جان چہ نوع بشر

جہاد اوسکا ہو قاف سے تا بقاف
کہ روے زمین کا فرون سے ہو صاف

زہے رتبۂ بندۂ خوش نہاد
کہ اوس عہد مین ہو شریک جہاد

حضوری مین حاضر ہو بیساختہ
رہے وہ رفاقت مین جان باختہ

کرے بین جبکہ سرکش اطاعت مین فرق
کرے آب آہن مین اونسکو غرق

یہان تک ترقی ہو اسلام کی	نہ باقی رہے کفر کا نام بھی
سنو نکتہ پرداز سرِ خفی	حقیقت کرون اس جگہ کچھ بیان
بیانِ حروف سر سورہ ہا	جو قرآن مین وارد ہین معنی نہان
حدیثون مین وارد ہوا ہے تمام	مگر سب پہ ظاہر ہین دشواریان
ثقہ ہین ثقاتِ محدث مین ایک	محمد ابنِ شیخ مسعود نیک
یہ تفسیر مین اپنی ہین لکھ گئے	لبید خردمند کے باپ سے
کہ فرزند بیمار دشتِ بلا	سمی جنابِ رسولِ خدا
ملقب بہ باقر علیہ السلام	یہ ارشاد فرماتے ہین وہ امام
کہ وہ حرف حرف انتخاب	جو ہین اوّل سورہ ہاے کتاب
مرکب جو زنہار ہوتے نہین	مقطع جنھین کہتے ہین اہل دین
ہے اونمین نہان علم بے انتہا	وہ ہین حاملِ سرِ قدسِ خدا

ہوا جبکہ نازل الٓمٓ
بیانِ کتابِ خدائے علیم

بقر مین مع نُہ [۹] حروفِ بسین
تو اعداد سے اوسکے یون ہی [مبین]

قولہ تعالیٰ ذٰلک الکتٰب

رسالت محمد کی ظاہر ہوئی
باکنافِ عالم خفی و جلی

یہ نورِ حقیقت ہوا جلوہ گر
ہوا نخلِ ایمان ہر اک بارور

زبان زد شہادت ہوئی بالتمام
قوی ہوگیا دینِ خیرالانام

مگر خلق آدم سے اوس روز تک
کہ پیدا ہوئے شاہِ جن و ملک

گئے سال جبدم برابر شمار
ہوئے سب [۶۱۰۳] یکصد و شش ہزار

کہا پھر شہِ دین نے یہ ماجرا
مفصل ہے قرآن مین سب لکھا

حروفِ مقطع پر کر تو نظر
لکھی جا بجا سورون کی آغاز پر

گنے گر حروفِ مقطع کوئی
مگر نہ آئے کوئی حرف بھی

تو آغاز سے لیکے تا اختتام
جہان پر ہوا اک مقطع تمام

ہر اک دور مجموع پر کرکے غور ۔ نکالو ہر اک واقعہ کو بفور
مقطع کا جب دور ہو منتہی ۔ عدد اونکے لیکر جو گن لے کوئی
کرے ایک بنی ہاشم اوس سال مین ۔ خروج اس زمین پر ہر اک حال مین
پھر ابنِ علی سب کے حالات سے ۔ یہ تفصیل ارشاد فرما ہوئے
کہ ہے اولین سرورِ کائنات ۔ شہ تشنہ کامانِ نہرِ فرات
دوم اوّل شاہِ عباسیان ۔ تو آخر جنابِ امامِ زمان
کہ ہے قائمِ آلِ خیر الانام ۔ محیطِ جہان مرکزِ انتظام
بہ ترتیب یہ سب انھیں حرفون پر ۔ کرینگے خروج ایک دن بیخبر
یہ سب راز مخفی ہے اے بیشعور ۔ سمجھکر چھپانا اسے بالضرور
مؤلف کا ہے مدعا اختصار ۔ مترجم نے بھی یونہیں انجام کار
لکھا ہے عموما کہ المختصر ۔ احادیث مشکل سے ہے یہ خبر

نہین آجتک گوش زد یہ ہوا — کہ اسکو کسی نے کہین حل کیا
غرض اسکی تشریح دشوار ہی — کھلا ہی نہین کیا یہ اسرار ہی

سنو رہ نوردانِ راہِ نجات — کہ دنیا مین آئی بہارِ جنان
با بنِ سلیمان بردہ فروش — جو کہ سن چکین اپنی سب داستان
جناب ملیکہ یہ نرجس شہیر — چلین شکلِ گل جانبِ بوستان

بنِ بابویہ اور طوسی بہم — خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم
ہی اسطرح بشر سلیمان سے نقل — ذرا کھول لین مومنین گوشِ عقل
جناب امامِ دہم کا غلام — ہی کافور جس پاک طینت کا نام
(حضرت امام علی النقی ع)
طلبگار آکر جو میرا ہوا — تو مین شہ کے گھر ساتھ اوسکے گیا
جو پوہنچا تو بعد درود و سلام — حضوری اقدس مین پایا مقام
مخاطب ہوے یون شہ بحر و بر — خوشا بخت اے بشر نیکو سیر

مقرب ہی تو آلِ انصار مین　　ہی یوسف محبت کے بازار مین
خریدار قرب الٰہی ہی تو　　حبیبِ رسالت پناہی ہی تو
ہمیشہ ہمارا مددگار ہی　　تو جنسِ ولا کا خریدار ہی
ہر اک طرح اے بشر نیکو سیر　　محبت مین پایا تجھے معتبر
تجھے اک شرف آج دیتے ہین ہم　　کہ تجھ سے عجب کام لیتے ہین ہم
کہ ہو کشورِ دین مین تو تاجدار　　ملے شیعون مین عزت و افتخار
ہمارے محبون مین نامی ہو تو　　شرافت کے گھر مین گرامی ہو تو
سن اک بات کہتے ہین اے نامور　　تجھے آج دیتے ہین ہم وہ خبر
کہ موقوف ہی جس پہ لیل و نہار　　زمین و زمان کا یہ سب کاروبار
وہ مخفی ہی اے بشر رازِ خدا　　پئے حجتِ خاتم الاوصیا
ملا تو ہی ہی اہل اس راز کا　　مفصل کہون تجھسے یہ مدعا

مجھے مول لینی ہی اے ذی تمیز — تری معرفت ان دنون اک کنیز
پھر اک نامہ لکھکر دیا بیدرنگ — بخطِ فرنگ و بلفظِ فرنگ
لفافے پہ مُہر منور بھی کی — پھر اک مجکو ہمیان زر لاکے دی
کہ تھین دو صد و بست اشرفی — لبالب سراسر زرِ سرخ کی
کہا پھر کہ بغداد کو بیخطر — روانہ ہو جلدی پہونچنا مگر
بروزِ فلان اور وقتِ پگاہ — ٹھہر کر سرِ جسر کرنا نگاہ
یہانتک کہ ساحل پہ آئین وہان — وہ سب کشتیان جن پہ ہون لونڈیان
خریدار بھی پھر کثیر و قلیل — امیران عباسیان کے وکیل
عرب کے جوانون کے بعضے بشر — کنیزون کے ہون مشتری بیشتر
بس اوسوقت بردہ فروشندین تو — کھڑے ہو کے تکنا وہین چار سو
عمر ہی جو مشہور ابنِ یزید — وہ جسنا رہین پاکے میل خرید

کہیگا کہ لایا ہون مین اک کنیز ‎ ‎ بڑی صاحب عفت و با تمیز

کیا پھر یہ ارشاد ہان یاد رکھ ‎ ‎ نہ اس مکر سے دلکو آزاد رکھ

کہ دو جامۂ گندہ ابریشمی ‎ ‎ وہ پہنے ہی پردہ مین بیٹھی ہوئی

سنے گی خریدارون کے جب وہ نام ‎ ‎ تو رومی زبان مین کریگی کلام

غضب ہی ہوا حشر کیسا بپا ‎ ‎ بس اب میری عفت کا پردہ اوٹھا

یکایک خریدارونمین اک عرب ‎ ‎ کہیگا عمر سے بلفظ عرب

مین دیتا ہون لو تین سو اشرفی ‎ ‎ یہ لونڈی مجھے دو کہ ہون مشتری

پسند آئی ہی اسکی عفت مجھے ‎ ‎ کہان پھر ملیگی یہ دولت مجھے

تو بس وہ کنیز سعید جہان ‎ ‎ اوسکی زبان مین کہے اوس سے ہان

اگر ہو سلیمان کا تو مثل بھی ‎ ‎ بلے اوسکی سب تجھکو شاہنشہی

نہ مین تجھسے راضی ہون اے مرد ہیچ ‎ ‎ تو کیا جانے جو کچھ کہ ہے اسمین پیچ

عبث میری قیمت مین یہ مال و زر ارے بوالہوس تو نہ برباد کر
عمر اس سخن پر کہیگا بتا ترے بیچنے کی ہی تدبیر کیا
کسی مشتری پر اسیطرح تو جو راضی نہو گی کسیطرح تو
نہ بیچون تو مجھکو گوارا نہین سوا اسکے کچھہ اور چارا نہین
یہ سن سنکے بولیگی آخر کنیز نہ تعجیل کر اتنی اے بے تمیز
وسیلون کا حامی ہی ربِ جلیل وہی ہوگا تو دیکھہ میرا کفیل
وہ خلاق ستار دانا ے راز بڑا اپنے بندون کا ہی کارساز
مرا مشتری ہوگا پیدا یہین مرے قدر دان کا وکیل امین
کہا شہ نے یہ سنکے تو سر بسر او سیدم وہان جا نہ پھر دیر کر
عمر سے ملاقات ہو جب وہان یہی صاف کہنا کہ اے مہربان
بلفظِ فرنگ و بخط فرنگ ہم اک نامہ لائے ہین بیدرنگ

ہمارے موکل نے ہی لکھدیا ‌ ‌ سراپا بہر وسخا و وفا
یہ لو ہمسے پونہچادو سو کنیز ‌ ‌ زبانی یہ کہنا کہ اے ذی تمیز
یہ خط پڑھکے راضی ہوئے گفتگو ‌ ‌ تو اس صاحب خط سے اے نیکخو
کہ ہین اوس جناب مقدس کے ہم ‌ ‌ وکیل امین بندۂ بے درم
غرض جبکہ بغداد کو مین گیا ‌ ‌ جو فرمایا تھا شہ نے واقع ہوا
یکایک جو نرجس نے خط کھولکر ‌ ‌ بہ فرط تمنائے دل کی نظر
بہت روئی مانند ابر بہار ‌ ‌ جدائی مین تڑپی برنگ ہزار
قسم پر قسم دیکے بولی عمر ‌ ‌ خدا کے لئے اب نہ تو دیر کر
امیدم اسی صاحب خط کے ہاتھ ‌ ‌ مجھے بیچ لطف و مروت کے ساتھ
اگر تو نہ بیچیگا اے مرد دون ‌ ‌ تو ہوگا ابھی تیری گردن پہ خون
ابھی جان نرگس کی ہوگی ہلا ‌ ‌ نہ کچھ ہاتھ آئیگا جز مشت خا

عمر نے یہ سنکر جو کی دلمین فکر
کیا مین نے بھی جا کے قیمت کا ذکر

رہین یہ پہلے تو گفتگو ئین کمال
مگر آخر کار بے قیل و قال

جو قیمت مین شہ نے مجھے تھا دیا
اوسی پر بس آخر ہوا فیصلا

غرض مین نے اوسدم عمر کو وہین
وہ یکمشت سب اشرفی گنکے دین

فرحناک اوٹھی کنیز سعید
وہ دن اوسکے حقمین ہوا روز عید

جو بغداد مین لے لیا تھا مکان
مرے ساتھ ساتھ آئی جس وہان

جو پہونچی تو پھر نامہ کو وا کیا
دیا بوسہ اور آنکھون پر رکھ لیا

ملا خط شہ اپنے تن پر کبھی
ملا کاکل پر شکن پر کبھی

کبھی روبرو رکھکے کرتی تھی یاد
کبھی کہتی تھی پائی دلکی مراد

کبھی بوسے لیتی تھی وہ خندہ رو
کبھی شکر کرتی تھی وہ موبمو

تعجب سے مین نے یکایک کہا
تو اس خط کو کیون چومتی ہے بھلا

نہین صاحبِ خط کو دیکھا کبھی | ابھی تک یقیناً ہی تو اجنبی

یہ سنکر وہ کہنے لگی ایکبار | کہ اے شخص کم معرفت ہوشیار

مگر شاید اتبک تو آگہ نہین | یہ ہین عترتِ سیّد المرسلین

خدا کے ولی سب ہین مشکلکشا | یہ ہین اوصیائے شہِ انبیا

شرف انکے واللہ مخفی نہین | یہ غفلت کبھی دیکھہ اچھی نہین

مری بات پر دلسے تو کان دہر | کہ ظاہر ہو یہ راز اے بیخبر

جو ہو دستِ دانش مین دامانِ عقل | کرون اپنا احوال سب تجھسے نقل

ملیکہ مرا نام ہی اے عرب | سناؤن تجھے اب حسب اور نسب

یشوعا فرزندِ سلطانِ روم | مرا باپ ہی شہرۂ مرز و بوم

ہی مان دخترِ ابن شمعون مری | کہ عیسی ابن مریم کا جو تھا وصی

خبر دون تجھے اب بامرِ عجیب | کہون سرگذشت عجیب و غریب

ہوئی عمر جب سیزدہ سال کی
تو چاہا مرے جد قیصر نے بھی

بھتیجے سے اپنے کرے میرا عقد
کہ سودا ہر اک جنس کا ہی یہ نقد

بس آراستہ کرکے دولت سرا
وہاں بھیجدیں دعوتیں جابجا

حواریِ عیسیٰ کی اولاد سے
ہوئے جمع قسیس جو عباد تھے

پھر اشراف و ذی منزلت اور بھی
ہوے جمع سب سات سو آدمی

قبائل میں جو لوگ سردار تھے
جو لشکر کے افسر تھے اخیار تھے

وہ سب آئے ملکر وہاں ایکبار
ہزار و ہزار و ہزار و ہزار

تو پھر حسبِ حکم شہ تاجدار
سریر ایک لائے جواہر نگار

جو ایام شاہی میں وہ پیشتر
مکلل ہوا تھا بسیم و بزر

بہت پر تکلف نہایت وسیع
کہ چالیس پایہ تھے اسمیں رفیع

کٹہرے یہ اوس تخت کے جابجا
ہتون کو چلیپاؤن کو جڑ دیا

بھتیجے کو پھر اپنے بلوا لیا ❊ سر تخت لیجا کے بٹھلا دیا

گستیشون نے پھر آکے حسب الطلب ❊ ارادہ کیا عقد پڑھنے کا جب

اوٹھے لیکے انجیل کو کھولکر ❊ یکایک جو چاہا پڑھین بیخبر

چلیپا وہ بت ہوگئے سب سرنگون ❊ زمین پر گرے بے سبب سرنگون

ہلے پائے چالیسون ایکبارگی ❊ ہوا اوترگون تخت منحوس بھی

ہوا ہوگئے سب ہوش وحواس ❊ یہ طاری ہوا خوف وبیم وہراس

بھتیجا وہ قیصر کا خوابیدہ بخت ❊ زمین پر گرا غشی مین زیر تخت

گستیشونکے بھی رنگ اوڑ اوڑ گئے ❊ ہوائی چھٹی رخ پہ دل کانپ اوٹھے

عجب طرحکے تہلکے پڑ گئے ❊ زمین خجالت مین گڑ گڑ گئے

غرض جبکہ کچھہ افاقہ ہوا ❊ گستیشون نے قیصر سے کی التجا

بس ای شاہ کہتے ہین اب صاف صاف ❊ ہمین ایسے بد کام سے رکھہ معاف

کہ جسکی نحوست یہ ہے دیکھیے | کہ اب دین عیسی نہ باقی رہے
کرے جلد زائل خدائے جلیل | نصارا ہوں عالم میں خوار و ذلیل
یہ سنکر جو کی شاہ نے التفات | کہا چپ ہو فال بد ہے یہ بات
اوٹھو تخت کو پھر اوٹھاؤ تم آپ | چلیپا و بت پھر کرو نصب سب
بلاؤ بھائی کو بدبخت کے | یہ تزویج لازم ہے اوسکے لئے
بناچار وہ حکم لائے بجا | ہوا وہ جو تھا پہلے واقع ہوا
گرے بت ہوا تخت بھی واژگون | ہوے اپنے افعال پر سر نگون
کسی کو نہ قیصر نے رخصت کیا | جدہر جس نے چاہا ادہر چل دیا
عجب طرحکی مردنی چھا گئی | نحوست خطاکارونکو کھا گئی
تڑپنے میں بجلی تھا رونے میں ابر | جہان ہو گیا چشم سلطان میں قبر
نہ پھر کچھ کسی سے کہا یا سنا | وہ خاموش اوٹھکر محل میں گیا

خجالت سے عارض ہوا یہ حجاب ۔ کہ منہ پر ندامت سے ڈالی نقاب
وہاں الغرض ہو گئی میری بات ۔ مرے بختِ بیدار نے کر دی رات
اِدھر اپنی عادت پہ میں سو گئی ۔ اودھر اور سے اور کچھ ہو گئی
شبِ قدر تھی یا شبِ عید تھی ۔ وہ معراج کی شب شبِ دید تھی
یکایک یہ دیکھا بصد احترام ۔ کہ شمعون و عیسیٰ علیہ السلام
اوسی قصر میں جلوہ افزا ہوے ۔ حواری بھی حضرت کے ہمراہ تھے
پھر اک منبرِ نور رکھا وہاں ۔ جو رفعت میں ہم پایۂ آسمان
تو پھر حضرتِ سیّد الانبیا ۔ ہوے بزمِ شادی میں رونق فزا
وہ نامِ خدا ابنِ عم و وصی ۔ امیر دو عالم علی ولی
مع زمرۂ عترتِ طاہرین ۔ اماماں دینِ رسولِ امین
بسان تن و روح ہمراہ تھے ۔ نبی آفتاب اور سب ماہ تھے

مسیحا نے آمد جو دیکھی وہان ہوئے پیشوائی کو اوٹھکر روان
بہ تعظیم لے آئے جب آپ کو کہا مصطفیٰ نے کہ بھائی سنو
جگر بند میرا یہ ابن علیؑ وہ بیٹھا ہی دیکھو حسن عسکری
اسے ساتھہ لایا ہون مین یا اخی ترے گھر مین بیٹی ہی شمعون کی
ملیکہ جہان مین جو مشہور ہی مجھے اب یہی دلسے منظور ہی
یہ نسبت مناسب ہی نامِ خدا یہی میرے آنے سے ہی مدعا
تو عیسیٰ نے کی سمت شمعون نگاہ کہا کیا ہی رتبہ ملا واہ واہ
ملا خاندان رشتہ انبیا مبارک کہ گھر بیٹھے پایا خدا
سزاوار شمعون اب ہو گئے شرف دونون عالم کی تیرے لئے
بس اپنے رحم کو بلا گفتگو ملا آج آلِ محمد سے تو
کہا سنکے شمعون نے عیسی قبول کیا مین نے حضرت یہ رشتہ قبول

سب اتنے مین اوس منبر نور پر
ہوے رونق افروز المختصر

وہین مشعر حمد و شکر و ثنا
محمدؐ نے اک خطبہ انشا کیا

مسیحا نے صیغہ پڑھے عقد کا
جنابِ حسن عسکریؑ سے پڑھا

حواری عظام و آلِ کرام
ہوے شاہد حال اوسکے تمام

اودھر ہو چکا جب یہ سب کاروبار
ادھر خواب سے مین ہوئی ہوشیار

جو بستر سے مین آنکھہ ملتی اوٹھی
تپ ہجر جانان مین جلتی اوٹھی

وہ سو جسم مین نیم جان ایک مین
جہانکی وہ نیرنگیان ایک مین

دل زار پر ابر غم چھا گیا
کلیجا میرا منہ کو آ گیا

کسی سے جو کچھہ کہہ نہ سکتی تھی مین
تو سوی فلک چپکے تکتی تھی مین

غمِ ہجرِ جانانہ مین کھو گئی
کھلی آنکھہ تقدیر جب سو گئی

اندھیرا سا آنکھون مین اک گھر گیا
زمین پھر گئی آسمان پھر گیا

نہ مونس نہ ہمراز کوئی کہین　ہوا خوف افشا جو روئی کہین

یگانے شب و روز بیگانہ وار　مرے مُنہ کو تکنے لگے بار بار

مین اک روز یون دل سے کہنے لگی　یہ عشق حقیقی نہین کچھ ہنسی

رہے ضبط مد نظر روز و شب　تصور مین دلدار سے لب بلب

دم سرد لب تک نہ آے کبھی　مگر یہ تصور نجاے کبھی

نہ دیکھے کوئی دیکھہ آنکھون نم　گوارا رہے رنج و درد و الم

جو خون جگر پیکے غم کھائیے　نہ فرقت مین زنہار گھبرائیے

ہے چند سے خزانِ فراقِ نگار　کوئی دم مین آتی ہے فصلِ بہار

وہی پھر چمن اور بلبل وہی　روش بیل پٹری وہی گل وہی

وہی کھلکھلانا وہی چہچہے　ترنم وہی ہین وہی قہقہے

وہی رنگ و بو سب ہو آئین وہی　وہی ناز و غمزہ ادائین وہی

نسیم بہاری چمن در چمن
خیابان خیابان سمن در سمن

وہی سنبلِ زلف کی نکہتیں
وہی تخلیے اور وہی صحبتیں

کٹے عیش میں عمر باغ و بہار
نہ پہلو سے زنہار سرکے نگار

جو یہ راز مین نے کیا اب عیان
تو مانند جان دل نے رکھا نہان

اقارب سے تھا خوف جو قتل کا
نہ یہ خواب ہرگز کسی سے کہا

ہوا ضبط سے اور تغیر حال
دوچندان ہوا اور شوقِ وصال

ہوئی عاشقی آتش افروز اور
دکھائے تپِ ہجر نے سوز اور

دیا تاب و طاقت نے آخر جواب
لیا ضعف نے رنگ حسن شباب

وہ جوڑا مرا ارغوانی لیا
یہ خلعت مجھے زعفرانی دیا

مری روح تھی جسم لاغر پہ بار
زمین کو مرا سایہ تھا ناگوار

ہوا کوہِ غم سنگ جانِ حزین
کہ سب بارِ تمکیں ہی سنگین

اگر بیٹھے بیٹھے کبھی سانس لی — جگر پر سنانِ الم چل گئی
لہو ساتھ اشکونکے آنے لگا — ہرا تن بدن سنسنانے لگا
ہوی ترک آب و غذا ایکبار — تصور مین جاناں سے تھی ہمکنار
خموشی خوش آتی تھی لیل و نہار — کہ آنکھوں مین پھرتی تھی شکل نگار
کسی نے جو کچھہ بات کی چھیڑ کر — تو پتھر سا دلبر لگا الحذر
عزیزوں مین جب خبر چرچے ہوے — تو ملکر سب آے مجھے دیکھنے
کسی نے کہا ہاے یہ کیا ہوا — یہ حسن شباب اور یہ عارضا
گہن چاند کو لگ گیا دیکھئے — دکھاتی ہی تقدیر کیا دیکھئے
الہی ابھی کیا سے کیا ہو گیا — پری کا گذر اسپہ یا ہو گیا
یہ ہے تپ یہ تعب الامان الامان — کہ ہی بات کرنی بھی اسکو گران
کہا مجھسے پھر کچھہ تو دل کی کہو — ہوا تمکو ہی کیا گذرتی کہو

بھلا کچھ تابِ سخن کیا نہین | جو کہتے ہین ہم سنتی ہوا ہین
اگر باتین کرنی ہون تمکو محال | کہو کچھ اشارون ہی مین دلکا حال
بس اتنے مین قربا ہوا بیحواس | جو قیصر بھی وارد ہوا میرے پاس
تڑپکر وہ نالے کئے متصل | کہ حضار کا ہل گیا جس سے دل
ہوئی شور و ماتم سے ہشیار مین | ہوئی خواب غفلت سے بیدار مین
جو پوچھا کہ کیا تھا یہ شور و فغان | کہا سب تمھین پر تو ہین نوحہ خوان
خدا نے یہ صورت دکھائی ہمین | پھر آواز پیاری سنائی ہمین
بفرمانِ قیصر ادب سے ہم ہین | طبیبونکو سب لائے میرے قرین
دوائین بنا کر پلانے لگے | تپ دل سے لیکن نہ آگاہ تھے
غرض ہر طرح روم کے ملک کے | جہانتک اطبا تھے حاذق ملے
سبھون نے دوا میری کی بیشتر | ولیکن ہوا کچھ نہ مجھکو اثر

نہ صحت نہ مطلق افاقہ ہوا
گڑا کے کا فاقہ یہ فاقہ ہوا

تو رو رو کے قیصر نے مجھسے کہا
کہو کچھ تو اے نور چشم حیا

دل زار کیا چاہتا ہی بتا
مہیا کروں کونسی شے بتا

جہاں میں جو ہو آرزو کچھ تجھے
علانیہ آگاہ کردے مجھے

کہ میں خاک چھانونگا تیری لئے
جہان خاک چھانونگا تیری لئے

یہ تقریر قیصر نے جو ختم کی
مجھے اپنی جان حزین کی پڑی

کہیں اوس سے وہ خواب کہتے اگر
تن زار پر پھر نہ ہوتا یہ سر

وہ ملحد تھا مرتد تھا بے اشتباہ
مجھے بھیجدیتا سوے قتل گاہ

یہی بات میں نے بنا کر کہی
کہ باقی ہی میری ہوس اک یہی

مسلمان جو ہیں تری قید میں
رہا کردے ای جد اگر تو اونھیں

مرے دلکو ہی یہ بھروسا بڑا
کہ عیسیٰ و مریم بمہر و عطا

ابھی بے دوا چاہین اچھا کرین ۔ دوبارا مجھے زندہ گویا کرین

یہ سنکر کیا قیدیون کو رہا ۔ تو مین نے کچھ اظہارِ صحت کیا

تناول کیا مین نے اوٹھکر طعام ۔ ذرا چلنے پھرنے لگی صبح و شام

جو قیصر پہ آثارِ صحت کھلے ۔ تو خوش ہوگیا بڑھگئے حوصلے

ہمیشہ اسیرانِ اسلام کی ۔ تہِ دل سے تعظیم و تکریم کی

مگر جاگتے سوتے لیل و نہار ۔ ادھر تھا وہی وصل کا انتظار

کھلی آنکھہ باطن مین ظاہر مین بند ۔ تصور مین جانانۂ حق پسند

اوٹھی صبحدم ڈھونڈھتی شامِ وصل ۔ لیا بالشِ خواب سے کامِ وصل

طلب مین تجسس مین سر تا بسر ۔ ہوی چودھوین رات بھی جب بسر

تو مانندِ ماہِ شبِ چاردہ ۔ ہوئی چاندنی نور کی خوابگہ

کھلی چشمِ باطن تو ظاہر ہوا ۔ کہ بنتِ رسولِ خدا فاطمہ

مجھے دیکھنے کو بصد عزّ و ناز | ہوئیں جلوہ فرمائے بزم نیاز
ہے مریم بھی خدمتمین حاضر نگار | کنیزانِ جنت لئے اک ہزار
مرے حالِ خستہ پہ کی جب نظر | تو مریم یہ بولیں کہ اے بیخبر
نہین تونے پہچانا ابتک اسے | یہ ہے کون آئی تجھے دیکھنے
یہ ہے رونقِ بوستانِ بہشت | یہ ہے مادرِ سیدانِ بہشت
ملیکہ یہ ہے تیرے شوہر کی ماں | تو کر اپنا احوال اس سے بیان
یہ سنتے ہی با سینۂ چاک چاک | لیا تھام رو رو کے دامانِ پاک
کہا آپ سے حال مین کیا کہوں | اگرچہ یہ ہون کسطرح جیتی ہون
غم و رنج کھایا کرون کب تلک | جنابِ حسن عسکری اب تلک
کبھی دیکھنے بھی نہ آئے مجھے | غضب ہے نہ جلوے دکھائے مجھے
کہا فاطمہ نے وہ کسطرح آئے | تجھے کسطرح اپنی صورت دکھائے

خداوندِ یکتا سے دل مین خفی
تجھے شرک ہی اے ملیکہ ابھی

ہی ترسا کے مذہب پہ اے مہ لقا
بہن میری مریم ہی تجھسے خفا

اگر تجھکو منظور ہو اندنون
کہ عیسیٰ و مریم رضامند ہون

حسن عسکری میرا لختِ جگر
تجھے دیکھنے آئے اے خوش سیر

تو کر بے تامل بصدق و صفا
تہِ دل سے اقرارِ ربّ العلا

رسولون کا ہی فخر میرا پدر
رسالت کا یون اسکی اقرار کر

کہ مین اس سخن پر ہون بیشک گواہ
نہین ہی خدا کوئی غیر از الہ

محمد ہی جو فاطمہ کا پدر
رسولِ خدا ہی وہ کل خلق پر

یہ سنتے ہی بس خوش ہوئی مین بکمال
ادا با شرائط کیا یہ مقال

تو خیر النسا نے مجھے ایکبار
کیا اپنے سینے سے لپٹا کے پیار

کہا پھر کہ اے راحتِ جانِ جان
خدا میرا رکھے تجھے شادمان

مبارک ہو تجھکو وصالِ نگار — پھلے گا ترا دوحۂ انتظار
ملیکہ تو رہنا نہ ہرگز اداس — کہ مین بھیجدونگی اوسی تیری پاس
یہ کہہ سنکے رخصت ہوئین فاطمہ — یہان خواب سے اوٹھی یہ خادمہ
گھٹا انتظار و نمین زورِ امید — شبِ وصل جانان کی دیکر نوید
ادھر کانپتا غرب مین آفتاب — ادھر خوابگہ مین مجھے اضطراب
بس اکبار بسمل ہوا مرغِ دل — قفس مین تڑپنے لگا متصل
چڑھا نشاء بادۂ انتظار — ہوا پاے جان وقفِ خارِ خمار
سراپا جو سروِ چراغان بنا — خلیلِ خدا کا گلستان بنا
جو تھا وعدۂ وصل مدنظر — وہ شب مجکو اک عید تھی تا سحر
تصور نے پہلے جگایا مجھے — تو پھر کچھ سمجھکر سلایا مجھے
ادھر شوق نے بند آنکھین جو کین — ادھر گرمجوشی کی راہین کھلین

حجابِ جدائی ہوا برطرف — ہوا جلوۂ نورِ حق ہر طرف
بہارِ گلستانِ جان پروری — فدائے قدومِ حسن عسکری
سراپا مین شمشاد کی سنت چلن — خیابان خیابان چمن در چمن
وہ صورت نگاہون مین جب پھر گئی — تجلی طور آنکھہ سے گر گئی
کہا مین نے صاحب کیا بات تھی — کہ اتنک نہ آکر ملاقات کی
کہا سرورِ دین نے ای جان بلب — نہ آنیکا میرے یہی تھا سبب
کہ مشرک تھی کافر تھی گمراہ تھی — نہ تو مذہبِ حق سے آگاہ تھی
مگر ہان مسلمان ہوئی ہی تو اب — ترے پاس ور آوینگے وقتِ شب
یہانتک کہ خلاقِ لیل و نہار — ملائے ہمین اور تجھے ایکبار
پھر اوسدن سے ای بشر اتنک کبھی — جدائی مین گذری اک شب مری
مرے گھر بلاناغہ پیہم مدام — ہوے رونق افروز شاہِ انام

یہ سن سنکے پھر بشر نے کہا ہوئی کسطرح قید تو پھر بتا
کہا شہ نے تھا مجکو آگہ کیا کہ قیصر کا لشکر براے وغا
بروز فلان و بوقتِ فلان سے اہلِ اسلام ہوگا روان
مگر خود بھی وہ فوج کو بھیجکر روانہ ہوا امیدوارِ ظفر
خبردار اوسوقت اے بیقرار کنیزون مین شامل ہو تو ایکبار
پر اسطرح چھپنا نہ ٹوکے کوئی نہ پہچانے ہرگز نہ روکے کوئی
چلی جا فلان راہ بیخوف و بیم کہ حامی ہی تیرا خداے کریم
غرض مین یہ ارشاد لائی بجا یہانتک کہ وہ لشکر اسلام کا
یکایک اوسی راہ مین ملگیا مجھے قید کرکے جو پوچھا بتا
کہا مین نے نرجس مجھے کہتے ہین کنیزون مین ناچیز و ادنی ہون مین
کہین امن مین تھا اک کہن سیر مرد مجھے بس غنیمت مین بعد از نبرد

دیا اوسکی قسمت مین قسمت ہے یہ
غنیمت مین آئی غنیمت ہے یہ

ابھی تک سوا تیرے کوی بشر
نہین میرے احوال سے باخبر

کسیکو نہین یہ گمان بالعموم
کہ ہون مین حزین دخت سلطان روم

کہا بشر نے اے ملیکہ ابھی
تعجب مجھے ایک ہے اور بھی

کہ قوم نصاری مین اے سیم تن
بلفظ عرب تو ہوئی حرف زن

کہا مجھسے قیصر کی تھی التفات
مدام اوسکو مدنظر تھی یہ بات

کہ آداب نیکو سکھائے مجھے
معلم پڑھائے لکھائے مجھے

تو فرط محبت سے لیل و نہار
کیا ایسی عورت کو مامور کار

زبان فرنگ اور لفظ عرب
کما حقہ جانتی تھی جو سب

مجھے رات دن وہ سکھاتی رہی
بٹھاتی پڑھاتی لکھاتی رہی

یہانتک کہ مین خوب ماہر ہوئی
زبان عرب پر بھی قادر ہوئی

ہوا بشریہ سنکے گرم سفر — کیا دونون نے سامرہ مین گذر
ہوا سامرے مین گذر تو گئی — حضور جناب علی نقی
امام ہدیٰ نے کیا یون خطاب — ہوا کسطرح تجھپہ کہ فتح باب
یہ عزت و شرف دین اسلام کا — یہ شوکت یہ اعزاز خیر الوریٰ
یہ سب اونکی عترت کے رتبے یہ قدر — یہ دین نصاریٰ کی ذلت یہ غدر
بھلا کسطرح تجھپہ ای ذیشعور — کہا اوسنے مین کیا کہون ای حضور
جو حالات ہون منکشف آپ پر — کہین مجھسے بہتر شہ بحر و بر
تو حضرت نے فرمایا سن ای کنیز — مجھے اب ہوئی تو نہایت عزیز
تجھے اب ہی دو چیز و نمین اختیار — ابھی چاہئے لے اشرفی دس ہزار
مین دون یا بشارت بخیر ابد — کہ جس سے ملے قرب رب صمد
کہا سنکے ای شاہ جن و بشر — نہین مجھکو درکار کچھ مال و زر

وہ خیرِ ابد کیا ہی فرمائے　　وہی دیجئے لائے لائے

کہا شہ نے ای نرجسِ خوش سیر　　تجھے ایسا اک دیگا خالق پسر

کہ ہوگا وہ عالم کا فرمانروا　　امامِ زمان خاتم الاوصیا

جب آخر کو دنیا مین لیل و نہار　　بہت ظلم ہو جور ہو بیشمار

کرے حکم وہ غرب سے شرق تک　　بعدل و بانصاف زیرِ فلک

کہا سنکے نرجس نے فرمائے　　خدا کس سے دیگا یہ بیٹا مجھے

کہا شہ نے اوس سے کہ جس سے ترا　　رسولِ خدا نے تھا خطبہ پڑھا

مسیحا نے تجکو ذرا یاد کر　　دیا عقد مین کس کے ای باخبر

وہ بولی جنابِ حسن عسکری　　ہی شوہر مرا اے علی نقی

یہ پوچھا ملیکہ سے پھر آپ نے　　کہ تو خوب پہچانتی ہی اوسے

کہا اوس نے ہان جبسے خیر النسا　　مسلمان مجھے کر چکین بر ملا

کوئی رات وس شب سے گذری نہیں | کہ شوہر مرا ہو نہ میرے قرین
کہا پھر تو کافور سے شہ نے جا | ہماری حکیمہ بہن کو بلا
حکیمہ ہوئین داخلِ انجمن | کہا سرورِ دین نے دیکھو بہن
ہمیشہ ہمین جسکی رہتی تھی فکر | ہم اکثر کیا کرتے تھے جسکا ذکر
وہی جاریہ ہے بہن یہ وہی | ہے آرامِ جانِ حسن یہ وہی
حکیمہ نے چھاتی سے لپٹا لیا | کہا مرحبا مرحبا مرحبا
بہت پیار کرکے دعا دی اسے | خدا راس لائے یہ شادی اسے
ہوئے پھر تو گویا شہِ بحر و بر | کہ لیجائے اب اسے اپنے گھر
کرو جاکے تعلیمِ خلق و ادب | شریعت کے سب واجب و مستحب
مسائل عبادت کے سکھلائیے | توجہ بدل اس پہ فرمائیے
کہ ہے یہ عروسِ حسن عسکری | زمانے مین ماں صاحب العصر کی

الا حجلہ آرائے بزم طرب
عروسی کی ہوتی ہین تیاریاں

چلی لیکے نرجس کو شوہر کے گھر
حکیمہ ہین اوسپر بڑی مہرباں

مبارک ہو شادی یہ شادی ہوئی
وہ تشریف لائے امامِ زماں

کلینی و قمی و طوسی بہم
خبر معتبر کرتے ہین یہ رقم

جنابِ حکیمہ سے فی الواقعی
کہ اکدن جنابِ حسن عسکری

مرے گھر قدم رنجہ فرما ہوا
ثمردار نخل تمنا ہوا

لیا کام جب نرگسی چشم سے
تو گلہائے تقدیر نرجس کھلے

طرف اسکے دیکھا کئی بار جب
کیا عرض مین نے بحدِ ادب

اسے بھیجدون آپکے گھر ابھی
جو ارشاد ہو ابنِ ابنِ ابی

کہا شہ نے عمہ یہ تکنا مرا
نگاہ تعجب سے تھا مطلقاً

کہ نرجس سے اب خالق انس و جان
مجھے اک پسر دیگا ذی عز و شان

زمین ہوگی جب ظلم سے پائمال
کریگا وہ عدل اس جہان میں کمال

کہا مین نے پھر بھیجدون مین ابھی
اوسے تیری خدمتمین اے ابن اخی

کہا پہلے والد سے تم پوچھ لو
رضامند ہون جو رضا اونکی ہو

یہ کہ سنکے فوراً مین اوٹھکر گئی
حضورِ جنابِ علیِ نقی

ادب سے کیا مین نے جھک کر سلام
کیا تھا نہ مین نے ابھی کچھ کلام

کہا شہ نے اعجاز سے یون خطاب
کہ جا اے حکیمہ یہان سے شتاب

ابھی بھیج نرجس کو اے بنتِ اب
برِ حسن عسکری بے طلب

کہا مین نے اے سیدِ کائنات
مجھے آج مدِنظر تھی یہ بات

اسی کام کو آئی تھی مین یہان
عیان ہے عیان کو کرون کیا بیان

یہ سنکر کہا شاہ نے اے بہن
تجھے کارسازِ زمین و زمن

کریگا شریکِ ثوابِ جزیل
کہ اس امر مین تو ہوئی ہے کفیل

یہ ارشاد سن سنکے مین اکبار ہوئی گھر مین آتے ہی مصروفِ کار
بنی نرجس گلبدن جب دلھن بہارِ رنگِ شادی چمن در چمن
ہزارون نمین مجھکو یہ چرچے ملے گلِ حسرتِ چشم جو زا کھلے
ستارے جو تھے ماند ہو ہو گئے یہ جھمک جھمک کو دیکھا کہ کھو کھو گئے
نگاہین جو افشان سے لڑ لڑ گئین رخِ ماہ پر چھائیان پڑ گئین
زمین سے جو زہرہ کو پہونچی نوید ہوسناک ہوکر ہوئی روسپید
غرض کس مزے کی رہین صحبتین کبھی ہونگی ایسی نہین صحبتین
ادھر کے تکلف رہے سب ادھر زفاف اسکا واقع ہوا میرے گھر
فدای عروسِ حسن عسکری شبِ وصل تھی یا شبِ قدر تھی
یونہین الغرض چند شب چند روز رہی میرے گھر دونون رونق فروز
تو ہمراہ لیکر انھین ایک دن گئی مین حضورِ شہِ انس و جن

وہین پھر ہمیشہ سکونت رہی — یہانتک کہ آخر جناب اخی
جہان سے گئے سوئے دار السلام — ہوا جانشین پدر وہ امام
مگر مین سرِ عادتِ دائمی — بسانِ زمانِ علی نقی
ہمیشہ رہی حاضرِ بارگاہ — امام زمان کی رہی خیرخواہ
پھر اک روز نرجس نے آتے ہوئے — کہا مجھ سے بی بی ادھر آیئے
مرے پاس ہوون آپ رونق فزا — کرون کفش تا پاؤن سے مین جدا
کہا مین نے مخدومۂ مہ جبین — یہ ترکِ ادب مجھسے ممکن نہین
مناسب ہی میرے لئے ہان مگر — کہ خدمت کرون تیری آنکھون پہر
حسن عسکری نے یہ سب گفتگو — جو سن لی کہا مجھ سے اے عمہ تو
سزاوارِ قربِ الٰہی ہوئی — معینِ رسالت پناہی ہوئی
تو مین جائے نزدیک ابنِ اخی — وہین تا دمِ شام بیٹھی رہی

مگر شام ہوتے ہی دی اک صدا
کنیزک کو اپنی کہ چلتی ہون آ

ہوئے سنکے گویا شہنشاہ دین
کہ رہجائے آجکی شب یہین

کہ ہے آجکی شب ولادت کی رات
شب عید کہیئے کہ لیل برات

سپہر امامت کا ماہ تمام
کریگا زمین پر طلوع و قیام

جہان مین خداوند لیل و نہا
کریگا پیدا اوسکو سب کا روا

زمانے مین جو ہوگا جور و نفاق
کریگا وہی دور بالاتفاق

کہا مین نے اے سید خوش سیر
بتا کس سے ہوگا وہ پیدا پسر

کہ نرجس سے اب تک ہون مین بیخبر
نہین حمل کا دیکھتی ہون اثر

کہا شہ نے نرجس ہی سے ہوگا ہان
تولد وہ فرزند ذی عز و شان

یہ سنکر مین نزدیک نرجس گئی
نپایا اثر کچھ تو حیران ہوئی

تبسم کیا اور شہ نے کہا
دم صبح عمہ یہ کھلجائیگا

یہ نرجس ہی مانند ام کلیم
اسیطرح تھا اوسکو بھی خوف و بیم

جہانتک کہ موسی نہ پیدا ہوئے
اثر حمل کے کچھ نہ پیدا ہوے

ولادت سے کوئی نہ آگاہ تھا
تجسس مین فرعون گمراہ تھا

سنا جسکو اوسنے کہ ہی حاملا
شکم بے خطا چاک کروا دیا

کہ تا حمل مین بھی ہو موسیٰ اگر
ہلاک اوسکو کر ڈالیئے بے خطر

اسیطرح اس ایسے فرزند کا
بعینہ بلا شبہ ہی ماجرا

مگر اک روایت مین ہین لکھ گئے
حکیمہ سے یون آپ گویا ہوئے

کہ ہم سب ہین پیغمبرون کے وصی
نہین بطن مادر مین رہتے کبھی

جگہ اپنی ہی پہلوے مادر ان
رحم سے نہین ہوتی ہرگز عیان

ولادت بدستور ہی ران سے
کہ ہم نور ہین خالق پاک کے

خدانے کیا ہمسے زائل تمام
کثافت کو اے عمہ نیک نام

گئی پاس نرجس کے جب یہ سنا
سنایا جو کچھ حکم تھا شاہ کا

کہا اونسے ابتک اثر حمل کا
نہین مجھکو معلوم ہوتا ذرا

غرض رات بھر مین رہی اوسکے پاس
ہر اک لمحہ اوٹھکر کیا کی قیاس

جب اوٹھی تو سوتی ہی پایا اوسے
ادب سے نہ ہرگز جگایا اوسے

ہین اوس شب کو معمول سے بیشتر
نماز تہجد کو اوٹھی مگر

ادا وتر جسوقت کرنے لگی
تو نرجس بھی اوٹھی تڑپتی ہوئی

سراسیمگی مین وضو کر لیا
نماز تہجد بھی لائی بجا

نمودار جب صبح کاذب ہوئی
یقین تھا بقول حسن عسکری؏

ولادت سے دلمین مرے شک پڑے
کہ آثار اوسوقت تک کچھ نہ تھے

یکایک مربی دین پروری
امام دوعالم حسن عسکری؏

ہوئے اپنے حجرے سے یون ترزبان
بس اے عمہ لازم نہین یہ گمان

یہ شبہہ ترے دل مین ہی بیمحل — یہی وقت ہی میرے کہنے پہ چل

یہ سنتے ہی مجکو جو آیا حجاب — ہوئی لب بلب دم بخود لاجواب

تو نرجس کے بستر سے پھر ناگہان — ہوا اضطرار ایک مجھپر عیان

لیا گود مین دوڑکر پھر وہین — پئے حل مشکل دعائین پڑہین

کیا حجرے سے شاہ دین نے خطاب — کہ پڑھ سورۂ قدر اسپر شتاب

کہا مین نے نرجس سے اظہار کر — گذرتی ہی کیا تجھپہ تبلا خبر

کہا کیا کہون حال درد نہان — جو مولا مرا سید انس و جان

خبر دیچکا ہے اوسیکا اثر — ہوا مجھپہ ظاہر مگر بیخبر

جو پھر سورۂ قدر مین نے پڑھا — تو دی بطن سے طفل نے بھی صدا

باواز پہلے کہا السلام — میرے ساتھ سورہ پڑھا پھر تمام

زبس مجھکو حیرت پہ حیرت ہوئی — سمایا عجب خوف دہشت ہوئی

شہ دین نے پھر اک صدا دی مجھے — تعجب ہوا کیا امر حق مین مجھے
بناگاہ غائب ہوئی ایکبار — مری آنکھ سے نرجس نامدار
تو وحشت زدہ اور گریہ کنان — گئی مضطرب نزد شاہ زمان
کہا دیکھکر مجکو جا پھر وہین — پہنچکر گئی جب مین اندوہگین
جہان مجھسے نرجس ہوئی تھی نہان — وہین بیٹھی پایا بصد عز و شان
عجب نور نرجس سے تھا جلوہ گر — کہ جھپکی پلک ہوگئے خیرہ نظر
جو نزدیک پہونچی تو دیکھا اہی — کہ سجدہ مین ہے رو بقبلہ صبی
اوٹھائی شہادت کی دو انگلیان — گواہی کی خاطر سوے آسمان
فصاحت سے بولا کہ ہو مین گواہ — نہین کوئی اللہ بغیر از الٰہ
میرا جد امجد شہ انبیا — تحقیق ہے وہ رسول خدا
اسیطرح پھر مومنونکا امیر — مرا باپ ہے دست رب قدیر

گواہی کی خاطر پھر اوس طفل نے
یوہین گن گیا نام وہ باپ تک
تو کہنے لگا وہ صبی یا خدا
کرامامت کو میرے تمام
زمین سارے عالم کی معمور کر
روایت ہی یون شاہ کی عمہ سے
وہ اک نور ساطع ہوا جسم سے
وہین پھر فلک سے قطار و قطار
بدن پر سرور و معصوم پر
اوڑے اوج گردون کی جانب وہ طیر
کہ پھر حسب حکم حسن عسکری

ائمہ کے اسما زبان سے لیے
یہانتک کہ پہونچا وہ طفل آپ تک
جو نصرت کا وعدہ ہی کر دے وفا
ہوا عدا پہ ثابت میرا انتقام
مرے عدل و نصفت سے اے دادگر
کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے
کہ آفاق گردون منور ہوے
ہوے طایران سفید آشکار
فدا ہوکے مس کر کے سب بال و پر
مین بیٹھی ہوئی دیکھتی تھی یہ سیر
اوسے گود مین وبرو لے گئی

جو دیکھا تو تختون پہ پایا اوسے ۔ ملا صاف ناف و کثافات سے
عبارت یہی ساعد راست پر ۔ لکھی تھی بخطِ قضا و قدر

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

کہ یعنی اب آیا حقِ متصل ۔ ہر اک طرح باطل ہوا مضمحل
نظر جب پڑی یک بیک باپ پر ۔ جھکا اونکی تسلیم کو وہ پسر
لیا باپ نے گود مین شادمان ۔ ملی دونون آنکھون پر اپنی زبان
دہن اور کانونمین بھی ہر طرف ۔ برابر پھرآی زبان شرف
کفِ دست جب پر بٹھایا اوسے ۔ دھرا سر پہ ہاتھ اور گویا ہوئے
کہ اے میرے فرزند بے گفتگو ۔ ابھی باتین کر قدرتِ حق سے تو
وہین صاحب الامر گویا ہوا ۔ کیا استعاذہ پڑھا تسمیہ
خوشا قدرتِ خالقِ صبح و شام ۔ یہ آیت پڑھی بافصاحت تمام

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ

کہ یعنی یہ منظور رب ہے ہمین | ضعیفون پر اظہار احسان کرین
کرین اونکو ہم پیشوایان دین | کرین اونکو ہم وارثان دین
زمین و زمان پر مسلط کرین | ہر اک طرح کا اقتدار اونکو دین
کہ فرعون و ہامان پہ رکھین نمایان | کرین و و نکی لشکر و نیز عیان
امامان دین کی وہ عزت و قدر | مدام اوس سے تھے پر حذر اہل غدر
خبردار سے سہا ہیں خیر | ابو بکر عمر
غرض بعد انکا رب تادو | ہوئے آپ مصروف ذکر ودو

محمدؐ سے پھر اپنے والد تلک ‏ پڑھا خوب صل علی یک بیک
وہیں آگئے اکبار طائر وہاں ‏ ہوئے آس پاس اونکے حاضر وہاں
حسن عسکری سلیمان مکان ‏ یہ گویا ہوئے ایک طائر سے ہان
حفاظت سے اس طفل کو لیکے جا ‏ ہر اک چلے کے بعد پھر لیکے آ
یہ جب سن چکا طائر حق نیوش ‏ لیا اپنے راکب کو بالا دوش
اوڑا ناز کرتا ہوا باغ باغ ‏ گیا اور بھی آسمان پر دماغ
جو طائر وہاں اور باقی رہے ‏ تو وہ بھی سوے آسمان اوڑ گیے
یہ گویا ہوے پھر امامِ کریم ‏ کہ ای جان جان تو ہے فخرِ کلیم
جسے اوسکی مادر نے سونپا تھا جب ‏ اوسیکو تجھے سونپتا ہوں میں اب
سنا یہ جو نرجس نے ارشاد شاہ ‏ لگی رونے اک کھینچکر دل سے آہ
کہا شہ نے خاموش ای بیحواس ‏ کوئی دم میں پھر لائینگے تیرے پاس

کسی اور کا دودھ تیرے سوا
پیئے گا نہ ہرگز ترا مہ لقا

ملا ماں سے پھر جسطرح سے کلیم
کہ قرآن مین فرما چکا ہی کریم

جدا تجھسے ہو گو کہ یہ نازنین
ملائیگا خلاق چرخ و زمین

حکیمہ نے حضرت سے پھر یہ کہا
جواب صاحب العصر کو لیگیا

وہ طائر ہی کون اے خدا کے ولی
کہا شہ نے روح القدس ہے یہی

موکل ائمہ پہ حق نے کیا
اونھیں تا کہ حاضر رہین دائما

بدی کے محافظ رہین عمر بھر
کہ ہے علم و حکمت کا مفتوح در

حکیمہ سے مروی ہی مین ناگہان
گئی بعد چالیس دن کے وہان

جو دیکھا تو اک طفل رشک قمر
خراماں ہی گھر مین ادھر اور ادھر

کہا مین نے حضرت سے ابن اخی
ہوا دو برس کا مگر یہ صبی

کہا مسکرا کر کہ اے عمہ سن
نہین تجھکو معلوم کیا یہ سخن

اماموں کے پیغمبروں کے پسر — مگر جو کہ ہیں جانشینِ پدر

زمانے کے اطفال سے مطلقا — وہ بالعکس پاتے ہیں نشو و نما

وہ یکسالہ دکھلائی دیں — سنینِ بطنِ مادر میں باتیں کہیں

وہ قرآن پڑھیں بطن میں ابتدن — خدا کی عبادت کریں رات دن

بسوے صبی امام و رسول — ملائک کریں آسمان سے نزول

رضاعت میں اونکی اطاعت کریں — غلاموں کی مانند خدمت کریں

حکیمہ سے مروی ہے معمول پر — یونہیں بعد چلہ تھا میرا گذر

مگر ایکدن میں جو وارد ہوئی — تو دیکھا کہ پیش حسن عسکری

ہے ایک مرد سنجیدہ بیٹھا ہوا — لڑکی میں نہ پہچانا جو مطلقا

کہا شہ نے عمہ ادھر آئیے — اسی کے قرین جلسہ فرمائیے

تعجب سے میں نے یکایک کہا — کہاں آپ بٹھلاتے ہیں واہ وا

کہا شاہ دین نے نہین اجنبی | یہ فرزند نہ جس ہے میرا وصی
جدائی ہے اب میری تمسے قریب | مری جا پہ ہو یہ خدا کا حبیب
اطاعت مین اوسکی تامل نہ ہو | کہے یہ جو کچھ گوش دل سے سنو
جو یہ منع کر دے نکرنا کبھی | جو دے حکم اوسمین نہ کرنا کجی
غرض بعد چندے ہوا اک ملال | حسن عسکری نے کیا انتقال
بدستور ہر روز ہر صبح و شام | ہوئی حاضر بارگاہ امام
رہی خدمت صاحب العصر مین | کیا کی بجان و بدل طاعتین
جو مین چاہتی تھی کرون کچھ سوال | خبر دیتے تھے آپ قبل از مقال
حکیمہ سے راوی ہین یون لکھ گئے | کہ جب صاحب العصر پیدا ہوے
گئی بعد سہ روز پھر مین وہان | کہا کہئے ہے میرا مولا کہان
کہا شاہ نے اوسکو سونپا اوسے | احق ہے جو ہم تم سے اوسکے لئے

اگر سا تو ین زن پھر آئینگی آپ ۔ یہان اوسکو البتہ پائینگی آپ
جو ہین روز ہفتم گئی پھر وہان ۔ تو گہوارہ مین تھا امامِ زمان
وہ گہوارہ وہ طفل روشن جمال ۔ ہے اک بدر گویا میانِ ہلال
ہنسا دیکھکر مجھکو وہ مہ لقا ۔ چٹکنے لگے غنچے وہ گل کھلا
کہا بلبلِ دل نے یہ گلعذار ۔ گلستان ایجاد کی ہے بہار
کہا شہ نے پھر مجھسے عمہ اسے ۔ ادھر لائیے آپ ادھر لائیے
جو ہین لیگئی اوسکو پیشِ حضور ۔ لیا گود مین پھر بصد فرطِ سرور
دہن مین زبان شاہ نے پھیر دی ۔ کہ اک پنکھڑی غنچہ مین کھل گئی
کہا پھول منہ سے جھڑین اس قدر ۔ نمایان ہوئے درجِ دہن سے گہر
رہے کور و کر چشم و گوش حسد ۔ یہ حکم پدر جب ہوا گوش زد
کیا حمدِ کبریا نے کلام ۔ شہادت ادا کی بس اجمال تمام

نبی پہ درود اور اماموں پہ بھی — پڑھا دل سے بسم اللہ آغاز کی

وہ آیت سنائی جو ہیں لکھ چکا — کہا پھر پدر نے کہ نام خدا

سنا دو وہ چیزیں مرے مہ جبین — خدا نے جو بھیجیں پئے مرسلین

یہ سنتے ہی کھولی زبانِ جواب — فصاحت بلاغت نے پایا خطاب

صحیفے سے آدم کے کی ابتدا — بالفاظ سریانی اوسکو پڑھا

پھر ادریس کی نوح کی ہود کی — کتابیں پڑھیں اور صالح کی بھی

خلیلِ خدا کا صحیفہ تمام — پڑھا حرف حرف آپنے لاکلام

تو پھر بعد توریت معجز ظہور — پڑھی لحن داؤد میں سب زبور

جو انجیل عیسیٰ کو ازبر پڑھا — تو قرآن اللہ اکبر پڑھا

رسولونکی ازبر حکایات سب — وہ اعجاز و ادیان و رنج و طرب

بیان کر دئے چشم دیدہ کیطرح — سنائی پدر کو شنیدہ کیطرح

حسن عسکری نے کہی پھر یہ بات
کہ عمہ جو خالق نے کی التفات

مجھے مہدی امت اوسنے دیا
تو پھر دو ملک کو موکل کیا

کہ لیکر گئے اوسکو بالاے عرش
دو بالا ہوا نور سیماے عرش

مخاطب ہوا اوس سے رب العلا
کہا آفرین مرحبا مرحبا

کہ پیدا کیا مین نے تجھکو یہان
پے نصرت دین حق بیگمان

مری شرع تا تجھسے پائے رواج
تری ذات پر ختم ہون احتیاج

مرے بندو نمین سرفراز نذہ ہے
ہر ایت ترے نام سے زندہ ہے

ترے مرتبہ سے جو آگہ نہو
زمانہ مین تجھہ سے جسے رہ نہو

ہم اوسپر ہمیشہ کرینگے عذاب
جو تیری اطاعت کرین دین ثواب

شفاعت سے جس جسکا حامی ہو تو
اوسے بخشدین ہم بلا گفتگو

ترے حکم سے جسکو انکار ہو
وہ بندہ معذب ہو فی النار ہو

عجب لطف کر ساتھہ رب علا
پھر اون دو فرشتوں سے گویا ہوا

کہ لیجاؤ اب اسکو والد کے پاس
بامن و امانت بصد حفظ و پاس

کہو میری جانب سے اوسکو سلام
سناؤ یہ پھر روح پرور پیام

کہ ہم اسکے حافظ ہین ناصر ہین ہم
نہ دیکھے گا یہ دشمنون کے ستم

یہانتک کہ ظاہر کرین ہم اسے
کہ تا دین حق کو یہ برپا کرے

ہم اسکے سبب سے میان جہان
کرین اہل بطلان کے زائل نشان

ہمارے لئے یہ پروے زمین
مروج کرے دین حق ہر کہین

جناب حسن عسکری کا غلام
نسیم خردمند کا ہے کلام

کہ جب صاحب الامر پیدا ہوا
ہزاروں کا دل اوسپہ شیدا ہوا

بس اک چھینک آئی تو نام خدا
ہوا اسطرح حرف زن مرحبا

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد و آلہ

کہا پھر یہ ہی ظالمونکو گمان ‌ ‌ مٹائینگے ہم حجتِ حق کو یان

مگر جب مجھے حضرتِ کردگار ‌ ‌ ذرا باتین کرنیکا دے اختیار

تو ہون سینۂ ظلم و کین بر طرف ‌ ‌ یقین ہو یقین ہر کہین ہر طرف

یہ کہتا ہی پھر وہ غلامِ امام ‌ ‌ ولادت سے گذری اک شب تمام

کہ ناگاہ اک چھینک آئی مجھے ‌ ‌ کہا شہ نے حق رحم تجھپر کرے

بشارت مین دیتا ہون اس چھینک پر ‌ ‌ نہین موت سے تین دن تک خطر

شنو ہوشمندانِ اربابِ علم ‌ ‌ مناسب ہی ردِ مخالف یہان

سوالات ہر چند تھے بے محل ‌ ‌ جوابات ہین آخرِ داستان

ہر اک حرف گویا ہی مہرِ سکوت ‌ ‌ ہوئے بند اوس سے دریدہ دہان

محمد بنِ بابویہ خبیر ‌ ‌ محدث کئی اور بھی بے نظیر

روایت یہ کرتے ہین اے مرد نیک ‌ ‌ سند معتبر سعد قمی سے ایک

که اک شخص مجھسے الجھنے لگا — بہت آپکو وہ سمجھنے لگا
بہت اوس نے پہلے تو اک بحث کی — پھر آخر کہا مجھسے ای رافضی
روافض کیا کرتے ہیں سب کے سب — مہاجر په انصار پر لعن و سب
یه منصب چھپا ہی نه یه مرتبا — که بوبکر پہلے مسلمان ہوا
اسیو جہه سے سید الانبیا — اوسے دوست رکھتے تھی سب سے سوا
اسیواسطے لیگئے سوے غار — شناسائے سمجھکر کچھ انجام کار
که ثابت تھا حضرت په فی الواقعی — مرے بعد ہوگا خلیفه یہی
اگر مار ڈالیں گے اعدا اسے — بنائیگی امت خلیفه کسے
علی کو حواله کیا رخت خواب — اگر قتل بھی ہو تو ہو وہ جناب
غرض میں نے اس بات کے بیحساب — دیے اوس مخالف کو فوراً جواب
ولیکن نه ساکت ہوا وہ ذرا — کہا بغض ہی تمکو اونسے نرا

عمر اور ابو بکر کو بس مدام — منافق سمجھتے ہیں تم لا کلام

شب عقبہ جسمین ہی مفتوح قاف — خلیفہ کو مرتد کہا صاف صاف

دلائل قیاسی تراشا کرو — ہم اک بات کہتے ہین تم سن تو لو

بتاؤ کہ اسلام شیخین کا — رضا سے تھا یا جبر سے مطلقا

کیا تھا نہ اندیشہ اس بات پر — ہوئی فکر مجکو کہ اس سے اگر

کہونگا برغبت مسلمان ہوے — کہے گا نفاق اونمین پھر کس لئے

اگر مین کہونگا ہوے جبر سے — تو مجھکو جواب اوسکا یہ دینگے

کہ مکہ مین اسلام تھا کب قوی — جو کفار پر جبر کرتے نبی

سمجھکر یہ دلمین ہوا مین خموش — اوٹھا بر سا خود بخود جوش و خروش

لکھا گھر مین آتے ہی مین نے یہ حال — زیادہ تھے چالیس سے وہ سوال

ارادہ تھا بھیجون اسے مین ابھی — حضور جناب حسن عسکری ع

مع ابنِ اسحاق احمد بنام ۔ وکیلِ امام علیہ السّلام
مگر یہ سنا جب تجسس کیا ۔ کہ وہ سامرے کو روانہ ہوا
یہ سنتے ہی مین اوسکے پیچھے چلا ۔ کہا راہ مین ماجرا جب ملا
وہ بولا کہ چل تو بھی حضرت کے گھر ۔ مطالب جو مطلوب ہون عرض کر
مرا کوکب بخت تابان ہوا ۔ تو ہمراہ اوسکے شتابان ہوا
تو تقدیر مشتاق تھی روبراہ ۔ رسائی ہوئی تا درِ بارگاہ
اجازت ملی جب بصد احترام ۔ ہوا داخلِ خانقاہِ امام
مری آنکھ جب شاہ پر پڑ گئی ۔ نگہ چشم خورشید سے لڑ گئی
عجب چشم بد دور دیکھا جمال ۔ زہے قدرتِ خالقِ ذوالجلال
وہ نورِ منور کا نور و ضیا ۔ وہ چشم مطہر کا طور و صفا
نظر آیا اک لمعۂ لاجواب ۔ فلک نے بھی پایا نہ جسکا جواب

پسر ایک دامن پہ تھا جلوہ گر — جمیل و حسین رشکِ شمس و قمر

اوسے جبکہ نورِ مجسم کہا — تو مردم کو نورِ بصر مانگیا

اگر اوسکو کہیے گلِ ماہتاب — کہاں گلشنِ دہر میں ہے جواب

صنوبر سے اعلیٰ و دوناسا قد — گل و نرگس اک چشم و گوشِ حسد

وہ فرقِ مبارک وہ کاکل کا پیچ — وہ گلدستۂ تر یہ سنبل کا پیچ

کتابت میں مصروف تھی شاہِ دیں — خط اک لکھ رہے تھے کسیکو کہیں

حضورِ رخِ سیدِ نامدار — طلا کا تھا رکھا ہوا اک انار

بڑا بیش قیمت بہت پر ضیا — سراسر مرصع سراسر صفا

بزرگانِ بصرہ سے باصد سرور — کسی نے وہ بھیجا تھا پیشِ حضور

کسیدن جو وہ کودکِ محترم — رقم کرنے دیتا نہ تھا اک قلم

تو رکھ دیتے تھے شاہِ دیں وہ انار — قریں طفل کے تا کہ دیکھے بہار

جو طفل اوسکی جانب کو تھا رجوع
بس اک کیسہ بھر ابن اسحاق نے
کہ سب ایکسو ساٹھہ ان مین گنین
وہ بھیجی گئی تھین پئے شیعیان
کہا شاہ نے طفل سے اے پسر
بحسب رضا و بحسب سرور
کہا ای پدر کب روا ہی بھلا
کرین میل اب سوے مال حرام
کہا شاہ نے ابن اسحاق سے
کرین ہم جدا سر بسر بالتمام
کیا کیسہ سے ایک صرہ عیان

کتابت کو پھر آپ کرنی شروع کیے
زمین پر دھرا اور بہ دو شاہ
زر و سیم کی تھیلیان اوسمین تھین
تھی ایک مہر پر مہر نادر عیان
ہدایا اوٹھا لے یہ سب دیکھکر
کر اسمین تصرف تو اب بے قصور
کسی طرح یہ دست طاہر امام
کہ ہی تحفہ رجس و باطل تمام
کہ تو خود نکال اسکو تا دیکھ کے
بحکم شریعت حلال و حرام
کہا صاحب الامر نے ناگہان

یہ جس شخص نے نذر بھیجا ہے زر
ہے قسم کے فلانے محلے مین گھر

کہ باسٹھ فقط اسمین ہین اشرفی
چلی وینہ قیمت ہے میراث کی

اوسے باپ سے اوسکے پہونچے تھے سب
وہ اوس نے مجھے بیچ کے بھیجے اب

مگر چودہ اوسمین ہین دو پنجیر
کہ دین سات جانے تجھے بیچکر

کرائے سے ہین اسمین دکانکے بھی
سن اے ابن اسحاق تین اشرفی

کہا شاہ نے سچ ہے جو کچھ کہا
مگر کے ہین آئین حرام اب تبا

جدا اسسے یہ تا کہ اونکو کرے
کہا حضرت صاحب الامر نے

کہ ایک اشرفی اسمین سن الجوان
ہے مشکوک و مضروب زر فلان

منقش ہین اعداد تاریخ بھی
یہ آدھی مٹی اور آدھی کھلی

ہے اک اشرفی اور بھی دیکھنا
کہ مقراض سے نقص اوسمین ہوا

کمی نقص مقراض جب سے ہوئی
رہی وزن مین ڈیڑھ دانگ اشرفی

بس اس صرہ مین پال حرام
یہی دونون دینار مین ناتمام

مگر انکی حرمت کا سن ماجرا
کہ تھا سال وہ جب مہینا وہ تھا

تو اس مالکِ صرہ کا ریسمان
کہین اوس جولاہے پہ تھا تا گمان

جو ہمسایہ مین اسکے رکھتا تھا گھر
مگر ایک مدت ہوئی جب بسر

جو تھا ریسمان چور سب لیگئے
جولاہے کو رنج و الم دیگئے

کہی اوس نے مالک سے یہ واردات
کہا مجکو باور نہین تیری بات

اگر تو نہ دیگا وہ ریسمان
عوض لونگا مین دوسرا ریسمان

تھانا بہت شور و غوغا کیا
غرض ہر طرح اوس سے تاوان لیا

جو رشتہ کہ چوری گیا اوسکے گھر
لیا سوت اوس سے بھی باریک تر

ستم پر ستم اور یہ پا گیا
کہ اوتنا ہی سب تول کر لے لیا

کہین اور بنوا کے بیچا اوسے
یہ دو قرص زر اوسکی قیمت سے تھے

یہ بھی وجہ حرمت کہا ہاں سنا
سنا اور صرہ کیا اوسنے وا

کھلا صرہ نکلین دو اشرفی
اوسی وضع کی اور اوسی قطع کی

جدا کین وہ جب دونون تو ما بقی
ہوئین نذر پور حسن عسکری

کیا دوسرا صرہ بھی پھر برون
کہ اب صاحب الامر کو یہ بھی دون

تو فرمایا لیجا مین کرتا ہون رد
فلانے بشر کا ہے یہ مال بد

بسر قسم مین کرتا ہے عمر و معاش
فلانے محلے مین ہے بود و باش

نہ لونگا مین زنہار مال دغل
نہین اسکی حرمت مین شک کا محل

ہے دینار سب اسکے اندر پچاس
تو لیجا اسیطرح سب اوسکی پاس

کہا مین نے کیا وجہ تو یہ کہا
یہ ہے جو فروش اور گندم نما

یہ اون کے ہونگا ہے یہ مال حرام
جو تھی مشترک قیمتو نہین تمام

ہوا اپنے حصے پہ جب اسکو میل
تو افزود ناپے ہین بھر بھر کے کیل

غرض مال اون حصہ دارونکا بھی — شریک اوسکے اس مال مین ہین ابھی
کہا شاہ دین نے یہ سب ماجرا — اسیطرح ہی اے پسر سچ کہا
ہوا حکم پھر ابن اسحاق کو — کہ لیجاؤ مالک کو واپس کرو
کہو اوس سے اون حصہ دارونکا مال — حوالے کرے سب بلا قیل و قال
ہمین مال ایسا نہین چاہئے — تغلب کا ایسا نہین چاہئے
کہا پھر شہ دین نے وہ جامہ دے — جو اوس پیرزن نے ہی بھیجا مجھے
کہا ابن اسحاق نے اے حضور — وہ کہتا تھا خرجی مین مین نے ضرور
مکا نیر مگر سہو سے رہ گیا — ابھی جا کے لایا یہ کہکر اوٹھا
کیا وہ تو کی اسطرف کو نظر — یہ فرمایا مجھسے چلے تم کدہر
وہانسے یہانتک گیا کیون مرور — کہا مین نے بہر لقائے حضور
کہا جو مسائل تھے ہمرہ وہ اب — کہان ہین کہا مین نے حاضر ہین سب

اشارہ یمین تھے نے کہا کر شروع — مگر صاحب الامر سے کر رجوع
سوالات کرتا میرا نور عین — جوابات وہ دے کہ ہو دلکو چین
یہ سنکر کہا صاحب الامر سے — سن اے ابنِ مولا و مولا امرے
روایت یہ پہونچی ہے تا گوشِ جان — محمد نے بہرِ طلاقِ زنان
علی ولی کو دیا اختیار — تو حیدر نے روزِ جمل ایکبار
روانہ کیا قاصدِ خوش مقال — کہے جاکے تا عائشہ سے سوال
کہ اسلام کو اہلِ اسلام کو — ہلاکت میں اب تو نے ڈالا ہے جو
تو ہے مادرِ مومنان وہ خلف — مگر جان و ایمانِ مومن تلف
اگر اب بھی باز آے اس کلام سے — تو بہتر و الا ابھی میں تجھے
بحکمِ پیمبر بوجہہ نفاق — خبردار رہنا کہ دونگا طلاق
کہا صاحب الامر نے جب سنا — کہ ہاں سعد ہے تو نہیں یہ ماجرا

خدا نے پیمبر کے ازواج کا — بتکریم عالی کیا ظاہر تبا

ملقب ہوئیں سب عز مومنین — ہی حرمت مادر مومنین

نبی نے مگر اپنی حین حیات — علی ولی سے کہی تھی یہ بات

کہ حق نے بزرگی جو دی ہے انہیں — وہ سب میری بیبی اور سب عزیز ہیں

سبھی تک ہیں باقی کہ ہر روز و شب — رہیں یہ خدا کی اطاعت میں سب

مگر ان باوفاؤں میں جو بیوفا — کرے بعد میرے گناہ خدا

ہو تجھ سے مہیائے جنگ و جدل — طلاق اوسکو دیدینا تو بر محل

کرانا اوسے اس شرف سے علی — تو مالک ہے میری طرف سے علی

یہ کہتا ہے پھر سعد فخر اناس — کیا صاحب الامر سے التماس

کہ تفسیر اس آیت کی فرمائیے — کہا تھا جو موسیٰ سے اللہ نے

فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

کہ یعنی کہ وہ دو نعلین پا یہ صحرا ہی وادالمقدس طوی
مورخ کتابون مین ہین لکھ گئے جو نعلین موسے تھے پہنے ہوے
نبی تھی وہ مردار کی پوست سے کیا اس لئے منع اللہ نے
کہا صاحب الامر نے چپ رہو کہ کہتے ہین ایسا جو مین سرزہ گو
وہ موسے پہ کرتے ہین اک افترا نبوت کو جاہل سمجھتے ہین کیا
یہ دو حال سے سعد خالی نہ تھا روا تھی نماز اونمین یا ناروا
اگر اونمین جائز تھی اونکی نماز تو وادی اقدس مین بھی تھا جواز
اگر تھا نہ اونمین جواز صلات تو موسیٰ پہ بہتان ہی واہیات
نہ تھا اونپہ ثابت حلال و حرام مگر کفر ہی جاہلون کا کلام
کہا مین نے پھر اے امام زمان کرین آپ تفسیر اسکی بیان
کہا بے خبر سوے دشت طوی جو موسیٰ قدم رنجہ فرما ہوا

کہا یا الٰہی محبت تری ۔ مرے دلمین اسوقت خالص ہوئی
سوا تیرے اب غیر کی یاد سے ۔ مبرّا کیا دلکو تیرے لیئے
ابھی تک مگر تھا یہ باقی خیال ۔ کہ لیجائے آگ بہر عیال
تو خالق نے یہ بات اوس سے کہی ۔ عبارت تھی نعلین سے بس یہی
ہوا حکم نعلین اپنی اوتار ۔ خیال اونکا دلمین نرکھہ زینہار
علایق جو ہین بس نکھا اونکا غم ۔ ہو میری محبت مین ثابت قدم
روایت مین یون ہی کہ کہتا ہی سعد ۔ کہا مین نے پھر شاہ سے اسکے بعد
کہ قرآن مین ارشاد رب العباد ۔ جو یہ کاف ہا یا ہی پھر عین صاد
مجھے اسکی تاویل تبلائیے ۔ یہ کیا راز ہین آپ فرمائیے
کہا سنکے یہ پانچ حرف ایکجا ۔ ہی تحفے نبی کے پدر کی دعا
کہ حق نے پئے سید المرسلین ۔ لکھے درمیان کتاب مبین

یہ تفصیل و تصریح سن ماجرا
یہی اوس نے خالق سے کی تھی دعا

کہ اسمائے آلِ عبائے کرام
کرے اوسکو تعلیم رب انام

شدائد مین تا کام آئین یہ حرف
بلا و محن کر دین یہ کار شگرف

تو جبرئیل نے حسب ایمائے پاک
سکھائے اوسے آ کے اسمائے پاک

وہ جب تک کہ منجملہ پنجتنؑ
محمدؐ علیؑ فاطمہؑ یا حسنؑ

زبان سے کیا کرتا تھا اپنا ورد
بھٹکتا نہ تھا رنج و غم اوسکے گرد

مگر نام پاکِ امام حسینؑ
جو آتا تھا لب پر تو جاتا تھا چھن

یہ ہوتا تھا جوشِ بکا و الم
سماتا نہ تھا اوسکے سینہ مین دم

غم دل گرفتہ نکلتا نہ تھا
دل اوسکا سنبھالے سنبھلتا نہ تھا

کیا آخر کار حق سے سوال
کہ آگاہ کر مجھکو اے ذو الجلال

کہ مین چار نامونسے ہوتا ہون شاد
مگر اسکو جسوقت کرتا ہون یاد

غم ورنج کا مجھپہ ہوتا ہی جوش
ہوا ہے مصیبت اوڑاتی ہی ہوش

وہ ہوتا ہی اک جوش رقت مجھے
نہین ملتی رونے سے فرصت مجھے

خدا نی شہادت کا سب واقعہ
وہ غربت وہ کربت وہ جور و جفا

کہی وحی مین اوس سے سب روئداد
سر کاف ہا اور یا عین صاد

کہ ہی کاف سر سر کربلا
تو ہی بعد اوسکے ہلاکت کی ہا

ہی یا سے یزید ستمگر مراد
عطش صبر ہی عین ہی حرف صاد

وہ جبرئیل سے سن چکا جب خبر
چلا غم کا اک ارہ بالائے سر

رہا کعبہ دلمین اسدرجہ سوز
نہ مسجد سے باہر گیا تین روز

کسیکو نہ آنے دیا اپنے پاس
اکیلا ہی رویا کیا بیحواس

مثال ابر کے اشکباری رہی
فزون برق سے بیقراری رہی

کبھی مرثیہ پڑھکے رویا کیا
یہ کہکر کبھی جان کھویا کیا

خدایا دلِ سیدِ انس و جاں — کہاں اور یہ دشتِ غربت کہاں
غضب ہے یہ آفت یہ رنج و بلا — پئے خاطرِ اشرفِ انبیا
بہتّر وہ صدمے وہ اک جانِ زار — وہ سوکھا گلا اور خنجر کی دھار
وہ شدت کی دھوپ اور بچوں کی پیاس — عزیزوں کی لاشیں پڑیں آس پاس
وہ شب خوں کا دھڑکا وہ پاسِ خیام — وہ لاکھوں کے جرگے وہ اک تشنہ کام
وہ گردن وہ سینہ وہ جبہ وہ سر — وہ تیغ و سناں و خدنگ و تبر
یہ بیداد اللہ اکبر یہ طور — یہ اک بھوکے پیاسے پہ یہ ظلم و جور
کٹیگی جو خنجر سے وہ بوسہ گاہ — محمد کا احوال کیا ہوگا آہ
غمِ قتلِ فرزند میں زار زار — وہ روئیگا مانندِ ابرِ بہار
خدایا یہ آفت علی کے لئے — مصیبت یہ اپنے ولی کیلئے
دلِ خستۂ فاطمہ اے خدا — مصیبت میں یوں جب ہو مبتلا

تڑپکر زمین پر گریگی کبھی — وہ نالون یہ نالے کریگی کبھی
جو لختِ جگر کا تنِ چاک چاک — وہ دیکھیگی کیونکر نہ ہوگی ہلاک
کبھی لیکے خونِ شہیدِ حزین — لگائیگی بالائے روئے جبین
یہ کیا غم ہی یارب یہ کیسا الم — سنا بھی نہ تھا اتبک ایسا الم
کوئی دم مین ہوتا ہی سودا مجھے — نہین تاب اب غم کی اصلا مجھے
خلش کیون نہ دلکو ہو مدنگاہ — مجھے ایک نشتر ہی ہر آمد آہ
دمِ تیغ ہی یا دمِ سرد ہی — ہوئے دلکے ٹکڑے غضب درد سے
پڑی اس مصیبت پہ جسدم نگاہ — ہوا میری آنکھون مین عالم سیاہ
کوئی چیز عالم کی بھاتی نہین — یہ آب و ہوا اب خوش آتی نہین
بجھا کر جلاتا ہی سوزِ درون — بتا یا الٰہی مین اب کیا کرون
تسلی دلِ زار پاتا نہین — الٰہی مجھے صبر آتا نہین

یہ کہکر ہوا صرفِ آہ و بکا — کبھی شکلِ بسمل تڑپنے لگا

کبھی خوب دل کھول کر زار زار — وہ رونے لگا شکلِ ابرِ بہار

جو آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے — تو مردم سرون کو پٹکنے لگے

وہ جانکاہ نالے کئے متصل — کہ ہل گئے سننے والونکے دل

کہا پھر کہ اے خالقِ ذوالجلال — ڈھلی دوپہر اور آیا زوال

بہارِ جوانی خزان سب ہوئی — تصور بندھا سر گرانی ہوئی

بڑھاپے مین کر میرے دلکو جوان — پسر دکھ ہوا انبساطِ جہان

تر و تازگی باغِ امید پائے — کہ نخلِ کہن سے ثمر ہاتھ آئے

سراپا ہو رشکِ گل سر بسر — پھڑک جائے مثلِ عنادل پدر

عطا کر وہ الفت بہم یکدگر — کہ یک جان و قالب کہین سب بشر

جدائی نہ باہم ہو شام و سحر — رہین شکلِ آئینہ پیشِ نظر

هر اک وقت دیکھوں رخِ رشکِ ماہ — کہ پیری مین بڑھ جائے نورِ نگاہ
غرض اوس سے بیحد ویے التجا — محبت ہو اس بندہ کو اے خدا
عطا ہو جب ایسا پسر گلعذار — تو اوسپر مصیبت پڑے بیشمار
رہو یہ دلِ نوحہ گر پاش پاش — مرا ایسے چھری ہو جگر قاش قاش
کہ جسطرح اکدن محمدؐ رسول — پئے قتلِ فرزند ہو دل ملول
اوسیطرح مجھکو بھی داغِ پسر — کرے مبتلا غم مین شام و سحر
ہوئی ختم جب یہ دعا ایکبار — ہوا نخلِ امید کا باردار
جو خالق نے یحییے کو پیدا کیا — تو ماں باپ کو اوسپہ شیدا کیا
یہانتک کہ یحییے علیہ السلام — پئے ابنِ زہرا علیہ السلام
شہیدِ جفا و ستم ہو گیا — پدر موردِ درد و غم ہو گیا
مطابق تھے بھی یحییے کے حالات — بحالاتِ ابنِ علیؑ ولی

رہے بطن مین چھہ مہینے تلک
حسین اور یحییٰ نہین اسمین شک

کیا عرض پھر صاحب الامر نے
کہ امت امام اپنا کسواسطے

مقرر نہین کرتے اے شاہ دین
دلیل اس تعرض پہ ہی یا نہین

کہا شہ نے مجھہ سے کہ اے نیکنام
بنائیگی امت جسے خود امام

وہ مصلح ہو یا مفسدِ عالمین
وہ ہو نیک یا بد برویِ زمین

کہا شہ نے ہو جس سے اصلاحِ حال
کہا شہ نے ممکن نہین یہ مجال

کہ امت کریگی جسے انتخاب
نہین اوسکا معلوم عیب و صواب

نہین اوسکے انجام سے آگہی
نہین علم غیب آشکارا کبھی

نہین جانتے مطلقا بے خبر
کریگا وہ دنیا مین کیا عمر بھر

یہ امت پہ کسطرح ثابت ہوا
بھلا کسطرح یہ کھلا مدعا

کہ ہی کون سی بات مین کید اوسے
ہی مد نظر خوب یا بد اوسے

کما حقہ کب ہین یہ پاتے — جو ہر اوسکے دلمین نہین جاتے
یہان کام ایسے بھی ظاہر ہوئے — کہ مصلح ہر ایک نے جسے جان کے
کیا برگزیدہ بنایا امام — مگر دیکھہ اے سعد فعل عوام
وہی آخر کار مفسد ہوا — بنا تھا جو اجماع سے پیشوا
ہی تعئین امت مین علت یہی — سن اک اور بھی تو دلیل قوی
کرے عقل تیری جسے خود قبول — جہان مین جو خالق نے بھیجے رسول
اونھین سارے عالم سے افضل کیا — کتابونکو اون سب کی اکمل کیا
کیا وحی سے پھر اونھین سرفراز — کھلے سب ہدایت کے راز و نیاز
اونھین اپنی امت کا ہی اختیار — یہ امت سے بہتر ہین دانائے کار
ازانجملہ موسی و عیسی اگر — کسیکو سمجھکر جو مومن بشر
کیا عام اپنی امت سے بہر صواب — برغبت کرین اختیار انتخاب

کسیکو بھلا پھر میسر ہوگا یقین
کہ نکلے منافق وہ مرد گزین

کہا جنپے ہوگا نہ ہرگز گمان
منافق ہو نکتا اونکا یہان

کہا شہ نے جب سعد سے یہ سنا
کہ موسیٰ نے از روے وحیِ خدا

یہ چاہا جنہے اپنی دانست مین
بخوبی سمجھتا ہو مومن جنہین

کہ تا ساتھ لیجاے وہ طور پر
بحکم خداوند شام و سحر

غرض ہر طرح جملہ افراد سے
تمامی قبائل کے زہاد سے

چنے ابن عمران نے شیر جوان
نہ تھا سقم کا جنپہ ہرگز گمان

مگر عاقبت ہی یہ مشہور عام
کہ وہ سب منافق تھے مومن بنام

خدا نے یہ سب قصہ المختصر
ہی فرمایا قرآن مین بہر خبر

غرض اونکے دل کا ضلال و نفاق
نہ موسیٰ پہ ثابت تھا بالاتفاق

جنہین نیک کردار سمجھے کلیم
سراپا وہ بدکار نکلے لئیم

پیمبر کے جب منتخب ہون خراب — پھر اجماع امت کا کیا انتخاب

کہ احوال دلسے کسی کے کبھی — نہین کوئی آگاہ فی الواقعی

حقیقت بہر حال آئینہ تھی — بندھا جب تصور تو قلعی کھلی

کرے وہ معین امامِ زمان — جو ہی واقف آشکار و نہان

کہا سعد سے شہ نے اے متقی — مباہات سے تھا جو کہتا یہی

کہ ہمراہ اپنے رسولِ خدا — جو بوبکر کو غار مین لے گیا

یہ مدِ نظر تھا کہ مارا نجائے — خلافت مرے بعد تا ہاتھ آئے

مگر تو نے اس افترا کا جواب — دیا کیون نہ اے سعد اوسکو شتاب

تمھین کہتے ہو کہ گئے تھے نبی — کہ مدت خلافت کی فی الواقعی

مرے بعد دنیا مین ہی تیس ۳۰ سال — کریگا کم و بیش کم ذوالجلال

عدالت سے تمنے اونھین تیس کی — ہی چار دن خلیفہ یہ تقسیم کی

تمہارے ہی دل میں ہو ظنِ عجب کہ چاروں خلیفہ تو برحق ہیں سب
تو پھر کیوں شبِ غار میں مصطفےٰ نہ ہر ایک کو ساتھ لیکر چھپا
نظر اپنے کہنے پہ کر تو سہی مذمت پیمبر کی ثابت ہوئی
کہ تینوں خلیفہ جو باقی رہے قصور اونکے حق میں نبی نے کیے
سبک جانکر اونکے حق سب کے سب عداوت سے ضائع کیے بے سبب
کہا پھر کہ اے سعدِ نیکو صفات مخالف جو تیرا یہ کہتا تھا بات
عمر کے ابوبکر کیوں واسطے برغبت تھا اسلام یا جبر سے
نہ کیوں سعد تو نے یہ اوس سے کہا برغبت تھا پر طمع کے ساتھ تھا
جو باطن میں پیروانِ یہود تھے طمع اونکو عارض ہوئی بہر سود
یہودوں نے حالِ شہ مرسلان سب اونسے کیا تھا جو مخفی بیان
یہودونکا صدق اونپہ حالی ہوا دمِ بعثتِ سیدِ انبیا

بظاہر مسلمان ہوئے اسلیئے — کہ ہمکو کہین کی حکومت ملے
مگر فی الحقیقت جو تھے برخلاف — ہوا دل کا آئینہ ہرگز نہ صاف
حکومت کہین کی نہ جسدم ملی — نہ جوہر نکالے کہ قلعی کھلی
ملے جاکے اشرار سے بے خطر — کیا قصدِ آزارِ خیر البشر
پھرے گروہ ہمراہ اہل نفاق — جہان پیسکے ڈھلکا ہی بالاتفاق
کہ تا اشترِ شہسوارِ براق — کرے رم گرین احمدِ ذی الفاق
وہین خالق عالم الغیب کا — ہوا حکم جبریل کو جلد جا
بچا شر اعدا سے کر حفظ تو — نہ پہونچائین ایذا کہین زشت خو
یہ سنتے ہی جبریل مانند طیر — ہوے حکم خلاق سے گرم سیر
کہا صاحب الامر نے کر نگاہ — عجب انکا اسلام ہے واہ واہ
یہ دونون ہین مانند طلحہ زبیر — طمع ہی طمع نام ایمان نخیر

اونھون نے پیے نفع دار فنا | تھی جسے نظر حق کی بیعت مرتضیٰ
میسر ہوئی جسدم حکومت ہوئی | مین پھر گئے نقضِ بیعت ہوئی
خروج و جدل کے ہوئے مرتکب | گئے دین و دنیا سے وہ مضطرب
یہانتک رہا بابِ ارشاد باز | کہ ہمراہ والد پڑھائی نماز
ہوئے صاحب الامر رونق فزا | مین اپنے مکانکو وہانسے چلا
ملا ابن اسحاق مابین راہ | پریشان و گریان بحالِ تباہ
کہا مین نے کیا حال ہے اے جوان | سبب آہ و زاری کا کر تو بیان
کہا مین وہ جامہ جو لینے گیا | بہت ڈھونڈھا مارا نہ پایا پتا
وہ ہدیہ جو تھا پاس گم ہو گیا | مین کھویا گیا جب سے وہ کھو گیا
کہا مین نے ہرگز نہ تو فکر کر | یہ آقا سے جاکر ابھی ذکر کر
گیا ابنِ اسحاق گریان بحال | پھر آیا ہنستا ہوا خوش خصال

پئے آل اطہار خیر الانام ‌ ‌ زبان وقفِ ذکر درود و سلام
کہا دیکھہ آیا ہون جا ماوہی ‌ ‌ تہ پای اقدس ہی بچھا وہی
اوسی پر ہین مشغول و محوِ نماز ‌ ‌ قدم سے ضعیفہ ہوئی سرفراز
یہ سنکر کہا مین نے شکر الخدا ‌ ‌ مگر جب تلک سامرے مین رہا
ہوا حاضرِ بارگاہِ امام ‌ ‌ بلاناغہ ہر وقت ہر صبح و شام
رہا صاحب الامر سے فیضیاب ‌ ‌ زیارت مین پائی شرف بیحساب
مگر وقتِ رخصت جو پیشِ حضور ‌ ‌ گیا مین معِ احمدی ذیشعور
تھی اور ساتھہ میرے دو مردِ کہن ‌ ‌ خردمند دیندار قمی وطن
کہا پہلے احمد نی بعد از سلام ‌ ‌ کہ مین کیا کہون ابن خیر الانام
یہان سے مرا کوچ نزدیک ہی ‌ ‌ یہان میری آنکھون مین تاریک ہی
ہی آقا بہت شاق دوری تری ‌ ‌ کہان مین کہان پھر حضوری تری

خدا سے یہ ہے مدعا و مرام
کہ بھیجے ہمیشہ درود و سلام

ترے جد امجد پہ شام و سحر
ترے والدِ ماجدِ پاک پر

محمد سرِ سرورِ مرسلین
علیؑ ولی شاہ دنیا و دین

تری والدہ پر ترے باپ پر
حسن پر جو ہین عمّ والا گہر

جو ہین بہترین جوانانِ خلد
بہارِ عذارِ خیابانِ خلد

ترے جملہ آبائے اطہار پر
اماماں اولاد خیر البشر

اسیطرح پھر تجھپہ اے شاہِ دین
پسر پر ترے پھر ہمیشہ یونہین

خدا سے طلبگار ہون مین یہی
رہی اوج پر شانِ رفعت تری

ہمیشہ ترے دشمنون کو خدا
کرے ذلت و حزن مین مبتلا

مرا دیکھنا یہ نہو آخری
نہو فوت مجھسے زیارت تری

جو اوسکی زبانی سنا یہ کلام
جھڑی لگ گئی ایسا روئے امام

ہوئی اشک جاری علی الاتصال
کیا ابنِ اسحاق سے یہ مقال

نگر بس دعائیں زیادہ طلب
کہ تو اس سفر میں بفرمانِ رب

کریگا یقیناً جہاں سے سفر
ترا دارِ رحمت میں ہوگا گذر

مقرر تو مر جائیگا اے سعید
شب قبر ہوگی تجھے روزِ عید

سنا جب یہ احمد نے انجام کار
ہوا پہلے بیہوش وہ بیقرار

ذرا غشی سے جب افاقہ ہوا
کہا شاہ سے اے مرے مقتدا

برائے خدا بہرِ خیر الورا
یہی آپ سے ہے مری التجا

سر افراز و ممتاز فرمائیے
کفن مجھکو یا شاہ دلوائیے

وہیں ہاتھ لیجا کے مسند تلے
دئیے اوسکو تیرہ درم شاہ نے

کہا خرچ مت کر کچھ اسکے سوا
سفر میں یہی زادرہ ہے ترا

مگر تو کفن کا جو طالب ہوا
تجھے وقت پر وہ پہونچ جائیگا

کبھی اجر نیکوں کا ربِ انام — نہیں کرتا ہی ضائع ای نیکنام

چلے شاہ سے ہو کی رخصت جو سب — رہے تین فرسنگ پہ چلوان مین سب

ہوا تب سے احمد کا تغییر حال — ہوئی یاس و امید سہل و محال

بلایا اوسے جلد اپنے قرین — جو تھا مرد قمی وہانکا مکین

کہا بعدِ ساعت کہ جاؤ اوٹھو — مجھے اب اکیلا یہین رہنے دو

وہانسے بس ایکبار ہم سب اوٹھے — جہان تھی جگہ اپنی اپنی گئے

رہا رات بھر انتظارِ سحر — دمِ صبح کافور آیا نظر

جنابِ حسن عسکری کا غلام — سر و افرنگ کافور نام

کہی آتے آتے یہ ہم سب سے بات — تمہین صبر دے خالقِ کائنات

کیا ہی جو غم ابنِ اسحاق کا — تمہین عاقبت اجر دیگا خدا

جو ہین اوسکو غسل و کفن دیچکا — چلو اوسکے سب دفن کردو ذرا

کہ تھا چشمِ ہستی مین منظور وہ
یہ کہکر ہوا جلد کافور وہ

اوٹھے ہمسے غم رنج کھاتے ہوئے
کیا دفن احمد کو جاتے ہوئے

سنو طفلِ اشک غم و خرمی
ازل سے ہی شادی و غم توامان

حسن عسکری نے کیا انتقال
ہوا مسند آرا امامِ زمان

الٰہی حجابِ جدائی اوٹھے
کہان ہو رہائے سلیمان کہان

محمد بنِ بابویہ اس مثال
زبانی ابو الادیان کے لکھتے ہین حال

کہ پیش جنابِ حسن عسکری
مین رہتا تھا حاضر پئے چاکری

لکھا کرتا تھا خط جو آقا مرا
وہ لے لے کے جاتا تھا مین جابجا

یہانتک کہ اک روز پیشِ امام
گیا حسبِ عادت مرا ہی سلام

تو دیکھا کہ ہین اوس مرض مین حضور
کیا جسمین محنت سے سرامرور

اطاعت مین سرگرم پاکر مجھے
کئی خط مدائن کو لکھکر دئے

کہا پندرہ روز کے بعد تو | کریگا سوے سامرہ اپنا رو
وہان سے پلٹ کر جو تو آئیگا | سنے گا مری گھر سے شور و بکا
سمجھنا یہ سنکر وہ شور حزین | مجھے غسل دیتے ہین اندر وہین
کہا میرے سید مین تجھپر فدا | بھلا ہوگا واقع جو یہ واقعا
تو پھر اس امامت کا سب کار و بار | زمانے مین پائیگا کسپر قرار
کہا شہ نے ہوگا وہی کامیاب | طلب جو کرے ان خطونکی جواب
وہی ہے وہی ہے امام زمان | وہی ہے وہی پیشواے جہان
کہا مین نے اے شاہ فرمانروا | کوئی دوسری بھی علامت بتا
بتایا اوسے شاہ دین نے یہ راز | پڑھے گا مری نعش پر جو نماز
کہا مین نے کچھ اور فرمائیے | تشفی بہر طور فرمائیے
کہا شہ نے جو کوئی دیوے یہ خبر | کہ ہے تیری ہمیان مین یہ نقد و زر

یہ سن سنکے مین غم سے مر مر گیا ۔ وہ عبرت سی چھائی کہ ڈر ڈر گیا
جو پھیرے عب غالب ہوا اسقدر ۔ نہ کچھ پوچھنے پایا بار دگر
کہ ہمیان وہ کونسی ہے بتا ۔ امام زمان دیگیا جسکا پتا
چلا دم بخود مین برنج و تعب ۔ دیئے نامے اہل مدائن کو سب
لئے سب جواب اولٹے پاؤن پھرا ۔ ہوا سامرہ مین گذر جب مرا
تو تھا روز ماتم وہی جسب حکم ۔ تحیر مین مین رہگیا صم و بکم
جو وارد ہوا تھا در بارگاہ ۔ سنا گھر سے اک نالہ و شور آہ
در پاک تھا مجمع شیعیان ۔ عزادار مشغول آہ و فغان
وہ جعفر ہے کذاب جسکا لقب ۔ بظاہر غمین باطناً با طرب
زبس فارغ البال بالاے در ۔ ہجوم موالی مین تھا جلوہ گر
کہ ہر شیعہ نے کرکے اوسکو سلام ۔ دیئے انتقال امام انام

او سے جب برادر کا پرسا دیا — امامت کی بھی تہنیت کی ادا
یہ سنکر کیا مین نے آخر خیال — امامت کا یارب ہوا کیا مآل
امامت کے لایق یہ فاسق نہ تھا — کہ دیکھا ہے مین نے اسے بارہا
بشغل قمار و بشرب خمر — کٹی ناچ گانے مین شام و سحر
غرض مین بھی نزدیک اوسکے گیا — کیا تعزیت تہنیت کو ادا
ولیکن نہ اوس نے کیا کچھ خطاب — نہ پوچھا نہ مانگے خطونکے جواب
کہ اتنے مین خادم ہوا اک پدید — شہیر و مسمے باسم عقید
ہوا آکے جعفر سے گرم سخن — کہ چل شہ کو پہنا چکے اب کفن
یہ سنکر مع زمرۂ حاضرین — ہوا داخلِ خانہ جعفر وہین
جو پہونچا تو تابوت آیا نظر — کہ تھا اک طرف صحن مین جلوہ گر
اوسے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا — بنا آتے ہی آپ خود مقتدا

کیا قصد تکبیر اوّل کہی — کہا بخت نے دلکی دلمیں رہی

برآمد ہوا پردے سے ایک طفل — امامت کے لائق عجب نیک طفل

وہ نام خدا گندمی رنگ رو — وہ دندان کشادہ وہ پیچیدہ مو

کہا دوش سے بس ردا کھینچکے — خبردار اے عمو بے خبر

ہیں اس امر کا ہوں سزاوار اب — تو پیچھے کھڑا ہو بحدِ ادب

یہ سنکر اوڑا روی جعفر سے رنگ — کہ داب امامت سے ہو ہو گی تنگ

نہ کچھ کہہ سکا وہ نہ کچھ کر سکا — ہوا سرنگوں پیچھے ہٹ کر کھڑا

پھر اوس طفل نے باپ کی نعش پر — نمازِ جنازہ پڑھی بے خطر

کیا دفن پھر تربت اک بنگئی — بہ پہلوے قبر علی نقی

ہوئی دفن سے جب فراغت اوسے — کیا مجھ سے ارشاد اب مجھکو دے

جو ہیں پاس تیرے خطوط اوکے جواب — دئے ہیں نے سب بے تامل شتاب

کیا دل نے میرے یہ وسوسہ عم بیان
یہ اوسمین دو امر ظاہر ہوئے
تفکر مین تھا مین انکبہ تامل
یکایک ہوئی کثرت شیعیان
کہ سب ہی جو پایا حال امام
جو پوچھا امامت ہے اب کسکو ہاتھ
وہ سب تعزیت پہلے لائے بجا
کہا پھر کہ اے جعفر باخبر
بتا پہلے کس کس نے ہین خط لکھے
سنی جبکہ جعفر نے ایسی گھری
ندامت سے بولا کہ کیا کیا کہا

بتائے تھے حضرت نے جو جو نشان
پر اک بات باقی ہے اب دیکھئے
تو مین باہر آیا تو دیکھا یہ حال
ہوئے اہل قم وارد آستان
ہوئے سنتے ہی انتقال امام
اشارہ کیا سب نے جعفر کے ساتھ
امامت کی پھر تہنیت کی ادا
ہے کچھ مال کچھ خط ہے لیے مگر
وہ سب مال کتنا ہے بتلا تو دے
ہوا از ربس حیرۂ جعفری
مجھے مفت لوگوں نے رسوا کیا

کہ مین پوچھتے غیب کی واردات ... سناتا ہون بنتی نہین کوئی بات
گذر اتنے مین اتفاقاً ہوا ... وہان خادم صاحب العصر کا
کیا اوس نے آکر نہان کو عیان ... وہ خط ہی فلان کا وہ خط فلان
وہ ہمیان جسمین زر وے شمار ... ہزار اشرفی لائے ہو سکہ دار
طمع کی بے شبہ اوسمین ہین دس ... سراسر حوالہ کرو مجھکو بس
تو سب نے بلا وقفہ وہ خط و مال ... دیا اوسکو سب بحیر کیا یہ مقال
کہ تو جیس کسی کا فرستادہ ہی ... امام زمان اب وہ شہزادہ ہے
بوالادیان یہ کہتا ہی مین نے کہا ... کہ اب تیسرا امر بھی کھل گیا
غرض دیکھہ سنکر یہ سب ماجرا ... وہانسے وہ کذاب جعفر چلا
خروشان گیا معتمد کے قرین ... جو اوسوقت تھا بادشاہ زمین
سنایا سب احوال فریاد کی ... ہوا خوب برہم وہ سلطان بھی

کئی خادموں کو معین کیا
امامِ زمان کا تجسس رہا

مگر اتفاقات سے پھنس گئی
کنیز جناب حسن عسکریؑ

کہ جس صاف طینت کا صیقل تھا نام
دل آئینہ روے حُبِ امام

کہا معتمد نے یہ کر کے طلب
تبا ہے کہاں صاحب الامر اب

کیا اوسنے انکار اظہار سے
مگر حفظِ خانِ حزین کیلئے

پئے رفعِ ظن و زبانِ ضرر
کہا کچھہ تو قہرِ الٰہی سے ڈر

مری قتل کا تو نکر حوصلہ
کہ موذن اپنے آقا سے مین حاملہ

کہا معتمد نے یہ سب سے کہ ہاں
ہے ابن شوارب جو قاضی یہان

وہاں لیکے جاؤ کہو بے خطر
اسے بعد وضعِ جنین قتل کر

بجا لائے یہ حکم سب تابعین
ہوئی قید قاضی کے گھر وہ حزین

زہ یحییٰ کا فرزند عبد اللہ ایک
جو تھا معتمد شہ کا دستورِ نیک

کہ تھا معتمد کا بڑا معتمد ۔ سفر کر گیا سوے دار ابد
پھر اتنے مین بصرہ مین سلطان زنگ ۔ ہوا فوج آرا پئے عزم جنگ
سنا اوسکو جسدم وہان مستعد ۔ ہوا دست پاچہ یہان معتمد
زبردست وہ تھا تو یہ زیردست ۔ کہ تھا نشئہ بادۂ زر سے مست
نہ بن آئی تدبیر آیا وبال ۔ پھری اوسکی تقدیر چھایا زوال
ہوا ہو گئے ہوش سبکے تمام ۔ گئی اپنے گھر وہ کنیز امام
روایت یہ پھر شیخ طوسی سے ہے ۔ رشید خردمند فرخندہ پے
بیان مجھ سے کرتا تھا انجام کار ۔ مجھے اور دو شخصونکو ایکبار
بلا کر خلیفہ نے فرمان دیا ۔ تم اصطبل سے دو دو لو یابو
پھر تھوا ایک پر ایک کوتل رہے ۔ ہوا بادپائی مین بیدل رہے
تعجیل ہو سامرہ کو روان ۔ فلانے محلے مین ہے اک مکان

وہ درگاہِ حضرت حسن عسکری ۔ بتاؤں نشانی سنو دوسری
درِ پاک پر اک غلامِ سیاہ ۔ ہے دربانِ درگاہ گردون پناہ
جلو ریز جسوقت پہونچو وہان ۔ تو اندر چلے جاؤ بےخوفِ جان
جسے گھر مین جاتے ہوے پاؤ تم ۔ مرے واسطے اوسکا سر لاؤ تم
تو ہم تینون فوراً بجالاے کام ۔ ہوے جانبِ سامرہ تیز گام
غلامِ سیہ ایک در پر ملا ۔ کمربند بنتا تھا بیٹھا ہوا
کیا ہم نے جاتے ہی اوس سے سوال ۔ کہ ہے کون گھر مین بتا جلد حال
کہا صاحبِ خانہ ہوگا یہان ۔ ہوا ملتفت پھر نہ کچھ وہ جوان
یہ کچھ سنکے ہم گھر مین داخل ہوے ۔ نگین کی تجسس پہ مائل ہوے
جو آگے بڑھے ہمکو آئی نظر ۔ عجب بارگاہِ پسندیدہ تر
زمین نور کی ایسی دیکھی نہ تھی ۔ کہے جسکو عرشِ علا عرس بھی

عجب اک سراپردۂ نور تھا ۔ وہ اک پردۂ دیدۂ حور تھا
کہ کہتا ہے کسی نے بچشم خیال ۔ جہاں میں نہ دیکھا ہوا اوسکی مثال
سراپا مرصع جواہر نگار ۔ کواکب سے جیسے فلک نور بار
جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا ۔ نہ تھا گھر میں کچھ غیر نامِ خدا
درِ خاص تک لیگئی سرگشتگی ۔ جو پردہ اوٹھا تو حقیقت کھلی
گرا بحر حیرت میں غواص ہوش ۔ کہ اک بحرِ ذخار کرتا تھا جوش
جو کی حجرے کی منتہا پر نگاہ ۔ ہوئی عقل حیران کار الٰہ
سرِ آب بچھا ہوا بوریا ۔ کھڑا اوسپہ اک عابدِ بے ریا
شہِ دین و دنیا و دانائے راز ۔ حضوری سے مشغول صرفِ نماز
بڑھا ہم میں سے ایک ناآشنا ۔ ہوا داخلِ حجرۂ پر ضیا
بہت ڈوبا اوچھلا جو جانے لگا ۔ قدم رکھتے ہی غوطے کھانے لگا

عجب تہلکے مین پڑا بیخبر
مرے ہاتھہ ہاتھہ اوسکا آیا نظر

رفیقِ دوم بھی بہ ناگاہ پھر
ہوا داخلِ حجرۂ شاہ بحر

اوسیطرح بے دست و پا ہو گیا
گرفتارِ موجِ بلا ہو گیا

اوسیطرح پھر ہاتھہ ہاتھہ آگیا
بچا ڈوبتے ڈوبتے مبتلا

ادھر ہم پریشان بحالِ تباہ
اودھر مطمئن شاہِ گیتی پناہ

تھکے جب کہ ہم فکر و تدبیر سے
ہوے معترف اپنی تقصیر سے

ہوے عذر خواہی مین رطب اللسان
کہا اے خدیو زمین و زمان

نہ تھا ہمکو معلوم انجام کار
حقیقت سے آگہ نہ تھے زینہار

نہ حضرت کو ہرگز تھے پہچانتے
خدا جانتا ہے نہ تھے جانتے

کہ جاتے ہین بیساختہ کسکے پاس
سراپا خطا بے ادب بے ہراس

پشیمان و نادم ہین ڈرتے ہین ہم
شہنشاہِ دین توبہ کرتے ہین ہم

بہت تمنے باتین بنائین مگر — کسیطرح نہ وہ سیّدِ بحر و بر
سرِ ہو نہ ہمسے مخاطب ہوا — رہا دل سے مشغولِ ذکرِ خدا
کیا پہلے ہم سب نے ملکر خروش — ہوے رعب مین آکر آخر خموش
نہ ہیبت سے باقی رہا دم مین دم — بمشکل کیا ہوش کیطرح رم
خلیفہ کے پاس آے ملکر کے راہ — کہ تھا چشم بر راہ وہ روسیاہ
جو دیکھا سنا تھا بیان سب کیا — کہا اوس نے اب یہ بتاؤ ذرا
کسی آدمی سے یہانتک کہین — ہوئی تھی ملاقات بھی یا نہین
جو دیکھا ہے تمنے کہین کچھ کہا — وہ بولے کہ اتبک نہین کچھ کہا
خلیفہ یہ بولا کہ ہرگز کبھی — زبان تک نہ آئے کوئی حرف بھی
خبردار کرنا تم اخفاے راز — اگر ہوگیا کچھ بھی افشا ہی راز
نہ تم سب بچوگے کہین زینہار — کرونگا تمھین قتل انجام کار

غرض جب تلک شاہ زندہ رہا — نکر سکتے تھے ہم بیان ماجرا

کلینی مین راوی ہین لکھہ گئے — کہ عباسیون کے سپہدار سے

سنا مین نے اک شخص سیما تھا نام — خلیفہ کے بندون مین تھا جو غلام

حسن عسکری سرورِ انس و جان — جہان سے گئے جبکہ سوئے جنان

وہ آیا درِ خانۂ شاہ پر — گرایا درِ پاک کو توڑ کر

امامِ زمان حجتِ کردگار — خدیو جہان صاحبِ اختیار

یکایک نظر آئے اس شان سے — کہ تھے ہاتھہ مین اک تبرزین لئے

یہ فرمایا سیما سے کیون اے شریر — ہوا کسلئے میرے درپے شریر

لرزنے لگا رنگِ رخ اوڑ گیا — کہا مین تو واللہ واقف نہ تھا

یہ کذاب جعفر کی تھے افترے — کہ اب آپ کے والدِ پاک سے

نہین کوئی فرزند باقی رہا — مین جاتا ہون یہ گھر ہی گھر آپکا

یہ کہکر ہوا اپنے گھر کو رواں | علی ابن قیس اب ہے کرتا بیاں
سرِ راہ اک روز مجھکو کہین | ملا خادمِ شاہِ دنیا و دین
کیا اوس سے تحقیق یہ ماجرا | کہا سنتے ہی تجھ سے کسنے کہا
کہا اک خلیفہ کا تھا لشکری | یہ روداد سب مین نے اوس سے سنی
اونے یہ مجھسے کہی سرگذشت | کہا واقعی ہی یہی سرگذشت
حقیقت سے آگہ ہین دیوار و در | کہ مخفی نہین رہتی کوئی خبر

سنو مین علاماتِ رجعت لکھون | سراپا جہاد ونسے لڑجائی جان
زمانے مین جب تک ہو مد نظر | تماشائے عہدِ امامِ زمان
حدیثِ مفضل سے ہو باغ باغ | دماغِ سبک روحی داستان

بصائر مین ابن سلیمان حسن | یہ تصریح و تفصیل ہے حرف فن
کہ گویا ہوا راوی معتبر | جنابِ مفضل عمر کا پسر

گیا ایکدن مین حضورِ امام — ملے مجھکو صادق علیہ السلام

کہا مین نے حضرت سے فرمائیے — مجھے رازِ مخفی یہ بتلائیے

کہ وہ قائم آلِ خیر الانام — جو ہے دورۂ آخرین کا امام

کہ سب لوگ ہین جسکے امیدوار — بہت جسکے آنیکا ہی انتظار

وہ مہدی دین ہادی انس و جان — جو ہے صاحب العصر آخر زمان

کریگا وہ کب بعد غیبت ظہور — کوئی وقت ہوگا معین ضرور

تو مجھسے یہ گویا ہوئے شاہِ دین — کہ زنہار تعیین ممکن نہین

خدا نے کبھی از پئے امتحان — نہ فرمایا وقتِ معین بیان

وقوعِ قیامت مین جو آئتین — بیان کی ہین خالق نے قرآن مین

ظہور اوسکا ہی سب سے ظاہر تمام — ولیکن نہ مانے مین جو مرد خام

معین کرے وقت اوسکا ذرا — شریک خدا ہے تو مشرک ہوا

مفضل نے سنکر کہا اے حضور — سنون کچھہ تو حال شروع ظہور
کہ کسطرح سے ہوگا ظاہر کہاں — زمانے مین پہلے امام زمان
کہا شاہ نے دفعتہً بے خبر — نمودار ہوگا وہ رشک قمر
فلک سے منادی بجد ادب — بتاویگا سب نام کنیت نسب
خلایق پہ اتمام حجت کرے — وہ حجت کہ ہمنے خدا کے لئے
ہر اک طرح کی لازم و اختیار — مفضل مشرع چلے آشکار
جو حالات تھے سب بیان کردے — علامات رجعت عیان کردے
کیا نام و کنیت کا اکثر بیان — بسان جناب شہ مرسلان
کوئی شخص تا یہ نہ گا ہے کہے — کہ نام و نسب ہم نہ تھے جانتے
خدا سب پہ حضرت کو غالب کرے — مثال اسکی ثابت ہے قرآن سے

لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ

که آئے محمد بآئین حق
مسلط ہو تو سب پہ بادین حق

وہ سب گو کہ مشرک ہون ہوتے رہین
کراہت لئے بیٹھے روتے رہین

خداوند عالم کی دیکھو کتاب
کیا دوسری آئے ہین پھر خطاب

قَاتِلُوا حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلّٰهِ

کہ یعنی کرو جہد و کوشش مدام
پئے قتل اعدا کرو اہتمام

نہ تا فتنہ و کفر باقی رہے
کہ ہو دین بالکل خدا کیلئے

کہا شاہ نے پھر خدا کی قسم
جو غیبت سے رکھیگا باہر قدم

کریگا وہ ہر دین و مذہب سے دور
ہر اک طرح سے اختلاف و فتور

رہے دین حق سارے عالم مین ایک
نہ ہو نیک مین بد نہ بد مین ہو نیک

زمین مذہب حق سے معمور ہو
نفاق جہان یکقلم دور ہو

بجز دین حق پھر سمیّ رسول	نہ دین اور کوئی کریگا قبول

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الاِسلَامِ دِينًا فَلَن يُّقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِي الاٰخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِينَ

کہ یعنی اگر کوئی غفلت شعار	کرے غیر اسلام دین اختیار
ذلیل اور مردود ہو وہ فضول	نہ ہو دین اوسکا وہ ہرگز قبول
خطاوار وہ ہی جو قاصر رہے	بروز قیامت وہ خاسر رہے
یہ پوچھا مفضل نے پھر یا امام	کہ غیبت مین وہ شاہ معجز کلام
شب و روز کس سے کریگا خطاب	وہان کون اوس شہ کو دیگا جواب
وہ بولے فرشتے کرینگے کلام	و یا مومن جن و انسان تمام
جو ہین نائب و معتمد آپکے	سنینگے وہ سب امر و نہی آپ سے
کہ پہونچائین تا شیعون کو جابجا	یہ ہی امر یہ نہی ہی مطلقا

کہا پھر مفضل خدا کی قسم ہم اسوقت گویا بلا بیش و کم
اوسی خاتم الاوصیا کو یہین مگر دیکھتے ہین بچشم یقین
کہ برد جناب رسول امین ہی زیبندۂ دوش شاہ مبین
جو سر پہ عمامہ ہی زرد آپکے تو نعلین احمد ہین پہنے ہوے
وہی دست اطہر مین ہی جلوہ گر عصاے کف پاک خیر البشر
لئے ہین جلو مین کئی بکریان نہوتا کسی اجنبی پر عیان
غرض ان نشانو نسے شاہ زمن جو کعبہ مین ہو جاے جلوہ فگن
وہان آکر اتنا کرے وہ قیام کہ تارات ہو سوئین ہر خاص و عام
تو جبرئیل و میکال پھر اوسطرف صفوف ملائک لئے صف بصف
کرین اوسپہ حکم خدا سے نزول کہے بڑھکے جبرئیل پھر او قبول
کہ آقا مرے ہی تری بات بات پسندیدۂ خالق کائنات

ترا حکم جاری ہی شام و سحر
زمانے مین ہر کل پہ ہر جزو پر

امام زمان اس حکایت کے ساتھ
پھر ائیگا روے مبارک پہ ہاتھ

کہے گا کہ لازم ہی شکر خدا
کیا اوسنے وعدہ ہمارا وفا

زمین بہشت برین کو ہمین
سراسر دیا ملک و میراث مین

جہان دلمین آئے کرین تا قیام
زمین و زمان مین ہم اپنا قیام

پئے مردم دوستدار خدا
زبس نیک ہی مرد کار خدا

یہ ارشاد فرماکے پھر وہ امام
کھڑا ہوگے مابین رکن و مقام

کہ جس جا پہ ہی سنگ اسود عیان
مقام خلیل خدا ہی جہان

باواز ارشاد فرمائے گا
کہ ای زمرۂ شیعیان مرحبا

سنو او ٹھو تم سب کو اللہ نے
کیا خلق دنیا مین میرے لئے

ذخیرہ کیا پیش روز ظہور
کرو تم اعانت مری اب ضرور

جو اشخاص جس جا ہون جس کام مین — وہ اکبار کہنا برابر سفین
سراپا ہون بحرِ تجسس مین غرق — بیک طرفۃ العین مانند برق
مشرف ہون با بین رکن و مقام — امام زمانہ سے با احترام
بامر خدا پھر یکایک وہان — زمین سے عمود اک سوے آسمان
عجب شان سے تا فلک ہو بلند — ضیا بار شمس و قمر سے دو چند
جہانمین جہان تک ہے بر روے زمین — قیام اپنا رکھتے ہون سب مومنین
سب اپنے گھرونمین بس اکبارگی — نگہ بھر کے دیکھین وہ سب روشنی
پر انوار دیکھین جو دیوار و در — فرحناک ہون پر نہو کچھ خبر
کہ سمجھین نزنہار اسبابِ نور — نہ ہرگز کرین وہ گمان ظہور
یہانتک کہ ہو صبح صادق عیان — تو فورا البطی زمین و زمان
وہ مردانِ مقبولِ پروردگار — جو سب سیصد و سیزدہ ۳۱۳ ہون شمار

حضوری مین حاضر ہوں سب شاد شاد — بصد شوق مشتاق حکم جہاد
امام زمان شاہ گیتی پناہ — کرے کعبۂ پاک کو تکیہ گاہ
یکایک کرے دست اطہر بلند — عجب نور عالم مین ہو سر بلند
کہ پہلے فزون دست موسے سے بھی — پھر چار سو دفعۃً روشنی
کرے پھر یہ ارشاد ہر ایک سے — جو اس ہاتھ پر آکے بیعت کرے
تو کی او سنے بیعت خوشا مرحبا — خدا سے بصدق و صفا مرحبا
یہ سنکر جو مشتاق سبقت کرے — بڑھے چوم لے ہاتھ بیعت کرے
بنے پیرو سید حق طلب — وہ جبرئیل ہوگا سراپا ادب
کرین سب ملک پھر بچشم قبول — شرف بیعتونکی سراسر حصول
نجیبان جن پھر سب آکر وہان — کرین بیعت داور انس و جان
کرین بیعتین پھر نقیبان شہر — وہ ہین سب بشیر سپہدار و نذیر

کہین اہل مکہ یہ باہم مگر
الٰہی ہی کون اجنبی یہ بشر

کہ اطراف کعبہ مین ظاہر ہوا
رفاقت مین ہر شخص حاضر ہوا

رفیق اوسکے ہین کون کیا جانئے
وہ تدبیر ہو جس سے پہچانئے

کرین سنکے بعضے صداہوان بلند
کہ ہی یہ تو ہی صاحب گوسفند

کہین پھر بہم کوئی ہم مین بھلا
شناسا بھی ہی اوسکے اصحاب کا

پکار اوٹھین بعضے یہ سنتے ہی
کہ ہم آٹھ شخصونکو ہین جانتے

مدینے کے چار اور مکے کے چار
ہی نام و نسب اونکا سب آشکار

یہ بیعت ہوا اوسوقت واقع وہان
ہو خورشید جسوقت طالع وہان

بلندی پہ جب آئے مہر فلک
سنین مومنین جہان یک بیک

کہ پیش رخ قرص مہر منیر
منادی کرے اک ندائے کبیر

سنو اہل گردون و غبرا تمام
یہ ہی مہدی آل خیر الانام

بیتین تیس مین + [illegible]

حسن عسکری ہی جو ابن علی — علی جو ہی ابن محمد تقی

اسیطرح پھر سب ائمہ کے نام — وہ لے تا علی علیہ السلام

کہے پھر اسی سے کرو بیعتین — جو حاصل ہو خط ہدایت تمھین

خلافِ اطاعت نکرنا کبھی — کہ مردود کردیگی برگشتگی

غرض اس ندا پر ملک ایکبار — کہین پہلے لبیک بے اختیار

پھر اگر یہ پہچان کے مومنین — یہ دعوت کرین سب اجابت وہین

وہ سب سیصد و سیزدہ پھر خواص — امام زمان کے نقیبان خاص

کہین ہان بگوش یقین سب سنا — اطاعت بدل ہمنے کی باخدا

پہنچ جائے گھر بیٹھے ہر ایک جا — جو ہر صاحب ہوش کو یہ صدا

تو اکبار فی الفور سب خاص و عام — کرین قصد سوے امام انام

ہر اک شہر و دریا و صحرا سے سب — روان ہو خلائق بپا طلب

مگر راہ مین ہون وہ جویاے حق | کہ ظاہر ہو مغرب سے رنگِ شفق

جو پہنچے قریب غروب آفتاب | تو چلاے ابلیس خانہ خراب

تمھارے خدا نے کیا اب ورود | ہر وادیٔ الیاس جاسے فرود

کرو اوس سے تم چلکے بیعت وہین | کہ تا ہاتھ آئے ہدایت کہین

نہ زنہار پھر کوئی گمراہ ہو | نہ غافل کوئی کار آگاہ ہو

ملایک اجنہ نقیبانِ شاہ | یہ سنتے ہی گویا ہون کیون روسیاہ

سنی ہمنے تیری صدا بس خموش | یہ گندم نمائی نہ کر جو فروش

نکر ہمسے عیار عیاریان | نکر ہمسے مکار مکاریان

تجھے ہم بخوبی ہین پہچانتے | جو کہتا ہے تو وہ بھی ہین جانتے

خدا جسکو کہتا ہے تو اے لعین | وہ فرزند عثمان کا ہے لعین

وہ ملعون ہے سفیانی بیحیا | یزیدی نسب ہے سگِ خودنما

دوبارہ وسنین جب یہ اہل ستم | یکایک اوسی سمت کرجائین رم
ادھر وہ خلیل خدا سے جلیل | باعزاز دن بھجر بسان خلیل
گئے تکیہ کعبے کی دیوار پر | کہے ہان جو چاہے کرے اب نظر
سوئے آدمؑ و شیثؑ یا نوحؑ و سامؑ | خلیل و ذبیح علیہ السلام
سوے موسے و یوشع نامدار | مسیحا و شمعون ذی افتخار
مجھے دیکھ لے خوب وہ حق طلب | کہ ہین مجھ مین علم و کمال انکے سب
اگر کوئی چاہے کہ دیکھے ابھی | بسوے محمدؐ بسوے علیؑ
حسنؑ کی حسینؑ حزین کیطرف | تمامی امامان دین کیطرف
نظر میری جانب کرے وہ بشر | سوالات مجھسے کرے بےخطر
کہ ہے علم سبکا مجھے بالیقین | خدا کی قسم ہون مین حبل المتین
نہ لکھی تھی جو مصلحت وقت کی | خبر اون بزرگون نے سبکو نہ دی

سب اخبار مین تمپہ ظاہر کرون — ہر اک راز سے تمکو ماہر کرون
اگر ہو تمھین آج مد نظر — سماوی کتابین پڑہون سر بسر
یہ فرما کے پھر وہ امام ہدا — صحیفہ پڑہے آدم و شیث کا
کہی امت آدمؑ و شیثؑ سب — کہ واللہ باللہ اے حق طلب
یہی ہے ہماری یہی ہے کتاب — نہین دخل تغییر اسمین جناب
سنین بلکہ گا ہے نہ تھین اسقدر — سنائین ہمین آپ نے جسقدر
صحیفہ پڑہین نوح کا پھر جناب — خلیلؑ خدا کی پڑہین پھر کتاب
پھر انجیل و توریت پڑھکر حضور — پڑہین لحن داؤد مین سب زبور
ہر امت کے عالم سنین جب تمام — کہین اب نہین ہمکو جائے کلام
کتابین یہ جسطرح نازل ہوئین — اسیطرح اب آپ سے سب سنین
ہوئی تھین جو ہمکو فراموش بھی — نہ پہنچین تھین یا اتنی ہمکو کبھی

پڑہین سب وہ حضرت نے ہمنے سنین | سنین ہمنے حضرت نے ارشاد کین
پڑہین پہر جناب امام ہدی | یہ قرآن جسطرح نازل ہوا
نہ تبدیل و تغیر ہو بہر نام | ہوے بعد ختم الرسل جیسے کام
ہو خدمت مین حاضر پہر اک مرد پیر | عجب شکل و صورت مسمی بشیر
ہو منہ جانب پشت اوسکا پہرا | کہے شاہ سے یا امام ہدا
مجہے اک فرشتے نے بہیجا یہان | کرون سر گذشت اپنی تا کچہہ بیان
یہ سنکر کرین اوس سے حضرت سوال | کہ تو اپنا اور اپنے بہائیکا حال
بہ تفصیل لوگون سے کہہ برملا | کہے وہ کہ مین اور بہائی مرا
تہے سفیان کے لشکر مین دونون بہم | شب و روز مصروف جور و ستم
جہان ہم گئے کر دیا سب خراب | جہان مین نہوگا ہمارا جواب
دمشق اور بغداد سر تا بسر | مع کوفہ غارت کیا بے خطر

مدینے مین جا کر کیا قتل عام
گئے توڑ کر چور منبر تمام

ہماری سواری کے جب جانور
بندھے مسجد و نمین میان سفر

نہ تعظیم و تکریم باقی رہی
خر و اشتر و اسپ نے لید کی

مدینے مین جب کر چکے لوٹ مار
تو کعبے کی جانب بڑھے راہوار

پئے قتل عام و پئے گیر و دار
تمام اہل لشکر تھے سیصد ہزار

حوالی یثرب مین ہے اک مقام
مگر اوسکا صحراے بیدا ہے نام

وہان اوترے پچھلے کو جب بے گزند
صدا آسمان سے ہوئی یہہ بلند

کہ اے دشت بیدا انھین تو ابھی
نگلجا کہ مقہور ہین یہہ شقی

زمین شق ہوئی دفعتہً سر بسر
سب اسباب سب فوج سب جانور

ہوئے داخل قعر قہر خدا
نہ روے زمین پر نشان تک رہا

مگر ایک مین ایک بھائی مرا
کہون کیا کہ بس مرتے مرتے بچا

ملک ایک آیا ہمارے قریب — پھری اپنی تقدیر ملے نصیب

پھر آیا سوئے بیت اے دین پناہ — بیکبار رحم و نکے منہ کو آہ

یہیں جس شکل صورتیں ہون بار یاب — کہوں کیا کہ خود دیکھتے ہیں خواب

ہوا میر بھائی ہی گویا ملک — کہ جا اے نذیر اب تو سفیان تلک

میان دمشق اوسکو دی یہ خبر — کہ مہدی ہے آل محمد سے ڈر

کیا اب زمانے میں اوسنے ظہور — ہوا انوار ایمان کا پھر اب ظہور

خبر یہ اوسے جلد دیجا ابھی — کہ بیدا فی لشکر کو نگلا ابھی

لگا اب مجھے کہنے سرزنش خبر — یہانسے روانہ ہو تو اے بشیر

ملاقات کر حجت حق سے جا — کہ مکے میں ہے اب وہ رونق فزا

تو دیدار پاک ستم کشتگان — شہ دین سے کر موبمو تو بیان

لئے عفو جرم و خطا توبہ کر — کہ ہے رحم حضرت کو مد نظر

یہ سنکر شہنشاہ ملک نجات — جو دست مبارک بصد التفات

پھر آئینِ رخ مسح تواب پر — تو ہو صورتِ اولین جلوہ گر

بصد شوق بیعت جو کرنا بشیر — تو رہنا شریکِ سپاہ امیر

مفضل نے جب یہ مفصل سنا — کہا یہ تو ارشاد ہو اب ذرا

کہ انسان و جن ملک سے امام — بظاہر ملینگے کرینگے کلام

کہا اے مفضل خدا کی قسم — ملاقات اکثر کرینگے بہم

کوئی جسطرح زندہ احباب سے — مجالس مین مصروفِ صحبت رہے

کرین انسے وہ بھی ثرا اختلاط — بڑہی رغبتہ رغبتہ بہم ارتباط

کہا پھر کہ اے سید انس و جان — یہ سب ہونگے ہمراہِ شاہِ زمان

کہا ہان یہ واللہ سب لا کلام — مع قائم آلِ خیر الانام

یہ سب ملکے کعبے سے ہجرت کرین — نجف اور کوفیکے میدان مین

ملایک بھی حضرت کے انصار و یار   سب اوسوقت ہونگے چہل شش ہزار
بنی جان ہونگے چہل شش ہزار   لکھا شش ہزار ایک نے بیشمار
یہ سب ملکے عازم ہوں سوے جہان   خدا فتح دے انکو جائیں جہان
مفضل نے پھر عرض شہ سے کیا   کرے وہ سلوک اہل مکہ سے کیا
کرے پند پھر دین کی دعوت کرے   تو دعوت کی ہر اک اطاعت کرے
تو چنکر پھر اک شخصکو آل سے   کرے حاکم وقت اونکے لئے
کہا پھر مفضل نے فرمائے   کریگا وہ کیا خانۂ کعبہ سے
کہا منہدم کرکے یہ سب بنا   بنائیگا کعبے کو بالکل نیا
بسان بنائے ذبیح و خلیل   رفیع و متین و عظیم و جلیل
عراقِ عرب تا عراقِ عجم   ہر اقلیم سے سب بنائے ستم
کرے سربسر وہ تباہ و خراب   بنائے نئے سر سے سب لاجواب

یہ مسجد بھی کوئی فیکے ڈھاکر بناے
اساسِ قدیمی پہ پھر اسکو لاے

کرے منہدم قصر بھی کو نبی کا
کہ جسنے بنایا وہ ملعون تھا

جو پوچھا کہ مکے مین ہوگا مکین
کہا شاہ نے رکھہ کے وہ جانشین

جو بیرونِ مکہ ہو رونق فزا
یہان بعد اوسکے بجور و جفا

کرین قتل اوس جانشین کو لعین
تو پھر راہ سے وہ پھر آے وہین

دوبارہ جو مکے مین وارد ہو شاہ
تمام اہل مکہ بحالِ تباہ

ندامت زدہ سرنگون بیحواس
حضوریمین حاضر ہون با صد ہراس

کہین توبہ ہی اے شہ دوسرا
خدارا بحل ہو ہماری خطا

کرین آپ توبہ ہماری قبول
خطا عفو ہو اور زاری قبول

یہ سن سنکے آخر امام ہمام
کرینگے پہلے پند و نصیحت تمام

عقوبات عقبے دکھاے انھین
عذابِ خدا سے ڈراے انھین

پھر اک شخص کو اہل مکہ ہی سے ۔۔۔ پئے ختم حجت مسلط کرے
روانہ ہو جب کر کے یہ بند و بست ۔۔۔ کرین قتل حاکم کو پھر خود پرست
یہاں اپنے ہمراہیوں سے امام ۔۔۔ نقیبونکو انصار حق کو تمام
اوسی دم روانہ کرے مکے کو ۔۔۔ کہ جا کر کہین جسکو منظور ہو
کرے توبہ ایمان لائے ابھی ۔۔۔ امان قتل ہونے سے پائے ابھی
نہ لائیگا ایمان جو بد شیم ۔۔۔ کرین گے اوسے آج چو رنگ ہم
عجب ہے کہ ایمان نہ لائے مگر ۔۔۔ یہ سنکر بھی سو سو مین اک بشر
نہ نکلے وہاں بلکہ دس سو مین ایک ۔۔۔ کبھی نام کو مومن مرد نیک
کہا پھر مفضل نے فرمائے ۔۔۔ مکان حجت حق کا بتلائیے
کہین ہوگا آقا کہاں وہ مدام ۔۔۔ کہاں مومنین جمع ہونگے مدام
کہا پائے تخت امام زمان ع ۔۔۔ اسی شہر کوفہ مین ہوگا عیان

بپائے مجلس محکمہ واقعی ۔ یہی مسجد کوفہ ہوگی یہی
تو پھر واسطے جمع اموال کے ۔ غنائم کی تقسیم کیواسطے
مقرر کریگا ہمارا وصی ۔ یہی مسجد سہلہ بیشک یہی
پئے خلوت خاص بیت الشرف ۔ مقرر کریگا مقام نجف
کہا پھر مفضل نے سب مومنین ۔ اسی کوفہ مین ہونگے دائم مکین
کہا شاہ نے ہان خدا کی قسم ۔ نہوگا کوئی مومن محترم
نکر ہوگا کوفے مین جاکر مکین ۔ و یا گرد کوفے کے ساکن کہین
سوے کوفہ یا اونکا مائل ہو دل ۔ کہ رہئے وہین چلکے اب متصل
بلکہ کوفہ مین جا بلا اشتباہ ۔ کہ جتنے مین اک بز کی ہو خوابگاہ
یہ دو الف درہم بلا قال و قیل ۔ پس آباد ہو چار و پنجاہ میل
کہ ہوتی ہین اٹھارہ فرسخ یہ میل ۔ بڑا شہر بس جاے طول و طویل

مکانات کوفے کی حد و زمین
حدِ کربلا سے بہت ہو قرین

خداوندِ عالم بہ عزّ و بجاہ
کرے کربلا کو مقامِ پناہ

ملک اور سب مجمعِ مومنان
کرین آمد و شد ہمیشہ وہان

کرے کربلا کو عطا ذوالجلال
عجب رفعت قدر و شان کمال

یہان تک ہوے دریا رحمت کو جوش
اگر دفعتہً مومن سر فروش

دعائین ہین سائل تو پروردگار
کرے مرحمت ایسی دنیا ہزار

یہ فرما کر اک آہ بھر کر کہا
زمینون نے باہم تفاخر کیا

تو کعبے نے بھی اس بنا پر کہین
تفاخر کیا کربلا پر کہین

کہا حق نے اے کعبہ خاموش بس
اگر فخر کی کربلا پر ہوس

یہ بقعہ ہے وہ بقعۂ نامدار
جہان نخلۂ پاک سے ایکبار

علانیہ انی انا اللہ کا
کلیم ابن عمران نے فقرہ سنا

یہ ہے وہ زمین مفخر آسمان | کہ مریم کو ہمنے جگہ دی جہان

ہر سبط خیر الورا کو یہان | شہادتکی ہونی یہ دہویا جہان

خدانے جو عیسی کو پیدا کیا | یہین غسل مریم نے اونکو دیا

کیا غسل مریم نے خود بھی وہین | یہ بقعہ ہی بقعونسے بہتر کہین

یہین ہے عروج حبیب خدا | شب وصل معراج واقع ہوا

بہت خیر و رحمت مفضل ہان | رہیگی مہیا یئے شیعیان

یہان تک رہی خیر و برکت دوام | کہ ظاہر ہو قایم علیہ السلام

مفضّل نے پھر عرض کی مین فدا | امامیہ ہذا خاتم الاوصیا

وہانسے ہو رونق فزا پھر کدہر | گیا جانب شہر خیر البشر

جو پہنچے مدینے مین شاہ غیور | عجائب غرائب ہون ظاہر امور

بڑہی فرحت و شادی مومنان | گرفتار ذلت ہون کافر وہان

کہا وہ عجائب غرائب ہین کیا | گیا قرب قبر رسولِ خدا
جو پہنچے کرے خلق سے وہ خطاب | یہی ہی مزارِ رسالت مآب
مرے جدِ اطہر کی یہ قبر ہی | خدا کے پیمبر کی یہ قبر ہی
کہین سنکے حضار ہاں اے امام | یہی ہی یہی قبر خیرالانام
کہے قائم آلِ پیمبر خلق سے | یہاں اور یہ کون دو ہین کھڑے
کہین سب اوسکے مصاحب ہین دو | بڑے اوسکے دلسوز نائب ہین دو
یہ دونون ہین دو عورتونکے پدر | وہ دونون ہین ہمخواب خیر البشر
ابوبکر ہی اک عمر دوسرا | یہ قبرین ہین اونکی شہ دوسرا
غرض سنکے مخلوق سے یہ سخن | پئے مصلحت پھر امامِ زمن
کہے پھر یہ سب سے بتاو مجھے | عمر اور ابوبکر یہ کون تھے
کہ منجملہ ہر دو ماں جہان + | گیا خاص کیون دفن انکو یہان

بھلا یہ تو بتلاؤ ہمکو ذرا — یہان اور بھی کوئی مدفون ہوا
کہیں وہ کہ اے شاہ جن و ملک — نہین کوئی مدفون ہوا آجتک
کیا دفن انکو یہان اس لئے — کہ دونون خسر یہ پیمبر کے تھے
کہیں شاہِ دین تم سے اب بھلا — کوئی انکو دیکھے تو پہچانیگا
کہیں سب بلا ریب پہچانین گے — انہین اب بھی ہم اونکے اوصاف سے
کہا پھر کہ ای شاہ یان ہی کوئی — کہ رکھتا ہو شک دفن مین وہ قوی
کہیں سب نہین حجت حق نہین — ہمین شک نہین دفن مین وہ نہین
غرض بعد پھر تین دنکے امام — سراسر بلا قید دین حکم عام
کہ قبرین ہر اک سمت سے توڑ کر — نکالین اونھین قبر سے بے خطر
نکالین تو دیکھیں کہ تازہ ہین تن — بدن اونکے سالم ہین سالم کفن
وہی صورتین ہین نہ مطلق ڈھلین — نہ بوسیدہ تن ہین نہ اشیا گلین

شجر ایک خشکیدہ ہوگا وہان — بحکم جناب امام زمان
اوسی نخل پر پھر ہر اک خاص و عام — اونہین کہینچ دے پہ چلائے قصہ تمام
پئے امتحان سبز ہو وہ شجر — نکل آئین پتے نئے سر بسر
ادہر ٹہنیان اوسکی شاداب ہون — ادہر معتقد اونکے احباب ہون
کہین سب شرفاب ہوے آشکار — قسم ہی ہوے آج ہم رستگار
ہوے انکی الفت سے ممتاز ہم — سزاوار ہی جو کرین ناز ہم
غرض یہ خبر جبکہ مشہور ہو — محلونمین شہرونمین مذکور ہو
جو رکھتے ہون دلمین محبت کا جوش — چلین اپنے گہر سے بجوش و خروش
وہین آگے سب جمع ہون ایکجا — تو شہ کا منادی کہے یون ندا
جو ہو دوست و دونونکا وہ ہو الگ — ندا سنکے یہ غول ہون دو الگ
گروہ ایک اونکے ہواخواہ ہونگا — تو اونکے مخالف کا ہو دوسرا

جو بھلا گروہ اونکا ہی خیر خواہ | اوسی سے یہ ارشاد فرمائین شاہ
کہ تم انسے بیزار ہو اب شتاب | نہین تو سہو اب خدا کا عذاب
کھین وہ کہ معلوم جب تک نہ تھا | یہ سب مرتبہ اونکا پیش خدا
ہوے انسے جب بھی بیزار ہم | کرین آج کیون انسے انکار ہم
کھلا ہمپہ انکی کرامات سے | خدا خوش تھا انکی ہر اک بات سے
نہ ہم انسے بیزار ہونگے کبھی | ہین بیزار پر تجھسے ہم واقعی
جو انکے عدو دوست ہین جو بیتے | نکالا ہی جسنے انکھین قبر سے
شجر پر انکھین جسنے لٹکا دیا | تہ دلسے ہم سب ہین انسے خفا
سنین جب یہ باتین امام زمان | کرین حکم بادسیہ کو کہ ہان
وہین آئی اک ایسی آندہی سیاہ | کہ برباد ہون سب وہ گم کردہ راہ
اوتروا کے دونوں کو پھر دار سے | کھین زندہ فرما کے حضار سے

کہ یاداش کیواسطے پاس جائین
ازل سے ابد تک کا غصہ مٹائین

جو عالم مین گذرے ہین جور و تعب
وہ سب اونپہ ثابت کرین آج سب

وہ سلمان کا مارنا بے خطر
جلانا در پاک کا الحذر

کہ تا اہلبیت رسولِ زمن
علیؑ و بتولؑ و حسینؑ و حسنؑ

جلین سبکے سب آگ سے گھر سمیت
نہ باقی رہین نام کو اہلبیت

جنابِ حسنؑ کو پلانا وہ زہر
وہ شبیر پر روکنا آبِ نہر

وہ جسمِ مبارک وہ تیر و سنان
وہ فرقِ مبارک وہ گرزِ گران

جوان مرگ اکبرؑ وہ پیشِ نگاہ
تڑپنا وہ اصغرؑ کا ہاتھونپہ آہ

وہ جلتی زمین اور قاسمؑ کی لاش
وہ گھوڑونکے سم وہ تنِ پاش پاش

ابا الفضل عباسؑ صف شکن
دلاور جری ثانی بوالحسنؑ

وہ نیزے وہ سینہ وہ تیغین وہ سر
وہ خنجر وہ گردن وہ تیر و جگر

وہ عونؔ و محمدؔ کی خون ریزیاں ⁂ وہ عبداللہ ابن حسنؑ الاماں
وہ قتل عزیز و احبا تمام ⁂ وہ تنہا حسینؑ اور انبوہ عام
وہ جلتی ہوئی ریگ و جسم تپاں ⁂ وہ شدت کی پیاس آہ ہونٹھ تشنہ جاں
وہ تیغ اور احمدؐ کی وہ بوسہ گاہ ⁂ وہ خنجر وہ خنجر خدا کی پناہ
وہ خیمے جلانا وہ قید ستم ⁂ وہ غارتگری اور اہل حرم
وہ رسی وہ ذریت مصطفٰے ⁂ وہ بیڑی وہ بیمارِ دشت بلا
بناحق زمانے مین ہوتا رہا ⁂ ہوا آلِ محمدؐ کا خون بر ملا
رہے اہلِ عصمت ہمیشہ تباہ ⁂ اوٹھاتے رہے ظلم شام و پگاہ
جہان تک ہوا قتل و خون بے سبب ⁂ خلائق رہی مبتلاے تعب
خلاف شریعت ہوے جو جو کام ⁂ جہانتک کہ گذرے ہین فعل حرام
غذاے حرام اور اخذِ ربا ⁂ وہ دزدی وہ بہتان و کذب و زنا

نفاق و فساد و فریب و فتور | کیا حجتِ حق سے جبتک ظہور

بہ تصریح و تفصیل اک اک کہے | کہ یہ فعل عالم مین تمنے کئے

کہین سنکے ارشاد یہ شاہ کا | کہ ہان سب ہمہین سے یہ واقع ہوا

خلافت اگر بعد خیر الانام | نہ ہم غصب کرتے نہوتے یہ کام

کہے خلق سے پھر امام زمان | قصاص اپنے ان دونونسے لو یہان

یہ سنتے ہی آمادہ ہون مومنین | کرے جسکے دلمین جو آئے وہین

نہ ہم کے جو جلسے ہین یاد آئین | تو پھر نقل کی اصل سے لطف اوٹھائین

عجب رنگ تو شاعر بے نظیر | چلین لکھنؤ سے وہ حضرت مشیر

جو مشتاق کی ہو چکی راہ طے | کہی اگلی پچھلی بھی کچھ یاد ہے

شب عقبہ کہئے کٹی کسطرح | سقیفے مین بنیاد مٹی کسطرح

پھر مٹائے مٹے گا کبھی | وہ در کا گرانا وہ محسن کشی

یہی دور تھا ہمکو مد نگاہ ۔ اسی دن کی مدت سے تکتے تھے راہ

ہمین اپنے ساقی کا تھا انتظار ۔ اوٹھو ہمنشینو اوتارین خمار

بلا قید بس دیکھکر دمبدم ۔ عزازیل گوید نصیبے برم

سر مو نہ کوئی کرے درگذر ۔ کشیخت ملی خاک مین سر بسر

کہان ذوق عصیان کہان یہ مزا ۔ کہان وہ جفائین کہان یہ سزا

بتولِ حزین کا دلِ داغدار ۔ بھلا کسطرح کیئے پائے قرار

کہان تازیانہ کجا فاطمہؑ ۔ اگر تھی گنہگار کیا فاطمہؑ

خدایا تری ذاتِ اقدس کے ہم ۔ تجھے دیتے ہین اب قسم پر قسم

ہماری ہوس سے طلب سے زیاد ۔ زیاد اپنے قہر و غضب سے زیاد

وہ نازل عذاب الیم اسپہ کر ۔ نہ بھیجا جو تو نے کسی اور پر

غرض حسبِ فرمان فریاد رس ۔ خدیو جہان خسروِ دادرس

سردار دو تو انکو پھر کھینچ دین ‏ ‏ تو حضرت زمین کو اشارہ کرین

زمین سے وہین آگ ہو سر بلند ‏ ‏ جلین اور تڑپین مثالِ سپند

جلے ساتھ اونکے شجر بھی تمام ‏ ‏ ہوا کو ہو پھر حکم شاہِ انام

کہ خاکستر اونکی وہانسے اوڑائے ‏ ‏ کسی بحر ذخار مین جا بہائے

مفضل نے حضرت سے سنکر کہا ‏ ‏ یہی ہی عذاب اخیر انپہ کیا

کہا آپنے یہ سزائین ہین کم ‏ ‏ مفضل یقین کر خدا کی قسم

کہ وہ سیّد الانبیا مصطفٰے ‏ ‏ وہ صدیق اکبر علی مرتضٰے

وہ بنتِ محمد بتولِ رشید ‏ ‏ حسن مجتبیٰ و حسین شہید

مفضل اسیطرح باقی امام ‏ ‏ زمانے مین زندہ ہوون سب لاکلام

جو رکھتے ہون ایمان خالص یہان ‏ ‏ جو ہون محض کافر میانِ جہان

وہ اکبار سب زندہ ہوکر اوٹھین ‏ ‏ وہ سب خوابِ غفلت سے سوکر اوٹھین

اماماںِ دین کی طرف سے وہین | صفِ مومنین کیطرف سے وہین
بدرد و بلا و بہ قہر و عتاب | سراسیم ہونے لگے وہ عذاب
کہ وہ صبح سے صبح تک الف بار | مرین اور زندہ ہون لیل و نہار
جہان چاہے رکھے انھین پھر خدا | بانواع قہر و غضب مبتلا
یہ سب ہو چکے جب وہان انتظام | تو مہدی ہادی علیہ السلام
بحکم خداوند کون و مکان | یکایک ہون کوفیکی جانب روان
سرِ راہ اکر و منزل کرین | نجف اور کوفیکے مابین مین
ملایک برابر چہل و شش ہزار | بنی جان یکسر چہل و شش ہزار
نقیب آپکے سیصد و سیزدہ | یہ اوسوقت سب ساتھ ہون اُسکے
مفضل نے کی عرض ارشاد ہو | کہ اوسوقت کیا حال بغداد ہو
کہا شاہ نے اے مفضل وہ شہر | رہے اندنون موردِ لعن و قہر

محل عتاب خدائی جہان + تاسف ہے اوسپر رہے جو وہان
خدا کی قسم ہو کہ اوس شہر پر عذاب ایسے نازل ہون شام و سحر
جو ہر امت ماسلف کے لئے ازل سے زمانے مین واقع ہوئے
رہے اور تازہ عذابونکا جوش کہ حیران ہو جس سے ہر چشم و گوش
جو طوفان ہو بغدادیون کے لئے وہ بے شبہہ ہو آب شمشیر سے
خدا کی قسم شہر بغداد بھی ہوا ایسا کچھ اکبار آباد بھی
سراپا وہان پہ مکان ہو بہشت زمین ہو بہشت آسمان ہو بہشت
جوان لڑکیان سب ہون حور خلد ہر اک گھر ہو گویا کہ ایوان خلد
کرین اونکو یون بس یہی سب گمان کہ اللہ نے روزئے بندگان
نہ ہرگز کہین اور تقسیم کی اسی شہر پہ منحصر ہو گئی
خدا و پیمبر پہ اوس شہر مین کرین افترٰی اور بہتان کرین

وہاں حکم ناحق یہ جاری رہے ۔ بناحق شہادت سے خواری رہے

ہین جتنے برے کام سب ہون وہان ۔ شرابونکا پینا زناکاریان

وہ کہانا بلاشبہہ مالِ حرام ۔ بہم خون ناحق بہانا مدام

شب و روز ہو قتل و خون اسقدر ۔ ہو جملہ عالم مین بھی جسقدر

غضبناک ہو جاے ربِ جلیل ۔ رہے امن کی پھر نہ کوئی سبیل

بڑہے فسقِ فساق جب بیشمار ۔ اوجڑ جاے ایسا وہ شہر ایکبار

جو پہونچے مسافر کہے راہ جی ۔ زمین ہے یہی شہر بغداد کی

کہا شہ نے پھر ایک خوش رو جوان ۔ حسینی نسب سرورِ سروران

برآمد ہو دیلم قزوینکی سمت ۔ کرے اک ندا مردم دین کی سمت

کہ آل محمد مددگار ہون ۔ مین بیچارہ ہون دادخواہی ہون

کرے طالقان ایسی دعوت قبول ۔ کہ نکلین مطیع خدا و رسول

شجاعت مین بیمثل جرأت مین مرد ‏ ‏ دلیری مین یکتائی و زبرد

لڑائی بھڑائی کا اک دھنی ‏ ‏ نبا اوپچی شیر صید افگنی

سواری مین ہموار سب سرخ رنگ ‏ ‏ حسین نیک تن صف شکن شوخ و شنگ

یہ لشکر جو سب اوسکے ہمراہ ہو ‏ ‏ یہانتک کرے قتل کفار کو

کہ ہو پاک اکثر زمین کفر سے ‏ ‏ تو کوفے مین جا کر اقامت کرے

یکایک یہ پہنچے برابر خبر ‏ ‏ کہ مہدی ہادی شہ بحر و بر

مع فوج خود کوفیکے متصل ‏ ‏ وہ وارد ہوا جیسے پہلو مین دل

حسینی جو یہ بات پیہم سنے ‏ ‏ تو سنتے ہی حضرت کو پہچان لے

کہ ہی قایم آل ختمی مآب ‏ ‏ امام زمانہ وہ عالیجناب

بظاہر مگر اپنے اصحاب سے ‏ ‏ کہے کون ہے دیکھئے سے آئے

بدل تا سب اوسکے ہوا خواہ ہون ‏ ‏ سب اصحاب حضرت سے آگاہ ہون

غرض جبکہ سب ملکے آئے وہان — حسینی جوان پیش شاہِ زمان
ادب سے کھڑا ہو کہے واقعی — جو ہین آپ مہدیؑ آلِ نبی
دکھا دیجئے ہمکو دیکھین بھلا — عصائے جنابِ رسولِ خدا
کہان ہے وہ بردا اور انگشتری — زرہ وہ جو فاضل سے موسوم تھی
نبی کا عمامہ کہان اے جناب — کہ کہتے تھے سب لوگ جسکو سحاب
کہان شہ کا گھوڑا ہے یعنی لوع نام — کہان ناقہ غضبان نام اے امام
جو تھا نام دلدل وہ اشتر کہان — حمار مبارک کہان ہے یہان
لیا کرتے تھے شاہ گردون خرام — اوسیکا براق اور یعفور نام
کہان ہے وہ قرآن ملا جبکہ کم — ید اللہ نے جو کیا تھا رقم
یہ سنکر جناب امام زمانؑ — منگائین زرہ ندکو چیزین وہان
یہانتک کہ فوراً امام ہدا — منگائین عصا آدم و نوح کا

جو پھر ترکہ ہو وہ صالح منگائے / خلیل خدا کا بھی مجموعہ آئے
تو وہ صاع یوسف بلا شک و ریب / وہ کیل و ترازوے حضرت شعیب
وہ تابوت موسیٰؑ وہ انکا عصا / وہ داؤد کی پھر زرہ پر ضیا
سلیمان کی انگشتری اور تاج / وہ اسباب عیسیٰؑ پئے احتجاج
جو میراث پیغمبرونکی تمام / منگا کر دکھاے امامؑ انام
تو لیکر عصاے حبیب خدا / کرے سخت پتھر مین نصب اسکی جا
عصا ہووین اک درخت کلان / رہے جسکے سایے مین فوج گران
یکایک وہ مرد حسینی کہے / کہ اے سید ابر یہ مقصود تھے
بڑھا ہاتھ ابن رسول خدا / کرون بیعت اب تجھپہ ہومین فدا
امام زمان سید بے نیاز / کرے دست اطہر یہ سنکر دراز
تو مرد حسینی مع یاوران / کرے بیعت خسرو کامران

مگر ہونگے زیدیہ نابکار | جو ہمراہ لشکر وہان چل ہزار
حمائل ہون گردن مین قرآن پاک | کرے یہ کلام آکے بیخوف و باک
کہ اب ہمپہ جو کچھ ہویدا ہوا | ہنر اسحر کا کارخانہ یہہ تھا
امام زمان شاہ جن و بشر | نصیحت کرین اونکو آٹھو پہر
بہت معجزے پھر دکھائین جناب | پر ایمان نہ لائین وہ خانہ خراب
رہی گفتگو تین دن تین رات | کرے حکم پھر شاہ قدسی صفات
کہ ان سبکو بے تامل ہنین | کرو قتل تاخیر لازم نہین
مفضل نے سنکر یہ سب ماجرا | کہا کہئے اے نائب مصطفے
وہان کیا کریگا کہا شاہ نے | کہ سفیان کی تسخیر کیواسطے
روانہ کرے فوج کو ایکبار | تو سفیانی بھیجا نابکار
بحسب مقدر میان دمشق | ہوا اکدن مسخر میان دمشق

کہ بیت مقدس کی سنجری یہ پھر — کرے تن سے اوسکے جدا اوسکا سر

مفضل ہے شہ نے کہی پھر یہ بات — کہ اوسوقت ظاہر ہو شاہ فرات

امام سوم پور مشکل کشا — جگر گوشۂ سید الانبیا

بتول ستمدیدہ کے دلکا چین — خدائی کا مالک امامِ حسین ع

جلو دار صدیق بارہ ہزار — سواری مین مانند ابر بہار

بہتر ستمدیدۂ کربلا — رکابِ سعادت مین ہون برملا

کہ رجعت کو ہی اس سے بہتر نہین — بحکم خدا و پیمبر نہین

محمد کا بے فاصلہ پھر وزیر — وہ صدیق اکبر جناب امیر ع

امامِ ہدا سید الاوصیا — علی ولی زوج خیر النسا

وہان رونق افزا ہون با احتشام — ہر اک سمت ہونے لگے اہتمام

نجف مین ہوا اک قبۂ ذیشان بنا — ہون اوس قبے مین چار ارکان بنا

نجف اور بحرین میں ملکے وہ یمن میں ہو ایک اک مدنی میں ہو
کہا شہ نے میں دیکھتا ہوں عیان وہ قندیلیں وہ شب چراغان یہان
کہ روشن کیا مثل شمس و قمر ہر اک نے زمین آسمان سر بسر
پھر آئیں وہان سید کائنات جناب محمد علیہ الصلوٰۃ
مہاجر میں انصار میں وہ بشر جو لائے تھے ایمان بدل آن پر
وہ مومن ہوئے جو دو بدر و جو شہید ہو خدمت میں حاضر وہ ہر اک سعید
کئی جائیں پھر زندہ وہ سب شقی جو حضرت پہ ایمان نہ لائی کبھی
جو کرتے تھے تکذیب قول نبی جو کرتے تھے بہتان دیوانگی
جو کہتے تھے کاہن ہے ساحر یہ ہے جو ملعون کہتے تھے کافر یہ ہے
جو لائے تھے ایمان پئے طمع مال جو کرتے تھے حضرت سے جنگ و جدال
سراپا جلیں آگ میں بیحیا رہیں تا ابد قہر میں مبتلا

پھر اکبار سب تا امامِ زمان ائمہ ہوں رونق فزای جہان
مع یاورانِ ولایت شعار مع کافرانِ عداوت شعار
سب احباب خوشحال مسرور ہوں جو کافر ہین مخذول و مقہور ہوں
کہ جب ہو قیامت کا ہنگامہ تیز تو ہوا وس سے پہلے ہی یہ رستخیز
اوس آیت کی تاویل ہوسے عیان ہوا ترجمہ جسکا سابق بیان
مفصل نے پوچھا اوس آیت مین کیا ہے فرعون و ہامان سے رمزِ خدا
کہا سمجھو اوس سے تم ہے فرعون اول تو ہامان دوم
کہا یہ مفضل نے پھر یا امام نبی و علی علیہ السلام
بھلا ہونگے ہمراہ شاہ غیور کہا سب زمین پر کرینگے عبور
یہانتک کہ جائین سر کوہ قاف کرین سیر ظلمات بی اختلاف
وہ سب طے کرین دشت و دریا تمام کہ ہو عرصۂ ششجہت ایک گام

جہان مین نہ باقی رہی کوئی جا | جہان پر نجائین پئے اہتدا
مروج کرین ہر جگہ دین حق | یہانسے وہان تک ہوے نظم و نسق
کہا شاہ دین نے وہ سامان نیک | نگاہونمین پھرتا ہی اب ایک ایک
کہ گویا کہ ہم سب ائمہ تمام | کھڑے ہین قریب رسولِ انام
گلا کرتے ہین امت زشت کا | کہ بعد آپکے یا شفیع الورا
انہون نے اونہون نے ستایا ہمین | مصیبت مین ڈالا رولایا ہمین
ہر اکدن نئی ہمپہ بیداد کی | نئی اک جفا ہر وز ایجاد کی
کبھی ہمکو فاقے پہ فاقہ دیا | کبھی بے خطر بند پانی کیا
کبھی بے سبب گالیان دین ہمین | صریحاً کبھی ہمپہ کین لعنتین
حرم سے نکالا بصد جور و قہر | پھرایا بذلت ہمین شہر شہر
ہمین کہتے تھے کاذب و مفتری | یہ کہتے تھے اعجاز کو ساحری

کبھی ہمپہ غیبت مین تھے طعنہ زن | کبھی منہ پہ کرتے تھے ردِ سخن
کیا ذبح گاہے بجورِ شدید | کیا زہر دیکے گاہے شہید
نیا رنج ہر دم دیا یا نبی | کبھی قید ہمکو کیا یا نبی
یہ سنکر بہت روئین خیر الانام | کہین میرے فرزند و یونھین مدام
ہوے مجھپہ بھی انسے ظلم و ستم | سہے ہمنے پہلے ہزارون ہی غم
یکایک وہین پھر جناب بتول | کہین باپ سے کیا کہون یا رسول
فدک جو دیا تھا مجھے آپ نے | کیا غصب دونون نے کس جبر سے
وہ ہنستے رہے سنکے نالے میرے | کیا پر نہ ہرگز حوالے میرے
مجھے جو ہبہ نامہ جاے سند | دیا آپنے تھا برای سند
وہ غاصب نے چھینا مرے ہاتھ سے | مہاجر کے انصار کے سامنے
کہ واقف ہین او سوقت کے خاص و عام | ہبہ نامہ پر اوس نے تھوکا تمام

کیا پارہ پارہ کیا چاک چاک ‏ تو ناچار مین دل جلی دردناک
وہان سے ندامت زدہ اے پدر ‏ گئی آپکی مرقدِ پاک پر
کہی سب یہ جور و جفا آپسے ‏ سر قبر گر کر وہ نالے کئے
کہ مرقد مین کی آپنے بھی بکا ‏ زمین ہلگئی آسمان ہلگیا
مگر وہ نہ پہنچے میری داد کو ‏ سنا بھی نہ بیکس کی فریاد کو
انھین دونون نے ملکے کیا اے پدر ‏ سقیفے مین جا کر کیا شور و شر
منافق کئی ساتھ لیکر گئے ‏ کہ غصب خلافت کے تھے مشورے
اذیت بہت میرے شوہر کو دی ‏ خلافت بڑے ظلم سے چھین لی
طلب بعدہ بہرِ بیعت کیا ‏ تو حیدر نے انکار حضرت کیا
مرے گھر کے دروازے پر شاہِ دین ‏ لعینون نے پھر لکڑیان جمع کین
کہ تا آگ مین آپکے اہلبیت ‏ جلین سب کے سب دفعۃً گھر سمیت

عجب مجکو اِسدم ہوا اضطرار
کہا ایک سے جب ہوئی بے قرار

خدا پر رسول خدا پر بھلا
یہ کیا ظلم ہی کچہ سمجہ تو ذرا

کہ آلِ پیمبر کو اے بے خبر
جلاتا ہی تو آگ مین بیخطر

یہ گھر ہی خدا کا پیمبر کا گھر
کہ ہی فخر کعبہ پہ سب گھر کا گھر

یہان بے اجازت نہ آئے ملک
اسی آستان پر جھکا ہی فلک

مٹے نام ایسی سیاست کرے
توجسطرح چاہے ریاست کرے

یہ کہنے لگا سنکے وہ بیخبر
کہ خاموش ہو فاطمہ مجھسے ڈر

محمد کہان ہین جو لائین ملک
کوئی امر یا نہی اب خلق تک

امان ہی اگر آکے باہر علی
کرے ہمسے بیعت وگرنہ ابھی

ترا ہم جلائین گے گھر فاطمہ
خلیفہ ہین ہم ہمسے ڈر فاطمہ

کہا مین نے اس ظلم پر اے الہ
گلا کرتی ہون تجھسے ربنا گواہ

پیمبر جو تیرا جہان سے گیا — ستانے لگے اور ہمکو سوا
یہ کافر ہوئے اوسکی امت مین سب — ہمارے کئے غضب حق بے سبب
یہ سنکر غضبناک ہو کر کہا — نہ کرا حمقانہ سخن فاطمہ
وہین تازیانے سے پھر آہ آہ — مجھے اوسنے مارا خدا کی پناہ
جو کوڑا ستم کا پڑا ہاتھ پر — مرا ہاتھ بس رہگیا ٹوٹکر
نہ اسپر بھی ہی ہی کیا اکتفا — دیا اور اک صدمہ جانگزا
جلاکر در خانہ پھر اے پدر — گرایا مرے جسم کا ہیدو پر
بچانا نہ زنہار ممکن ہوا — کہ ساقط شکم سے یہ محسن ہوا
مین رو رو کے فریاد کرتی رہی — بہت آپکو یاد کرتی رہی
پکارا کی ہین اے رسالت پناہ — کہ لو دیکھو بیٹی کا حال تباہ
یہ صدمہ یہ جور و ستم الغیاث — الم پر الم غم پہ غم الغیاث

یہ غم اور یہ جان شیرین میری — خدایا بہت تلخ ہی زندگی

مصیبت کا مجھپر ہوا خاتمہ — وہ کہتا تھا کاذب ہی تو فاطمہؑ

مجھے تازیانے سے مارا کبھی — کہوں اپنی روداد کیا اے نبی

غرض جب ہوئی مین بہت بیقرار — ارادہ کیا پھر تو بے اختیار

کہ بس اپنے گیسو وہان کھولدون — پہ پیش خدا استغاثہ کرون

یکایک یہ حالت مری دیکھکر — علیؑ ولی نے وہین جلد تر

مجھے منع فرمایا اور یہ کہا — کہ اب فاطمہ بس برائے خدا

ترا باپ ہی رحمة العالمین — خدا کی قسم ہی تجھے اے حزین

کہ تو مقنعہ کو نہ زنہار کھول — یہانتک کرین جبر ہرگز نہ بول

سر پاک کو دیکھ ہرگز یہان — اگر نا بلند اب سوئے آسمان

خدا کی قسم اے بتول حزین — جو گیسو پریشان کرے تو کہین

تو خاک و ہوا پہ نہ کوئی رہے | پرندہ پرندہ نہ باقی رہے

یہ سنکر وہان سے پھری اے پدر | گری بسترِ مرگ پر بے خبر

اذیت تجھے ہوگا فیوما مزید | یہانتک کہ اختر ہوئے ہین شہید

کرین پھر شکایت جناب امیر | علی علیٰ کُلِّ شے قدیر

مین شبیر شبر کو لیکر گیا | مہاجر کے انصار کے گھر گیا

خلافت کی جن جن سے میرے لئے | مگر تھین لین بیعتین آپ نے

پئے نصرتِ دینِ حق یا نبی | کمک مین نے چاہی خفی و جلی

کئے سب نے خود وعدہ ہا سحر | دمِ صبح کوئی نہ آیا مگر

اب آگے کہانتک کرونمین گلے | نئے رنج پر رنج جو جو ملے

مطابق میرے حال سے ہے کمال | خبر مین جو آیا ہے ہارون کا حال

بہ تحقیق موسیٰ سے اوسنے کہا | کہ اے ابن مادر ترے قوم کا

کہانتک کرون شکوہ مین جان رلب
کہ مل ملکے سب نے مجھے لیے سلب

دے صدمون پر صدمے بے بس کیا
کیا مجکو ہر طرح بے دست و پا

یہ نزدیک تھا مجکو اعدا آوین
کرین قتل یا سید المرسلین

غرض مینے اب تک براہ خدا
کیا صبر ہر طور اے مصطفےٰ

وہ آزاران سب نے مجکو دئے
کئی ظلم پر ظلم ایسے کئے

کہ امت کے ہاتھو نسے کوی وصی
نہ ایسا کبھی دق ہوا یا نبی

یہانتک کہ اکدن بجور شدید
کیا ابن ملجم نے مجکو شہید

کہین بچھڑ یکایک جناب حسنؑ
ذرا سنئے اب میرے رنج و محن

ہوے قتل جبدم جناب پدر
سنی ابن سفیان نے بھی یہ خبر

وہان اوسکا سردار تھا جو زیاد
چلا ڈیڑھ لاکھ آدمی سے زیاد

کہ تا کرکے کوفے مین ظلم کثیر
مجھے میرے بھائی کو کرکے اسیر

کہ ہم ابنِ سفیان کی بیعت کرین　　وگرنہ وہین تیغ کے مُنہ پڑین
یہ سنکر مین مسجد مین فوراً گیا　　پئے مصلحت ایک خطبہ پڑہا
نصیحت بہت مین نے لوگونکو کی　　مدد کیلئے سبکو ترغیب دی
کہا مین نے ہر ایک سے بار بار　　نہ مانا کسی نے مگر زینہار
کسی نے نہ مجکو دیا کچہ جواب　　تو ناچار مجبور ہو کر جناب
یہ رو رو کے داور سے مین نے کہا　　کہ تو شاہدِ حال رہنا خدا
ڈرایا ترے قہر سے ذوالجلال　　لعینوں کو مین نے بحدِ کمال
تمامی اوامر نواہی تمام　　بہ تفصیل انکو سنایا مدام
نہ مانی مری بات انہون نے مگر　　نہ میری اعانت پہ باندہی کمر
کہانتک کرون صبر مین دل جلا　　گران سب کو تو مورد صد بلا
یہ کہکے منبر سے اوترا وہان　　مدینے کی جانب ہوا مین روان

پھر آئے مرے پاس مل مل کے سب
کہا دیکھئے ہوگیا کیا غضب

کہ آمادہ جور ہی بادشاہ
وہ کوفے مین پہنچی ہی اوسکی سپاہ

سر اہل اسلام اوتارے گئے
کہ بالکل زن و بچہ مارے گئے

نہ دیکھی خطا کچھ نہ دیکھا گناہ
تہ تیغ لاکر کیا ہی تباہ

خروج آپ بھی کیجئے شادشاہ
کہ ہم سبکے سب ہین شریک جہاد

کہا مینے اون سب سے تم مین بھلا
کہان ہی مروت کہان ہی وفا

یقیناً یہ بیعت مری توڑ کر
ملو اوس سے تم مجھسے منہ موڑ کر

کرو تم مجھے مضطر و بیقرار
نہ کچھ بن پڑے مجھسے پایان کار

کرونگا سوا اسکے اوسدم مین کیا
کہ پیغام اوس سے کرون صلح کا

ہوا آخر الامر واقع یوہین
لگا اونکا بازار دنیا مین ہین

اونھین یک بیک پھر جناب حسین
شہید جفا مالک خافقین

محاسن پہ ہو خون اطہر ملا — جلو نہین وہ سب بسملِ کربلا

ہوئے ہین رفاقت مین جو شہید — بجور و جفائے یزیدِ پلید

حبیبِ خدا سیدِ بحر و بر — جو شبیر کو دیکھین اس شکل پر

تو گھل گھل کے مانندِ ابرِ بہار — بہت روئین دل کھولکر زار زار

کہ اہلِ سمٰوات و اہلِ زمین — کرین گریہ ہمراہِ سلطانِ دین

جنابِ بتولِ حزین پھر وہان — اک ایسا کرین نالۂ جان ستان

کہ عالم ہو فی الفور زیر و زبر — قیامت کے آثار آئین نظر

یمین نبی مین علی و حسن — تو زہرا یسارِ رسولِ زمن

جو استادہ ہون شافعِ عرصہ گاہ — وہان آئے شبیر روحی فداہ

پہنچ جائے جسوقت نزدیک تر — جنابِ رسولِ خدا دیکھکر

کرین جب سینے سے لپٹا کے پیار — کہین مین فدا تجھپہ ایجان نثار

تری آنکھ روشن ہو اے نور عین — مری آنکھ روشن ہو تجھسے حسین

ہون شبیر کے حمزہ دہنی طرف — تو بائین کو جعفر بعزّو شرف

خدیجہ وہ بنت اسد فاطمہؑ — جو لے آئین محسن کو ہو خاتمہ

وہ آیت پڑھی پھر جناب بتول — کہ جسکا یہ مقصود ہی یہ حصول

وہ دن تمکو دیتے تھے جسکی خبر — وہی آج سر پر ہے الحذر

زمانے مین جس جس نے کین نیکیان — وہ ہین آج حاضر یہان شادمان

جنھون نے کئے کار بد بد ہین وہ — پریشان اسوقت بیحد ہین وہ

یہی چاہتے ہین وہ مقہور آج — کہ ہمسے ہو وہ کار بد دور آج

یہ فرما کے صادق علیہ الثنا — بہت روئے نالے پہ نالہ کیا

کہ وہ آنکھ ہنستا نہو زینہار — جو اس واقعے پر نہو اشکبار

مفضل نے رو کر کیا یہ کلام — مفضّل اب ارشاد ہو یا امام

که ہی اونپہ رونے مین کتنا ثواب | کہا شہ نے شیعونکو ہی بیحساب
مفضل نے پوچھا کہ شاہِ ہدیٰ | یہہ فرمائے ہوگا پھر اور کیا
کہا شاہ نے اوٹھہ کے بنتِ نبی | خدا سے کہین گی الٰہی ابھی
وفا کو جو تھا مجھسے وعدہ کیا | که دے میرے اعدا کو یارب سزا
جو کرتے تھے جور و جفا روز و شب | جنھون نے لیا حق میرا چھین سب
جفاؤن سے ناحق ستایا مجھے | دیا رنج مارا رولایا مجھے
کیئے میرے فرزندونپر وہ ستم | رہے عمر بھر مبتلائے الم
یہ سن سنکے گریان ہون باصد ملال | ملک اوسپہ ہفت آسمان کے بکمال
پھر اکبار بس حاملِ عرش سب | تڑپ جائنا لون سے ہون جان بلب
اسیطرح سکانِ تحت الثرےٰ | ہون اکبار مصروفِ آہ و بکا
یہ گویا ہوے پھر امامِ انام | ہمارے وہ ظالم وہ قاتل تمام

وہ جو جو کہ راضی تھے اِس بات سے — کہ ہم پر کرین ظلم سنگین جگر
نہ اونمین سے اوس دن بچے ایک بھی — مگر قتل ہو الف نوبت وہی
مفضّل نے کی عرض مولا میرے — عقیدہ یہ بعضونکا ہے شیعون سے
کہ احباب و اعدا و جملہ امام — نہ یون زندہ ہوکر کرینگے قیام
امامِ ہدی نے دیا یہ جواب — نہ دیکھا اونہون نے میانِ کتاب
مرا جدِ امجد رسولِ خدا — اوسیطرح ہم اہلبیتِ ہدا
حکایات رجعت بیان کر چکے — یہ سب رازِ مخفی عیان کر چکے
اونہون نے نہ کیا ہوگا ابتک سنا — یہ آیت میانِ کتابِ خدا

ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

ہر آئینہ اونکو عذابِ صغیر — چکھائینگے غیر از عذابِ کبیر
مفضل وہ رجعت ہے چھوٹا عذاب — بڑا ہے قیامت کا سارا عذاب

شہ دین و دنیا نے دی پھر خبر
کہ شیعو نہین ایسے بھی ہین بے بصر

کئے ہین بصد خامکاری قصور
کئے معرفت مین ہماری قصور

وہ کہتے ہین رجعت کے معنی یہی
کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی

ملیگی سراسر دوبارہ ہمین
کہ ابن حسن سلطنت پھر کرین

یہ ارشاد فرما کے شہ نے کہا
تعجب ہی نافہم سمجھے یہ کیا

کہ دنیا و دین کی یہ شاہنشہی
بھلا ہمسے کس شخص نے چھین لی

کہ وہ سلطنت تمکو پھیریگا پھر
بظاہر تو مخفی نہین ہی یہ سر

نبوت امامت خلافت مدام
ہماری ہی خاطر ہی سب صبح و شام

بہ تحقیق شیعہ ہمارے اگر
کرین فکر قران مین بیشتر

مفصل ہمارے فضایل مین سب
نہ پھر شک کرین وہ کبھی یک نفس

یزید سے تا یحذرون ایکجا
مع ترجمہ جو رقم ہو چکا

پئے آلِ یعقوب اسکا نزول
ہوا ہی بعہدِ جنابِ رسول

مگر اس سے تاویل رجعت ہی سب
یہی شان مقصود آیت ہی سب

کہ ہامان و فرعون سے مدعا
ہین ثانی و اوّل جو اول کہا

امام ہدا نے کیا پھر بیان
اوٹھے گا مرا جدِّ امجد وہان

جنابِ علی سیّد السّاجدین
مع حضرت باقرِ علمِ دین

ستمگاروں نے ظلم جو کچھ کئے
کرین وہ رسولِ خدا سے گلے

کرینگے بیان غم کا سب ماجرا
کہینگے جو منصور نے ہی کیا

پھر اوٹھے گا موسیٰ کاظم وہان
کریگا وہ سب ظلمِ ہارون بیان

علی ابن موسی الرضا پھر اوٹھے
کہے ظلم ماموں نے جو جو کیے

کرے اوٹھ کے بس پھر محمد تقی
شکایت جو ماموں مردود کی

علی نقی بعد اونکے اوٹھے
بن معتصم کے کرے سب گلے

یکایک حسن عسکری پھر وہان
اوٹھے معتمد کا شکایت کنان

بس اوٹھے کا پھر خاتم الاولیا
مع جامۂ سیّد الانبیا

احد مین ہوا سرخ جو مثل گل
جراحات دندان و جبہے گل

ملائک کا ہو گرد و پیش ازدہام
رہین وہ سراپا فدائے امام

رسولِ خدا سے کہے وہ وصی
کیئے گو بیان آپ نے یا نبی

خلائق سے اکثر مرے وصف سب
علامت نسب نام کنیت لقب

مگر امت بد نے یا مصطفیٰ
کیا رد و انکار با صد جفا

شب و روز میری اطاعت نہ کی
مرے حق مین کہتے تھے سب وہ شقی

نہین وہ تولد ہوا اب تلک
نہوگا کبھی تا بقائے فلک

کہا بعضون نے گو وہ پیدا ہوا
مگر ایک مدت ہوئی مر گیا

یقیناً وہ دنیا مین ہوتا اگر
تو غائب نہ رہتا کبھی اسقدر

براہِ خدا صبر مین نے کیا	سنین اونکی سب باتین یا مصطفیٰ
دیا اب مجھے حق نے حکمِ ظہور	یہ فرمائین سنکر رسولِ غیور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّءُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ

کہین پھر خدا نے مدد کی تری	کہ اب نصرت و فتح ظاہر ہوئی
خدائے جہان کا یہ فرمان عام	ہوا خلق مین سب پہ ظاہر تمام

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلٰی کُلِّهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ

پڑھین بعدہ پھر رسولِ زمان	اِس آیت کو یون خرم و شادمان

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ
وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا وَّيَنْصُرَكَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا

مفضل نے کی عرض مولا مرے ‏ رسول خدا سے گنہ کیا ہوے
جو ارشاد کرتا ہی رب العلا ‏ مقدم موخر بحل سب کیا
جناب امام ہدا نے کہا ‏ یہ کی تھی رسول خدا نے دعا
جو حیدر کے شیعہ تھے نیکو شعار ‏ جو ہین میرے فرزندون کے دوستدار
گناہان مستقبل و ماصنے ‏ قیامت تلک جو اونھون نے کیا
وہ سب میری گردن پہ رکھ یا الٰہ ‏ نہ دینا اونھین کچھ سزاے گناہ
جو پکڑے گئے حشر مین وہ ضعیف ‏ مین ہو جاؤنگا انبیا مین خفیف
یہ سن سنکے شیعونکی ساری خطا ‏ دھری بر سر اشرف الانبیا

کہ یعنی پئے خاطرِ شاہ دین — کیے عفو گویا ہوئے ہی نہین
مفضل یہ سن سنکے روتا ہوا — شہ دین سے اسطرح گویا ہوا
عموماً یہ ہم سب پہ لطفِ خدا — خصوصاً ہی فضل و کرم آپ کا
کہ ہم سب گنہگار بخشے گئے — تو حضرت یہ ارشاد فرما ہوئے
سناؤن مفضل مفضّل تجھے — یہ ہی بات مخصوص تیرے لیے
ہون خالص ترے مثل شیعہ جو اور — وہ سب اسمین داخل ہین بے فکر و غور
مگر یہ حدیث اے مفضل کبھی — نہ اونسے تو کہنا مفضّل کبھی
جو نامعتمد اور بیباک ہین — گناہون کے کرنے مین چالاک ہین
جو رہتے تھے مصروفِ لہو و طرب — گنہ کیلئے ڈھونڈھتے تھے سبب
اگر یہ فضائل سنین وہ فضول — تو ترکِ عبادت کرین وہ جہول
مگر اے مفضل یہ سن لے ذرا — نہ پہنچے گا ہمسے اونھین فائدا

کہ فرما چکا صاف رب غنی — شفاعت نہیں کرتے ہر اک کی
مگر جو پسندیدہ ہووے کلام — باخلاص و اصلاح و تقویٰ تمام
یہاں خوف سے شفیقونکا دامن ہی چاک — خشیت سے خالق کے ہیں خوفناک
یہ بولے مفضل سے پھر شاہ دین — پڑھینگے یہ آیہ شہ مرسلین

لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

مفضل نے کی عرض پھر یا امام — مگر سارے دینوں پہ خیر الانام
زمانہ میں غالب ہوئے کیا نہیں — ہوئے شاہ ارشاد فرما نہیں
کہ غالب اگر سب پہ ہوتے نبی — تو ادیان باطل نہ رہتے کبھی
نہ رہتا یہود و نصارا کا دین — مجوس اور یہ فرقہ ضالین
وہ شاہ جہان خاتم الاوصیا — مع حضرت سید الانبیا
ہوں وقت فداے جہان شاد کام — عمل ہوگا اِس آیہ کا کلام

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلَّهِ

کہا شہ نے پھر وہ امام ہدا ۔ جو کوفے کی جانب ہو رونق فزا
تو برسائے خلاق ارض و سما ۔ بشکل ملخ آسمان سے طلا
کہ جسطرح عالم مین رب غنی ۔ ہے برسا چکا بحر ایوب بھی
جواہر زر و سیم شاہ انام ۔ زمین سے نکلوا کے بانٹین تمام
کہا پھر مفضل نے وے اب خبر ۔ کہ شیعہ کا شیعہ ہو مقروض اگر
اوسیطرح مر جائے وہ ذمہ وار ۔ رہا ذمہ داری مین انجام کار
کہا شاہ دین نے نہین بیخبر ۔ بھلا رہتے تھے ہم کہین بیخبر
یقیناً مرا خاتم الاوصیا ۔ کرے اولا بعد رجعت ندا
کہ آئے جو عالم مین ہے قرض خواہ ۔ کسی میرے شیعہ کا بے اشتباہ

جو آئے وہان پاسب دام دام | ہو ایک دانہ یا ایک خرمن تمام

سنو آج گنجینہ داران راز | کلیدِ دہان کھولے قفلِ دہان

بفیضِ جگر بند مشکلکشا | بہارِ جوانانِ باغِ جنان

براہیم تا خاتم اہلبیت | پئے دوستان چھیڑدون داستان

باسناد معتمد بن بابویہ | کہ یعنی محمد بن بابویہ

روایت مین لایا ہی وہ نیکذات | جنابِ محمد تقی سے یہ بات

بیان اپنے آبائے اطہار کا | بیان اسطرح پر یہان ہی کیا

کہ فرما چکے ہین جنابِ حسین | مین اکدن حضورِ شہِ مشرقین

گیا اور دیکھا زبس شادمان | اُبی بن کعب آچکا ہی وہان

مجھے دیکھکر سید الانبیا | لگے کہنے خوش آمدی مرحبا

تعالے اللہ اوج زمان و زمین | تعالے اللہ اوج مکان و مکین

یہ سنکر بن کعب گویا ہوا — جہان مین سوا آپکے مین فدا

کوئی زینت آسمان و زمین — کہان اور ہی سید المرسلین

رسول اللہ ارشاد فرما ہوئے — قسم اوس خدا کی کہ جسنے مجھے

خلائق پہ دنیا مین بھیجا بحق — دیا اپنے سب مرسلون پر سبق

زمین سے زیادہ یہ افلاک پر — بڑے رتبہ رکھتا ہی لخت جگر

لکھا عرش اعلیٰ کے دہنی طرف — چراغ ہدے ابن شاہ نجف

ہی خاتم کا میرے نگینہ یہی — ہی امن و امان کا سفینہ یہی

یہی خضر ہی پیشواے انام — نہین سستی و ضعف کا اسمین نام

یقین کر بن کعب بالراس و عین — ہی بے مثل و مانند میرا حسین

یہ کوہ گران ہی بہ عز و بحلم — یہ بحر روان ہی بہ فخر و بعلم

کہ صلب مبارک سے اسکے یہان — کیا نطفہ پاک حق نے عیان

دعائین کی اوسکو وہ تلقین کین — کہ عالم مین آگاہ کوئی نہین
کریگا خلائق مین کوئی دعا — نہ ساتھ اون دعاؤن کے صبح و مسا
مگر یہ کہ اللہ اوس بندہ کا — یقیناً کرے حشر روز جزا
اسی نور عین پیمبر کے ساتھ — اسی نور زہرا و حیدر کے ساتھ
شفیع اوسکا ہر طرح ہوگا حسین — کہ ہے وہ غلام اور آقا حسین
کرے دور اندوہ و غم سب خدا — کرے مشکل آسان کرے قرض ادا
ہر اک راہ دنیا و دین کھولدے — کرے اوسکے دشمن پہ غالب اسے
نہ عیبون کے پردے کرے چاک چاک — فضیحت سے تا یہ رہے صاف پاک
یہ سنکر بن کعب نے عرض کی — ہوا ارشاد ہے وہ دعا کونسی
پیمبر نے فرمایا بعد نماز — تو جسطرح بیٹھا ہو پڑھ بانیاز

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ مَعَاقِدَ عَرْشِكَ

وَسُكَّانِ سَمٰوٰاتِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اِنْ
تَسْتَجِيْبَ لِيْ فَقَدْ رَهَقَنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا
فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَجْعَلَ لِيْ مِنْ عُسْرِيْ يُسْرًا

باخلاص تو جب پڑھے یہ دعا
ہر اک کام آسان کردے خدا

شہادت وہ تلقین کرتا تجھے
کہ تجھپر در علم و عرفان کھلے

بن کعب نے پھر کہا مین فدا
تبا نطفۂ پاک کا ماجرا

مرے مثل ہی وہ کہا شاہ نے
علانیہ ظاہر ہون اوس نطفہ سے

علوم و معارف خدا کے ہون وا
اگر اوسکا تابع ہو عبد خدا

کہ بنجائین سب دین و دنیا کے کام
رہین تا ابد شادمان صبح و شام

مگر اوسکا منکر جو ہو مردود ن
کرے چاہ ذلت مین وہ سرنگون

بن کعب نے عرض کی مین فدا — بھلا اوسکا کیا نام ہی کیا دعا

کہا شہ نے ہی نام اوسکا علی — ندا اوسکی یہ ہی خفی و جلی

یَا دَائِمُ یَا دَیْمُومُ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ وَیَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَیَا صَادِقَ الْوَعْدِ

پڑھے یہ دعا جو کوئی خوش نہاد — وہ ساتھ اوسکے محشور ہو وشاد

بن کعب نے پھر کہا یا نبی — خلف کون ہی کون اوسکا وصی

کہا ہی وصی و خلف بیگمان — ہی مختار ارث زمین و زمان

کرے حکم حق پر جو ہر روز و شب — بتاویل و تفسیر احکام رب

محمد ہی نام اوسکا باقر لقب — ہمیشہ ملک آسمانون کے سب

شب و روز جب مانگتے ہین دعا — یہ کرتے ہین خالق سے وہ التجا

اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ عِنْدَکَ رِضْوَانٌ وَّوُدٌّ فَاغْفِرْ لِیْ
وَلِمَنْ تَبِعَنِیْ مِنْ اِخْوَانِیْ وَشِیْعَتِیْ وَطَیِّبْ
مَا فِیْ صُلْبِیْ

کرے دوسرا جب کہ اسپر عمل ۔۔۔ پڑھے اسطرح شیعتی کے بدل

شِیْعَۃِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ

یہ کہتے ہین احمد کہ اکدن مجھے ۔۔۔ خبر حق سے دی آکے جبریل نے
کہ اوس صلب اطہر مین یا مصطفیٰ ۔۔۔ جو نطفہ خدا نے مرتب کیا
ہے اوس نطفۂ طیب و نیک کا ۔۔۔ بڑا مرتبہ پیش رب ہدا
اوسیکا خدا نے بعزّ و وقار ۔۔۔ دیا پیش خود نام جعفر قرار
کہ مہدی و ہادی بنایا اوسے ۔۔۔ رضا اون پہ راضی بنایا اوسے
کہ پیش خداوند جلّ وعلا ۔۔۔ یہی ہے کتابون مین اوسکی دعا

يَاذَانَ غَيْرِ صِنْوَانٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِجْعَلْ
لِشِيْعَتِيْ مِنَ النَّارِ وِقَاءً وَلَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى
وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَيَسِّرْ اُمُوْرَهُمْ وَاقْضِ
دُيُوْنَهُمْ وَاسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَهَبْ لَهُمْ
الْكَبَائِرَ الَّتِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ
الضَّيْمَ وَلَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اِجْعَلْ لِيْ
مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجًا

پڑھے اِس دُعا کو جو کوئی مدام
تو ہو حشر اوسکا بروزِ قیام

مع جعفر ابن محمدؐ مرد
سوئے جنت عدن رہ نوردؐ

ہوا نطفہ پاک اوس سے عیاں
مسمیٰ بموسیٰ کاظم یہاں

اُنّی نے کہا یا رسول خدا
خبر ایک کی دیگا کیا دوسرا

کہا شہ نے مجکو بروے زمین	خبر دے گیئے اونکی روح الامین
کہا پھر یہ ارشاد فرمائیے	دعا اوسکی بھی ہوگی بتلائیے
سوائے دعا ہاے جد و پدر	کہا شہ نے ہان یہ ہی اے باخبر

یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَبَارِیَ النَّسَمِ وَمُحْیِیَ الْمَوْتٰی وَمُمِیْتَ الْاَحْیَاءِ وَدَائِمَ الثَّبَاتِ اِفْعَلْ لِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

جو کوئی پڑھے اِس دعا کو مدام	تو حاجات اوسکے روا ہون تمام
قیامت مین تھامے خدا اوسکی ہاتھ	کرے حشر موسی ابن جعفر کے ساتھ
پھر اک صلب مین نطفہ پیدا کیا	علی نام رکھکر ہویدا کیا
یہ ہی خاص مروی علی کی دعا	کہ یعنی یہی ہی اوسیکی دعا

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی الْهُدٰی وَثَبِّتْنِیْ عَلَیْهِ وَ

اُحْشُرْنِیْ عَلَیْہِ اٰمِنًا اٰمِنَ مَنْ لَا خَوْفَ عَلَیْہِ وَلَا حُزْنَ وَلَا جَزَعَ اِنَّکَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ

خوشا صلب میں اوسکے پیدا کیا
کہ نطفہ مبارک خدا نے دیا

محمد کیا نامزد پھر اوسے
کہ تا مومنوں کی شفاعت کرے

وہ ہی وارث علم و حلم خدا
دلیلِ خدا شمع راہِ ہدے

خدا کیلئے مصطفے کے لیئے
بوقتِ ولادت گواہی وہ دے

خدا سے دعا میں وہ شاہِ انام
یہی عرض کرتا ہی ہر صبح و شام

یَا مَنْ لَا شَبِیْہَ لَہٗ وَلَا مِثَالَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا خَالِقَ اِلَّا اَنْتَ تُفْنِی الْمَخْلُوْقِیْنَ وَتَبْقٰی اَنْتَ حَلُمْتَ عَمَّنْ عَصَاکَ وَفِی الْمَغْفِرَۃِ رِضَاکَ

باخلاص جو اس دعا کو پڑھے
وہ مولا شفاعت کو اوسکی بڑھے

خدا نے دیا صلب مین اوسکے بھی
نکوکار نطفہ مبارک زکی

علی نام رکھا پھر اوس شاہ کا
بلطف و بعز و بمہر و عطا

کیئے اپنے سب علم اوسپر عیان
نرکھا کوئی راز اوس سے نہان

خفی و جلی پیش پروردگار
یہی ہے دعا اوسکی لیل و نہار

یَا نُوْرُ یَا بُرْهَانُ یَا مُنِیْرُ یَا مُبِیْنُ یَا رَبِّ اکْفِنِیْ شَرَّ الشُّرُوْرِ وَ اٰفَاتِ الدُّهُوْرِ وَ اَسْئَلُكَ النَّجَاةَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ

پڑھے اس دعا کو جو باصد حضور
علی نقی بے تامل ضرور

شفاعت کرے خلد مین لیکے جاے
ہر ایک رنج و آفت سے اسکو [illegible]

دیا صلب مین اوسکے حق نے قرار
وہ ایک نطفہ پاک عالی [illegible] فار

کہ رکھا پھر اوسکا حسن حق نے نام	بصد خوبی و عزت و احترام
یہان اوسکو اپنا کیا جانشین	کیا مومنون کا شفیع و معین
خداوند عالم سے باصد نیاز	دعا مین یہ کہتا ہی وہ سرفراز

یَا عَزِیْزُ الْعِزِّ فِیْ عِزَّۃٍ مَا اَعَزَّ عَزِیْزُ الْعِزِّ
یَا عَزِیْزُ اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ فِیْ عِزَّۃٍ یَا عَزِیْزُ
اَعِزَّنِیْ بِعِزِّكَ وَاَیِّدْنِیْ بِنَصْرِكَ وَابْعُدْ عَنِّیْ
ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِدَفْعِكَ
وَامْنَعْ عَنِّیْ بِمَنِیْعِكَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ خِیَارِ خَلْقِكَ
یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا فَرْدُ یَا صَمَدُ

اگر کوئی مومن پڑھے یہ دعا	کرے حشر ساتھ اوسکے اوسکا خدا
کرے سر پر ایک انگارے کو	بچائے جہنم سے بیچارے کو

دیا صلب مین حق نے اوسکے اوسے — وہ پاکیزہ نطفہ کہ جسکے لئے

علانیہ ہر طرح روزِ الست — کیا جبکہ بندونکا سب بندوبست

لیا عہد میثاق سب سے وہان — اطاعت کرین تاکہ سب انس و جان

لیا مان جسنے یہ عہد خدا — ہوا مومن و زاہد و پارسا

جو منکر ہوا اوس سے کافر ہوا — جو کافر ہوا اوس سے منکر ہوا

وہ ہی باعثِ خلقِ لیل و نہار — پسندیدۂ و خاص پروردگار

وہ ہی زاہد و متقی کا امام — جو غمگین ہو مومن کرے شادکام

زمانہ مین اپنی عدالت کے ساتھ — کرے حکم بر حق امامت کے ساتھ

کریگا وہ تصدیق اللہ کی — کریگا خدا اوسکی تصدیق بھی

کہیگا جو وہ وہ کریگا خدا — کریگا خروج اور جنگ و وغا

محلِ خروجِ امامِ زمان — ہی مکہ حریمِ خدائے جہان

علامات ظاہر ہون پہلے تمام ‏ ‏ تو پھر ہو ظہورِ امامِ انام
خزانے مین اوس شاہ کے بیشمار ‏ ‏ وہ کیا ہین کہ انبوہ مردان کار
شجاعان جنگ آوران دلیر ‏ ‏ غلامان شیرِ خدا رشک شیر
بڑھے صاحبِ شوکت و شان قدر ‏ ‏ مساوی براعداد مردانِ بدر
کہ تھے سیصد و سیزدہ شخص سب ‏ ‏ جری صف شکن سر فگن حق طلب
سواری کے گھوڑے نہایت نفیس ‏ ‏ جو لاکھو نہین چند ہزار و نہین بیس
وہ جمنا وہ اوڑنا کہ جیسے غزال ‏ ‏ وہ شیرونکی آنکھین وہ پریونکی بال
رہے ہمرہ سیدِ نیک نام ‏ ‏ مزین بمہر اک صحیفہ تمام
کہ اسماء و اعدادِ اصحاب سب ‏ ‏ صفات و وطن اور کنیت نسب
وہ دفتر کا دفتر ہو بر واقعی ‏ ‏ صحیح اور ہو سر بسر واقعی
کرین سب کے سب ہر طرح اہتمام ‏ ‏ اطاعت مین آقا کی صبح و شام

رہین جان و دل سے وہ مصروف کار　　رہین سعی و کوشش مین لیل و نہار
بن کعب نے عرض کی ای حضور　　بیان کیجئے اب نشانِ ظہور
کہا مصطفے نے سن اوسکا بیان　　نشان ایک ہی وہ ہی اوسکا نشان
کہ وقتِ خروجِ امامِ زمان　　اوٹھے کھلکے خود صورتِ کہکشان
علم کو عطا کردے خالق زبان　　کہے اے امام زمین و زمان
یہی ہی یہی وقت وقتِ ظہور　　خروج آپ اب کیجئے ای حضور
کہ ظاہر ہو تا سب پہ شانِ خدا　　ہتہ تیغ ہون دشمنانِ خدا
علامت ہی ایک اور بھی دوسری　　کہ قبضہ مین وہ تیغ ہی قہر کی
یہ جوہر ہی اوسمین دمِ انتقام　　تڑپکر کھنچے خود بخود ہو نیام
ندا یون کرے مین فدائے حضور　　ذرا جلد فرمائیے اب ظہور
نہین دیر جائز براے مراد　　کہ سر پر ہی ہنگامِ جنگ و جہاد

یہ سنکر جو نکلین امامِ زمان　　کرین قتل اعدا کو پائین جہان
جہانتک جہان مین ہون اعدای دین　　کرین قتل چن چن کے سبکو وہین
حدودِ الٰہی وہ جاری کرین　　کہ جاری سب احکام باری کرین
غرض جبکہ ظاہر ہو سلطانِ دین　　ہو جبریل استادہ دستِ یمین
ہو میکال بائین طرف پر کھڑا　　یہ فرمایا احمد نے تمنے سنا
یہ سب ایکدن ہوگا ظاہر تمام　　یہ سب تم پہ کھل جائیگا لاکلام
ہر اک طرح پر میرے سب کاردبار　　ہین تفویضِ خلاقِ لیل و نہار
زہے بخت عبدِ خدا اے جہان　　ملے اوس سے جو خود باخلاص جان
دلی دوست ہی اوسکا جو خوش نہاد　　امامت کا قائل ہو با اعتقاد
زمانہ مین دین ہی اوسیکے لیے　　بہشتِ برین ہی اوسیکے لیے
ہلاکت سے اور آفتونسے خدا　　بچائیگا شیعونکو بس دیکھنا

کہ ہین جو مقرِ خدا و رسول — امامت کو دل سے کیا ہی قبول
خدا روزِ محشر بہشتون کے در — کرے اونپہ وا تا کرین سب گذر
زمین پر فلک پر تجھے دون خبر — آئمہ ہین مانندِ مشک و قمر
نہ خوشبو ہو جیسے مشک کی کم کبھی — نہ زائل ہو جیسے چاند کی روشنی
بنِ کعب گویا ہوا اسطرح — کہ حق اِنکا مداح ہی کسطرح
کہا شہ نے اک اک صحیفہ تمام — کیا حق نے نازل پئے ہر امام
مزین بمہر و بمہر و عطا — کہ ہی نام ہر مہر مین ایک کا
کہ ہر ایک صحیفہ مین ہر ایک کے — سب اوصاف و احکام ہین سب لکھے

سنو بزم آراے سرِ خفی — قریبِ ظہورِ امامِ زمان
جو واقع ہو فی الواقعی وہ لکھون — شنیدہ کرون مثلِ دیدہ بیان
ہون بعضے علامات بھی بالضرور — لکھون مین پئے خاطرِ دوستان

بن بابویہ محمد بہ نام ۔ مع شیخ طوسی عالی مقام

علی ابن موسے سے راوی ہوئے ۔ یہ فرماتے ہین شہ کہ شیعہ مرے

بہت خاص وہ ہین کہ غم کھائینگے ۔ بہت دین حق سے نکل جائینگے

یہ احوال واقع ہوا جسدم تمام ۔ حسن عسکری علیہ السّلام

کرے دار فانی سے جب انتقال ۔ ہو غائب ادھر حجت ذو الجلال

امامِ زمان جب چھپے یک بیک ۔ پریشان ہے جن سب از سما تا سمک

تپ ہجر سے شیعوں کے دل جلین ۔ سراسیمہ ہون ہاتھ غم سے ملین

قریب آئے جسدم زمانِ ظہور ۔ رجب کے مہینے مین با صد سرور

فلک سے صدا آئے یہ تین بار ۔ یہ پہلی صدا ہے سنین ہوشیار

الا لعنۃُ اللہِ علی الظّالمین

کہ یعنی ہے البتہ ثابت ہوئی ۔ ستمگارو پر لعنت ایزدی

سنین پھر صدائے دوم میں وہاں
اوسیطرح اس بات کو سب عیان

اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ

کہ یعنی وہ نزدیکتر اب ہوا
جسے یاد کرتے تھے سب بارہا

صدائے سوم پھر کرے فتح باب
یہ دیکھیں بہ پیش رخ آفتاب

کہ شکل مجسم ہی اک آشکار
بشر ہوں ہر آسان و حیران کار

هٰذَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ كَرَّ فِيْ هَلَاكِ الظَّالِمِيْنَ

کہ بس ہی ہی سید مومنان
پھر آیا ہی اسواسطے اب یہاں

کرے تا ابھی ظالموں کو تمام
یہ سن سنکے ہوں مومنین شاد کام

کرے آرزو مردہ ہائے زمین
کہ ای کاش ہم زندہ ہوتے کہیں

غرض مومنوں سے خدائے جہان
کرے دور بغض و غم دشمنان

روایات ہی معتبر بیشتر
کہ روز خروج شہ بحر و بر

کرے اول روز یون اک ندا ‎ ملک آسمان سے بحکم خدا

کہ حق ہی عیان اصحاف حیدر کے ساتھ ‎ تو پھر شیعان مطہر کے ساتھ

مگر آخر روز با اضطراب ‎ پکاریگا شیطان خانہ خراب

کہ عثمان و احباب عثمان پر ‎ خدا کی طرف سے ہی حق منحصر

ضعیفان و بدبخت و بد اعتقاد ‎ پڑین شک و شبہ مین وہ کج نہاد

یہ سنتے ہی اوسکے ہوا خواہ ہون ‎ بہک جائین پھر جائین گمراہ ہون

مگر فی الحقیقت جو ہین باخبر ‎ حدیثین جنھین یاد ہین بیشتر

جنھین میل ارباب عصمت سے ہی ‎ ولا خاندان رسالت سے ہے

اونھین ہوگا معلوم فی الواقعی ‎ کہ شیطان سے ہی یہ صدا دوسری

رہین سب وہ ایمان پہ کامل وفا ‎ بدل اہلبیت نبی پر فدا

یہ وارد ہوئی ہے خبر معتبر ‎ امام زمان ہادی بحر و بر

دہم روزِ شنبہ بماہِ عزا
بروے زمین ہے جو رونق فزا

کرے سنگ اسود کو وہ تکیہ گاہ
بہ پشتِ مبارک وہ عالم پناہ

جو اوّل پئے بیعتِ شاہِ دین
کرے قصد ہی جبرئیلِ امین

کہ نازل ہو بس شکل مرغ سفید
وہ بیعت کری کھولے قدرت کے بھید

پھر اک پاؤن کعبہ پہ تو دوسرا
ہو بیت المقدس پر رکھکر کھڑا

فصاحت سے پھر وہ ندا یہ کرے
تمامی خلائق دم اونکا بھرے

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ

کہ یعنی ہوا ظاہر امرِ خدا
طلب مین نہ جلدی کرو مطلقا

پتا ہی روایت مین اس حال کا
کہ نام و نسب قائمِ آل کا

براے تنبہ بامر خدا
بیان کرکے جبرئیل دی وہ ندا

کہ گھر گھر جو سوتے ہون بیدار ہون
جو بیٹھے ہون استادہ اکبار ہون

کھڑے ہوں جہاں اسقدر خوف کھائیں
کہ بیساختہ سہم کر بیٹھ جائیں

علامات میں یہ بھی ہے اک نشان
کہ مولا ہوں دنیا میں ظاہر جوان

جو دیکھے گا سوسے شہنشاہِ دین
کہیگا چہل سالہ ہیں یا نہیں

رہے اکطرح پر شہِ شش جہات
ہمیشہ جوان تا بروزِ وفات

حدیثوں میں وارد ہے اے ذی شعور
کہ ہیں پانچ چیزیں نشانِ ظہور

نشان اولیں آسمان کی صدا
نکلنا ہے سفیان کا دوسرا

علامت یہ ہے تیسری بالیقین
کہ افواج سفیان کو نگلے زمین

ہے قتل حسینی نسب چار میں
پس کوفہ یا پیش کعبہ کہیں

یمن سے خروج یمانی جوان
علامات سے پانچواں ہے نشان

ہو جسدم ظہورِ امامِ مبین
چلیں سیصد و سیزدہ ۳۱۳ مومنین

کہ ہوں بعض بستر سے گم وقت شب
سحر کو نمایاں ہیں مکہ میں سب

تو بعضے سوار ابرش ابر پر — علانیہ حاضر ہوں وقت سحر

وہ تلواریں پھر سیصد و سیزدہ — کریں ہر سر اسم تقسیم شہ

جو نازل ہوئے ہوں فلک سے تمام — کہ ہر اک کا حلیہ نسب اور نام

ہر اک پر مع اصل نام پدر — لکھا ہو بخط قضا و قدر

حدیثوں سے ظاہر ہوا یہ کلام — کہ پندرہویں تاریخ ماہ صیام

نمایاں ہو سورج گہن چرخ پر — مہینے کے آخر خسوف قمر

قواعد سے تنجیم کے ہی خلاف — ہی برعکس عادت کے یہ صاف صاف

تہ ہر خاک پھر ہو گی فوج شقی — وہ روداد ساری بیاں ہو چکی

پھر اک روز سورج میان فلک — ٹھہر جائیگا اوسط عصر تک

ہو مغرب سے اک دن طلوع آفتاب — پھر اک دن ذنب ہو نمایاں شتاب

نکلکر وہ مشرق میں ایسا ہو خم — کہ دونوں سرے ہوں قریب بہم

ظہور آسمان پر ہو سرخی کا پھر — ہو آفاق گردون پہ وہ منتشر
پھر اک آگ مشرق سے ہو کر بلند — رہے تین یا سات دن سر بلند
ممالک پہ غالب ہون اکثر عرب — کرین مردم مصر ظلم و تعب
کرین قتل اپنے شہنشاہ کو — خراب اور برباد پھر شام ہو
خلافت مین پڑ جائین سو سو خلاف — علم ہون علم تین پھر مصاف
بنی قیس کا پھر عرب کا علم — رہے داخل مصر با صد ستم
بنی کندہ کے ہون علم پھر روان — عرب سے خراسان کو ناگہان
تو پھر ساٹھہ کاذب وہان ہو عیان — نبوت کا دعوے کرے ناگہان
علمہاے آل ابو طالب آئین — وہ بارہ امامت کے سب طالب آئین
تو پھر شہر بغداد مین چاشتگاہ — نمایان عجب ایک ہو باد سیاہ
ترقی ہو پھر زلزلہ کی وہان — کہ ہون شہر کے شہر زیر زمین

پڑین قحط و طاعونسے تہلکے ۔ فوائد نہ ہاتھ آئین اموال کے

زراعت تہ باغ ہون سب خراب ۔ ہر اک لیپہ کھلیجا وحشت کا باب

سہے اسقدر تلخ کامی عراق ۔ بلا کا ہو مورد تمامی عراق

عجم مین بھی برہم ہون وطائفے ۔ کرین جنگ باہم بہت خون بہے

تو پھر اہل بدعت مین کچھ بدسلوک ۔ وہان مسخ ہون شکلِ میمون و خوک

عجائب غرائب برآئے ظہور ۔ علامات ہین اور بہر سرور

کہ اکثر میان کتاب بحار ۔ کیا مجلسی نے بیان بیشمار

سنو شیر میدان جنگ آوری ۔ سر و تن فدائے امام زمان

امام زمان خاتم الاوصیا ۔ بظاہر ہونے رونق فزا جہان

علامات رجعت ہین پیش نظر ۔ مبارک ہو احباب جانبازیان

جناب محمد بن بابویہ ۔ مع شیخ جعفر بن قولویہ

ہے ابن ابراہیم نعمانی ایک | محمد ہے نام اور راوی ہے نیک
ہے ارشاد صادق کہ گویا یہان | ہم اب دیکھتے ہین بچشم عیان
کہ قائم ہمارا علیہ السلام | پہنکر نبی کی زرہ وہ امام
پھر اک اسپ اشکی پہ ہوکر سوار | ہو پیشانی اوس اسپ کی قشقہ دار
نجف مین اس انداز و اعجاز سے | خرامان وہ ہوگا کہ ہر شہر کے
سب اشخاص اسطرح دیکھین اوسے | کہ خود اپنے شہرون مین ہون دیکھتے
امام زمانہ کرے پھر علم | جناب رسولِ خدا کا علم
کہ جھنڈا اوسکی ہو عرش کا ایک عمود | سراپا ہباری ربِ ودود
کرے جس جماعت پہ اوسکو بلند | ہلاکت مین پڑ جائین وہ خود پسند
جو اندک تکان سکین جناب | تو جرأت کا شیوہ نہ ہو فتح یاب
زبردست یا مرد ہون مومنین | صلابت مین دل قطعہ آہنین

ہراک مرد مومن کو رب ہدیٰ
کریگا چہل کس کی قوت عطا

تہ خاک جو مومنین ہین نہان
کرے اِس خبر سے اونہین شادمان

مقابر مین وہ جا بجا آیا کرین
ظہور مبارک کا چرچا کرین

یکایک پئے نصرت و فتح شہ
ہون نازل ملک سیصد و سیزدہ

ملائک مین بعضے وہ ہونگے مگر
جو کشتی مین تھے نوح کے ہمسفر

ہون ہمراہ بعضے رفیق خلیل
کہ جو نار نمرود مین تھے کفیل

وہ ہمراہیان کلیمِ خدا
کہ جسوقت دریا ہوا تھا جدا

رفیق مسیحا بھی ہون کچھ ملک
گئے تھے جو ہمراہ سوئے فلک

ملک پھر وہ نازل ہون اربع ہزار
کہ جنکا لقب ہی علامات دار

ہزار اور آئین جو زیر فلک
تو پھر سیصد و سیزدہ وہ ملک

جو حاضر ہوئے بدر مین ایکدن
پئے نصرتِ سیدِ انس و جن

پھر آئین ملک اور اربع ہزار | محرّم کی دسوین کو جو بیقرار
پئے حضرتِ سیّدِ تشنہ کام | دل و جانِ زہرا علیہ السّلام
کہا آکے یون اے شہِ کربلا | کرین قتل اعدا کو ہم مطلقا
نہ راضی ہوا پر وہ سلطانِ دین | کہا فضلِ حق سے ہین عاجز نہین
غرض سب پراگندہ ہو نوحہ گر | مجاور رہین وہ مرقدِ پاک پر
مصائب پہ حضرت کے لیل و نہار | حزین سب کے سب رہتے ہین اشکبار
ترقی ہی اک نالہ و آہ کو | قیامت تلک روئین گے شاہ کو
ملک ایک اونمین ہی عالیمقام | وہ سردار ہی سب کا منصور نام
زیارت کو زوّار جاتے ہین جب | ملائک وہ لینے کو آتے ہین سب
جو رخصت ہو زوّار وہ شاہ سے | ملک سب ہین پہنچانے جاتے اوسے
جو بیمار ہوجاے وہ مردِ دین | عیادت کو اوسکی یہ جائین وہین

وہ دنیا سے کرتا ہی جسدم قضا
نماز اوسپہ کرتے ہین یہ سب ادا

تہ دلسے دیگر دعائین اوسے
یہ سب توبہ کرتے ہین اوسکے لیے

غرض ہین زمین پر یہ سب سوگوار
امامِ زمانہ کا ہے انتظار

کہ ظاہر ہو جسدم امامِ انام
تو آجائین یہ سب کے سب اوسکی کام

کرینگے غضبناک ہو کر جہاد
نکالینگے سب کے بلا کے عناد

وہ لائینگے اک اک پہ قہرِ خدا
اعادی کو دینگے سزائے جفا

روایت یہ آئی ہی ذی اعتبار
سکندر کو حق نے دیا اختیار

جو ہین ابر صعب اور ابر ذلول
کرے ایک کو انمین سے وہ قبول

دوم ابر کو جو کہ ہی بے صدا
قبول اوس نے اپنے لیے کرلیا

امانت رہا صعب با رعد و برق
پئے خدمتِ سیدِ غرب و شرق

ہو جسوقت ظاہر شہِ نامدار
اوسی ابر پر ہوئیگا ایک سوار

کرے سیر پھر شاہِ دنیا و دین — یہ ساتون فلک او رساتون زمین
ہوائین ہر اک قسم کی بیشتر — ہون تسخیر شاہنشہِ بحر و بر
نبی و علی کا وصی آخر — جوان شکل مین ہے توسن مین ہے پیر
وہ طاقت و قوت ہو نامِ خدا — کہ گاہے اگر وہ امامِ ہدا
درختِ کلان کو سکان ایک دے — او کھڑکر وہین بیخ وہ گر پڑے
جبل مین جو حضرت کرین اک صدا — تو ہو پھٹکے پتھر سے پتھر جدا
خدیوِ جہان مالک بند و بست — تماہی کرے سیر بالا و پست
کرے کوہ و صحرا و دریا کی سیر — ہو محکوم ہر وقت دنیا کی سیر
نہ باقی رہے کوئی ایسا مقام — نہ جاوے جہان وہ امامِ انام
وہ برپا کرے دینِ حق ہر کہین — اوگل دے ہر اک گنج و معدن زمین
جدہر رخ کرے شاہ گیتی پناہ — دلونپر ادہر تا بیک ماہ راہ

عجب طرح کفار چھپانے لگے
لعینوں نکو اندوہ کھانے لگے

وہ پہچان لے دیکھکر اک نظر
کہ مومن یہ ہی یہ منافق البشر

نکوکار یہ ہی یہ بدکار ہے
یہ ہی بے خطا یہ گنہگار ہے

ہر اک شخص پر شاہ عالم پناہ
ہر اک حکم جاری کرے بے گواہ

سلیمان و داؤد کی طرح سے
کرے اصل احوال پر فیصلے

جہان جائے سلطان جن و بشر
رہے سایۂ ابر بالاے سر

ہون اوس ابر سے صدائین بلند
سنین ساری مخلوق یہ وعظ و پند

کہ مہدی و آلِ محمد ہے یہ
خدا کی عدالت کا مقصد ہی یہ

کرین دور کا قصد جب شاہِ دین
سمٹ جائے اکبار روئے زمین

کہ حضرت مع لشکر اک آن مین
مسافات عالم وہین طے کرین

خرامان ہون جب شاہ امامِ ہدا
تو احمد کے مانند نامِ خدا

سراسر ہو پر نور روے زمین
نہ چشمِ فلک دیکھے سایہ کہین

برآمد ہو گلے سے جب وہ جناب
کرے یہ ندا اک منادی شتاب

کہ ہمراہ اپنے براے سفر
نہ لے توشہ و آب کوئی بشر

جو مشہور ہے سنگ موسیٰ بنام
جسے چاہتے ہونگے سب خاص و عام

کہ ہے بار اک اونٹ کا وہ حجر
رہے ساتھ شہ کے میانِ سفر

جہان ہو مقامِ امامِ زمان
بارشاد ہو نصب پتھر وہان

تو بارہ روان چشمے ہون سنگ سے
زمین پر بہین وہ عجب ڈہنگ سے

جو دن چشمونکا پانی پیتا رہے
تو زنہار بھوکا نہ پیاسا رہے

نجف مین جو پہنچین امامِ زمان
وہین رونق افزا ہین بیگمان

روان ہوا اوسی سنگ سے شیر و آب
ہون سیراب آسودہ سب بیحساب

روایات مین راوی ہین لکھ گئے
کہ آوے طعام و علف سنگ سے

بافراط پیدا ہو شام و سحر — اگرین نقش سب مردم و جانور
عصا ہو گا موسیٰ کا حضرت کے پاس — کہ جسوقت چاہین شہِ حق شناس
تو ثعبان بنکر کرے لب جو وا — لبون مین ہو چالیس گز فاصلہ
نگل جاوے ہر چیز کو بے تعب — بایسار سلطانِ ملکِ عرب
وہ پیراہنِ خاص باغِ جنان — ہو زیب تنِ سیدِ انس و جان
کہ جبریل اعانت کو جب آئے تھے — براہیم کے واسطے لائے تھے
پہنکر جسے بچ گئے آگ سے — جلے تھے جو نمرود کی لاگ سے
وہی جامہ یوسف کے تھا زیب بر — ہوا جس سے خوشبو دماغِ پدر
جو کوریکا باعث ہوا ہجر پدر — اوسی جامہ سے آیا آنکھون مین نور
سلیمان کی خاتم ہون پہنے امام — ہون ساتھ انبیا کے تبرک تمام
اگر کوئی کافر چھپے بھاگ کر — بہ پشتِ حجر یا بہ پشتِ شجر

بآواز گویا ہون سنگ و درخت ۔ چھپا ہی مرے پیچھے وہ خفتہ بخت

فدا تجھپہ ہم اے امام زمان ۔ اسے قتل کر آ یہان ہی نہان

یہانتک تو دنیا مین ہو انتظام ۔ نہ باقی رہے کچھ بھی کفر و ظلام

جو شیعون کے سر پر پھرے دست شاہ ۔ خدا اونکو دے عزت و عقل و جاہ

قوی کردے شیعون مین ہر فرد کو ۔ ہو چالیس کی قوت اک مرد کو

ارادہ کرین جب سوے کوہسار ۔ اوکھاڑین بن و بیخ سے ایکبار

درندے پرندے چرندے تمام ۔ اطاعت کرین شاہ کی صبح و شام

جو اصحاب و انصار شاہ زمان ۔ زمین پر قدم اپنا رکھین جہان

کرے ناز سب پر وہانکی زمین ۔ فلک عرش کا آسمان کی زمین

ہر اک وحشت و بیم رب انام ۔ کرے دور اونکے دلون سے تمام

کرے دشمنون کے دلون مین مکین ۔ مرین خوف سے اشقیاء لعین

کریں دشمنوں کو جو شیعہ ہلاک — ملیں نہ یہ پاسکو مانند خاک

خدا اونکو دیوے کچھ چشم و گوش — کہ جس جگہ ہوں وہ با عقل و ہوش

خود آنکھوں سے شہ کی زیارت کریں — طلاقت سماعت اشارت کریں

غم و ضعف و سستی و درد و بلا — ہو شہ کی بدولت سب اونسے جدا

زمین آسمان کی عطیات سب — ترقی کریں خوب ہر روز و شب

نہ برسا خلافت کے جو غضب سے — وہ باران رحمت برستا رہے

دل آپس میں ہوں شکل آئینہ صاف — کدورت سے ہر ایک ہو سینہ صاف

درندے بھی ہوں رام یکدگر — نہ پہونچائیں ہرگز کسی کو ضرر

عراق و عجم سے اگر تا بہ شام — کرے کوئی عورت سفر صبح و شام

مع زیور و زینت و مال و زر — چلی جائے محفوظ وہ راہ بھر

درندوں کی ایذا نہ چوروں کا ڈر — نہ رہزن کا کھٹکا نہ رہ کا خطر

نبی شیبہ مشہور ہی جنکا نام
امینانِ مفتاحِ بیت الحرام

بحکم شہنشاہ گیتی پناہ
کٹین ہاتھ اونکے بلا اشتباہ

وہ لٹکا دے جائین پھر کعبے سے
منادی ہر اک سو ندا ئین کرے

یہ کعبے کی کرتے ہین چوریان
ہو آگاہ مخلوقِ ربِ جہان

ہر اک زادۂ قاتلانِ حسین
ہو کشتہ بحکمِ شہِ مشرقین

کہ آباؤ اجداد سے بد گہر
رضامند تھے سب وہ اس قتل پر

کسی کار بد پر جو راضی ہوا
تو وہ کام گویا خود اوس نے کیا

امامِ زمان شاہِ دنیا و دین
کرین زندہ پھر عائشہ کو وہین

پئے ماریہ اور بہر بتول
و ام براہیم و بنتِ رسول

امامِ زمان اوس سے لین انتقام
وہ جور و جفا یاد آئین تمام

نہ دے پھر جو دنیا مین کچھ بھی زکوٰۃ
کرین قتل اوسکو شہِ کائنات

یہ روشن ہو عالم مین نورِ جناب / کسی کو نہین حاجتِ آفتاب
ہر اک شیعہ کی عمر ہو اسقدر / کہ ہون اک ہزار اوس سے پیدا پسر
وہ مسجد کہ ہون سب در اوسکے ہزار / بنا پشت کوفہ پہ با صد وقار
کرے پشت قبرِ شہِ کربلا / وہ اک نہر جاری امامِ ہدا
کہ ملجاے نہر نجف سے وہ نہر / خلائق ہو عذب اللسان شہر شہر
وہان جا بجا پھر امامِ زمان / بنائین گے پل اور پن چکیان
ہے ارشاد باقر علیہ السّلام / کہ گویا ہون مین دیکھتا وہ مقام
کہ زنبیل گندم کی اک پیرزال / لئے اپنے سر پر چلی بے ملال
سوے کربلا جانبِ نہر جاے / کہ تا بے کرایہ دے پیس لاے
عیال اپنی لیکر امامِ زمان / رہین مسجد سہلہ مین شادمان
جو کہنہ امارت وہ پائین امام / گرا کر اوسے پھر بنائین امام

کرین جب پسند اوسکی کچھ مستقیم — بسانِ زمانِ جنابِ کلیم

مساجد سرِ راہ جو دیکھ لے — منارے وہ اوسکے وہ سب کنگرے

ہر اک ناودان روزنہ پنجرا — کہین راہ مین ہو جو بیت الخلا

کرین منہدم سبکو ایکبار شاہ — کہ ہو ساٹھ گز وسعتِ شاہ راہ

بحکمِ خدائے جہان آسمان — ہوا سدرجہ آہستہ گردش کنان

ٹھہرنے لگے دِن نہ کاٹے گئے — برابر ہوا اک روز دس روز کے

بحکمِ خدا شاہ کعبہ کو ڈہائین — تو مثلِ خلیلِ خدا پھر بنائین

گرے مسجد سید المرسلین — بنے پھر قدیمی بنا پر وہ ہین

مقامِ جنابِ خلیلِ خدا — جہان مصطفےٰ نے کیا تھا بنا

خلیفہ نے جسکو دیا ہے بدل — بغاوت جہالت سے بس نے محل

بنائین پھر اوسکو امامِ ہدا — مثالِ بنائے رسولِ خدا

کریں بد عقیدیں محو مولا تمام
کریں سنتیں شاہ ہر پا تمام

نہ شیعہ رہیں مفلس ہوں کوئی کہیں
غنی ہوں تونگر ہوں سب مومنین

براے تصدق براے زکوٰۃ
پنائیں گدا گو پھریں شش جہات

کریں منتیں لاکھ اہل کتاب
نہ جزیہ پہ راضی ہوں ہرگز جناب

نہ جبتک مسلمان ہو ہر بشر
نہ راضی ہوں شاہنشہ بحر و بر

کریں ہر کسیکو نصیحت جناب
ولیکن نہ مانے جو خانہ خراب

کریں بے تامل وہیں قتل اوسے
نہ کافر نہ منکر نہ مرتد بچے

وہ قرآن مکتوب دست علی
کہ جسمیں منافق کو تکرار تھی

امام زمان شاہ دنیا و دین
کریں اوسکو ظاہر پئے مومنین

علی ولی دست رب انام
امیر دو عالم علیہ السلام

یہ ارشاد فرما ہوئے صاف صاف
ہیں گویا ہم اب دیکھتے بے خلاف

کہ کوفے کی مسجد میں سب شیعون نے ہر اک سمت ہیں خیمے برپا کیے
ہر اک کو اوسی تازہ قرآن کا بہم درس دیتے ہیں اب برملا
جناب امام زمان شاہِ دین روانہ کرینگے جو خط کہین
بالطاف اوس سے یہ فرمائینگے کہ تیرے کفِ دست تیرے لیے
بلا شبہہ رکھتی ہے حکمِ کتاب تجھے امر و نہی و خطا و صواب
اگر کچھہ نہ اونسے مفہوم ہو ہتیلی جو دیکھے تو معلوم ہو
کہ تو چاہتا ہے جو حکمِ خدا بتفصیل بالکل ہوا اوسمین لکھا
روانہ کرین صاحب الامر فوج سوے کشورِ روم جب موج موج
لب نہر لشکر کا ہو جب گذر لکھے پاؤن پر اپنے کچھہ ہر بشر
چلی راہ پانی پہ مثلِ زمین جو دیکھین یہ احوال رومی کہین
تو فی الفور ہون ملکے سب براہ کہین جسکا لشکر ہے یہ وہ شاہ

بھلا ہوگا کس درجہ ذی الاقتدار — عدول اوس سے لازم نہین زینہار

جو باہم یہ سب مشورے کر چکین — تو دروازۂ شہر کو کھولدین

وہ سب فوج ہو داخلِ شہر جب — اطاعت کرین شاہ کی سب کے سب

ہون جب حاضر بارگاہِ امام — کرین اسطرح پر اداے سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَقِیَّةَ اللّٰہِ

ہون پھر بعدہ چار چشمے روان — بہم مسجدِ کوفہ سے ناگہان

ہو روغن کا اک شیر کا دوسرا — اک آبِ طہور اور ایک آب کا

کرین جب قیام آکے شاہ زمان — اوسی مسجدِ کوفہ مین شادمان

تو لشکر کو بھجوائینگے شام کو — امیہ کی اولاد کا قتل ہو

یہ سنتے ہی سب بھاگین ہو کر تنگ — امان کے لیے سوے ملکِ فرنگ

فرنگی نہ دین مطلقا اونکو راہ — کہین سب کبھی ہم نہ دینگے پناہ

جہانتک کہ تم اے گروہِ فضول
نہ دینِ نصاری کروگے قبول

یہ سنتے ہی باتین وہ سب بے ادب
چلیپا کو گردن مین لٹکائین سب

جو ہون داخلِ شہر گم کردہ راہ
یقین ہو کہ ہاتھ آئے شاید پناہ

مگر پہنچی جسدم سپاہِ امام
نصارے کی بھی صبح ہوجائے شام

پکار اوٹھین سب صلح کرتے ہین ہم
امان چاہتے ہین بربِّ حرم

کرین شاہ کے اہلِ لشکر سوال
حوالے کرو ہمکو بے قیل و قال

ہمارے گنہگار بھاگے ہوئے
جو ہین سب امیہ کی اولاد سے

غرض اونکو فوراً کرین دستگیر
تہِ تیغ ہوجائین آخر شریر

خلائق کا جسطرح پر انتظام
کیا تھا شہِ انبیا نے مدام

کہ پچھلی کسی کی نہ دیکھی سنی
خطا جاہلیت کی سب بخشدی

مگر تازہ احکام جاری کیے
سب آداب اسلام جاری کیے

اسیطرح صاحب الامر بھی — کرین انتظام جہان واقعی
نہ چھپائین کسی کی خطا و قصور — ہوئے ہون جو مردم سے پیش از ظہور

سنو دل لگا کر مری آرزو — فداؤ نثارِ امام زمان
ہمیشہ تھا جس عہد کا انتظار — مبارک ہو وہ دور دورِ جہان
جو واقع ہو رجعت مین دیکھین سنین — بنامِ خدا چشم دل گوش جان

جو ہین شیخ راوندی قطب دین — مع بعض دیگر روات امین
کہ کہتے ہین باقر سے مروی ہوا — کہ پیش از شہادت شہِ کربلا
ہوئے اپنے اصحاب سے حرف زن — مرے جد جناب رسولِ زمن
ہوئے مجھسے گویا کہ اہلِ نفاق — جو لیجائین تجھکو سوے عراق
بہم جس جگہ با سداد و صفا — ملاقی ہوے انبیا اوصیا
وہ جس سرزمین کا عمورا ہی نام — جہان ہم ہان یاوران تشنہ کام

مصیبت مین ہو تو شہید جفا — مگر تیرے اصحاب کو مطلقا
وہان درد آہین پہنچے کبھی — بلا فاصلہ پھر یہ آیت پڑہی

قُلنَا یَا نَارُ کُونِی بَردًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبرَاہِیمَ

کہا پھر بحکم خدائے جلیل — نہ تجھے جسطرح آگ بہر خلیل
یونہین آتش ورد حرب نبرد — ہو تجھپر مع یار و صحاب سرد
یہ گویا ہوئے پھر شہ کربلا — ہمین جب کرین قتل اہل جفا
او سیدم تو واللہ ہم بی ہراس — پہنچ جائین اپنے پیمبر کے پاس
جہانتک خدا چاہے شام و سحر — وہانتک وہین ہم ہین جلوہ گر
ہو جسکے لئے شق یہ سطح زمین — قیامت سے اول نہ ہونگے ہمین
کہ آئینگے دنیا مین پھر بیگمان — بہمراہ عیسیٰ دہان شادمان
یکایک مع سرور نامدار — امام زمان قائم ذی وقار

فلک سے وہ نازل ہون اوس دن ملک
زمین پر نہ آئے ہون اوس وقت تک

سرافیل و میکال و جبرئیل بھی
ملایک کی لے لیکے فوجین کئی

بحکم خداوند لیل و نہار
مجھی پر ہون نازل بصد افتخار

وہین پھر جناب رسولِ خدا
ہون نازل مع زمرۂ اوصیا

بہ اسپ ابلق ہون وہ راہ آ
کہ جس پہ ہوا ہو نہ کوئی سوار

سوار اوس پہ ہو ہو کے آئین یہان
وہان پھر جنابِ رسولِ زمان

نشان کو تکان دیکے تیغ و نشان
کرین خود سپرد امامِ زمان

ہین اسکے مابعد ہم سب یہان
جہان تک ہو منظور ربِ جہان

ہون کوفیکی مسجد سے پھر لاجواب
عیان چشمۂ روغن و شیر و آب

امیرِ عرب سید الاوصیا
مجھے دیکے شمشیر خیر الوریٰ

روانہ کرین خرم و شادمان
ہوئے شرق و غرب زمین جہان

یہان تک کرون قتل تا مطلقا
نہ باقی رہین دشمنانِ خدا

جلادون مین اصنام وہی زمین
کرے تا نہ پھر شرک کوئی کہین

یہانتک کہ جب ہند مین ہو گذر
کرون فتح ہر شہر مین شہر

بفرمودۂ حضرتِ ذو الجلال
پھر اوٹھکر بہم یوشع و دانیال

چلے جائین پیشِ جنابِ امیر
علیِ ولی دست ربِ قدیر

کرین عرض ای سید الاوصیا
کہا جو خدا و نبی نے کیا

یہ سن سنکے ہفتاد مردِ جری
کرین بیا تھا اونکے علیِ ولی

کہ بصرہ مین جا کر وہ عالیمقام
کرین قتل فوجین وہ مانگی تمام

روانہ کرین شاہ پھر بہر جنگ
عساکر بسوے بلادِ فرنگ

کہ ہر شہر و قریہ کو وہ خیر خواہ
کرین فتح کرکے برابر تباہ

کرون قتل مین جانور وہ تمام
کہ جن جنگاہی گوشت کہانا حرام

نہ باقی رہے تا بروے زمین
وہ رائے حلال اور طیب کہین

تمامی مذاہب کے اشخاص پر
کرون عرض اسلام مین سر بسر

ہے ختم حجت پھر انجام کار
بقتل و باسلام دون اختیار

مسلمان ہوا جو بشر بچگیا
وگرنہ وہین قتل مین لے گیا

نہ ایسا ہو دنیا مین شیعہ کہین
کہ خرم نہو وہ بروے زمین

خدا اک فرشتے کو نازل کرے
کہ ہاتھ اپنا وہ اوسکے منہ پر دہرے

کرے پاک شفقت سی گرد و غبار
دکھائے اوسے پھر جنان کی بہار

وہ سارے مکان اوسکے پیراستہ
وہ اوسکے لئے حورین آراستہ

نہ باقی رہے کوئی کور و علیل
مگر یہ کہ فی الفور رب جلیل

ہماری بدولت اوسے دے شفا
فلک سے بھیجے زمین پھر غذا

عطیات نازل کرے بیشمار
ہو اسدرجہ ہر اک شجر باردار

زمستان کے پھل شیعہ گرما میں کہاں | جو گرما کے پھل ہوں زمستان میں یا
یہہ ارشاد فرما ہے رب علا | یہ قرآن میں ہے صاف وارد ہوا

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِنْ كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

کہ یعنی جو مومن ہیں اہل بلاد | بہ زہد و بتقویٰ و صدق و سداد
عطیات میں اونپہ نازل کروں | زمین آسمانکی شرف اونکو دوں
مگر کی جو تکذیب پیغمبران | تو نازل عذاب اونپہ ہو بیگران
ہوئے صرف ارشاد جیہر مقتضی | کہ تحقیق شیعونکو رب علا
عطا وہ کرامت وہ عزت کرے | کوئی شے نہ پوشیدہ ہو بندہ سے
کہیں اپنی نسوان سے سب واقعی | اونہوں نے جو مخفی کیا ہو کبھی
حدیثوں میں ہی معتبر یہ خبر | کہ زندہ ہو رجعت میں جن بشر

کرے جو قدم رنجہ شش جہات
وہ ہے شاہ تشنہ لبانِ فرات

یہانتک کرے سلطنت مین بسر
کہ بال ابرونکے پڑین اسقدر

پڑین آکے آنکھونپہ مثلِ حجاب
کہ جیسے کرن مین ہے خود آفتاب

روایت مین تفسیر آئے اس کی
ہوا اسطرح وارد ہوئی واقعی

ثم رددنا لکم الکرۃ علیہم

کہ شاہ شہیدان علیہ السلام
جو ہون رونق افروز با احتشام

ہون حملہ شہیدانِ روز نبرد
رکابِ سعادت مین ہمقدم

کہ خودِ طلا کار سر پہ دھرے
ہر اک جان و دلسے رفاقت کرے

روایت مین یون بھی وارد ہوا ہے
کہ ستر نبی جو بامر خدا

رفاقت مین عیسی کی تھی شادکام
جلو دار سبطِ نبی ہون تمام

کہین ہر بشر سے جہانمین یہی
یہی ہے حسینؑ علیؑ ولی

سنو گوش دلسے اَطَعنا کہو
ہوا خواہ دجال و شیطان نہو

سنین جب یہ ارشاد حق مومنین
ہو شبیر کی معرفت مین یقین

حذیفہ جہان قبلۃ الاصفیا
امامِ زمان خاتم الاوصیا

جہان سے جہان کو ہون رونق فزا
تو ابنِ علی تشنۂ کربلا

کرین فکر تجہیز و تکفین کی
کرین دفن پڑھکر نماز آپ ہی

نہ غسل و نماز اور لائے بجا
اماموں یہ غیر از امامِ ہدیٰ

روایت مین مروی ہی یہ بات
شہ کربلا خسروِ کائنات

کرین سلطنت تین سو نو برس
پس فوتِ مہدی قدسی نفس

مگر مدت عمر ہو جب تمام
تو ساقیِ کوثر علیہ السلام

زمانے مین پھر ہونگی رونق فزا
کرین بادشاہی بحکمِ خدا

یہ صادق سے ہی طرفہ گفت و شنید
جو سائل ہوا آگے عجلی برید

که خالق نے قرآن مین یا امام
لیا صادق الوعد کسکا ہے نام

سماعیل ہے کیا وہ ابنِ خلیل
کہا شہ نے اوس سے نہین اے جلیل

سماعیل بیٹا ہے حزقیل کا
نبوت پہ دنیا مین مبعوث تھا

مگر قوم نے اوسکی تکذیب کی
بانواع تہدید تعذیب کی

اذیت رسانی نہ چھوڑی کبھی
سر و رو کا کھینچا تھا سب پوست بھی

کیا حق نے اوس سے غضب قوم پر
ملک ایک بھیجا برائے خبر

فرشتے نے آکر کہا اے نبی
بحکمِ خدا تجھسے ہون ملتجی

اگر تو کہے تو تری قوم پر
ہو قہرِ خداوندِ جن و بشر

مین اکدم مین احوال کر دون تباہ
معذب ہون یہ سب کرے تو نگاہ

سمیِّ ذبیحِ خدا نے کہا
عذابون سے انکے مجھے فائدہ

نہین میری حاجت یہ ہے مطلقا
ہوئی وحی خالق کہ حاجت بتا

جو حاجت ہو کہہ مجھسے اے خیر خواہ | کہا پور حزقیل نے یا الٰہ
مجھے بھی مع تشنہ کربلا | زمانے مین پھر لانا تو بر ملا
کہ مین انتقام اپنے اعدا سے لون | سزا انکو جسطرح جیسے چاہون دون
بیان جب وہ یہہ مدعا کر چکا | تو ربِّ ہدیٰ نے مقدر کیا
کہ رجعت مین ہو ہمرکاب حسین | زمانے مین حزقیل کا نورِ عین
روایت مین ہے یہ بھی وارد ہوا | دمِ رجعتِ خسروِ کربلا
برابر تہِ خاک سے ایکبار | ہوا خواہ اونکے بہتّر ہزار

سن اے سوزِ غم گوشِ دل سے ذرا | جلا شمع کے مثل ہر استخوان
سہون کب تلک سوزشِ احتراق | کہ اب شربت دید ہو نوش جان
ہوا صبح رجعت کا تارا نمود | کٹی رات کام آئین بیداریان

حسن ابن فرزند جمہور نے | لکھا واحدہ مین یہ اخبار سے

که کہتا ہی عاصم کا پور سعید — حدیثو نگار اوی مسمیٰ حمید

که باقر یہ ارشاد فرما ہوے — مرے جد امجد ید اللہ نے

یہی خطبہ اک روز انشا کیا — که کہتا ہی خلّاقِ ارض و سما

خداوند عالم نے پہلے پہل — کیا تھا تکلم جو روزِ ازل

ہوا نور وہ پھر اوسی نور سے — محمدؐ کو پیدا کیا پھر مجھے

اوسی نور سے پھر بہ ارشادِ رب — ہوئی خلق ذریتِ پاک سب

پھر اکبار بعد اوسکے اللہ نے — تکلم کیا دوسرے طور سے

سراپا وہ روحِ مطہر ہوا — اوسی نور مین اوسکو ساکن کیا

معِ روح اوس نور کو اکبار — دیا پھر ہمارے بدن مین قرار

ہماری ہی خاطر ہی سب کائنات — ہی سارے جہان مین ہماری ہی ذات

ہمین سے برائی خواص و عوام — خلایق پہ کی اوسنے حجت تمام

نہ خورشید و ماہِ شب افروز تھا
نہ یہ شب کہیں تھی نہ یہ روز تھا

نہ عالم میں کوئی کہیں ذی حیات
نہ فکرِ معیشت نہ ذکرِ ممات

کہ تھا نور سبز اک ہمارا مقام
ہمیشہ خدا کی عبادت سے کام

ہمیں شغلِ تسبیح و تحمید تھا
کہ کثرت میں بھی رنگ توحید تھا

یہ احوال تھا واقعی پیش از ان
کہ پیدا ہو مخلوق ربِ جہان

اس آیت کو دیکھیں سنیں سامعین
بچشمِ بصیرت بگوشِ یقین

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیِّیْنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ

یہ ہی ترجمہ ظاہری لفظ کا
کہ خالق سے تھا وعدہ انبیا

کیا تھا یہی عہد پیمان بدل
کہ سب ہم پہ لائیں وہ ایمان بدل

ہماری مدد اور یاری کی ہین — تہ دل سے نصرت ہماری کرین
حبیبِ خدا پر جو ایمان لائین — مری واسطے اپنی جانین لڑائین
یہ ارشادِ فرما کے گویا ہوا — علیؑ ابنِ عمِ رسولؐ خدا
یہ تحقیق مجھسے بھی اللہ نے — اسیطرح تھے عہد و پیمان کئے
کہ شاہنشہِ انبیا کا مدام — رہون مین مددگار ہر صبح و شام
مرا حال ہی سب پہ آئینہ سب — رہا عمر بھر وقفِ رنج و تعب
جہان مین رسولِ خدا کے لئے — شہِ انبیا مصطفےٰ کے لئے
مددگار رہتا تھا لیل و نہار — جہادون مین تھا دمبدم جان نثار
غرض ہر طرح مین نے عہدِ خدا — رہا زندہ جب تک کیا سب وفا
مگر انبیا نے جو گاہے مری — امانت رکھی یہ صحیفہ تھا قوی
کہ میری امامت سے وہ بیشتر — زمانے سے سب کر گئے تھے سفر

پر آئیگا دنیا مین جلد اب وہ ور
کہ وہ انبیائے خدا سب بفور

وصی پیمبرؐ کی یاری کرین
جہادونمین خود جان نثاری کرین

یہ مشرق سے مغرب تلک سب جہان
مرے قبضہ مین آئیگا بے گمان

پھر آدم سے تا سید الانبیا
نبی زندہ ہون سب بحکم خدا

جہاد آکے میری جلو مین کرین
شب و روز دم دوستی کا بھرین

بہت جلد کفار عالم تمام
تہِ تیغ بران ہون بس لاکلام

تعجب نہین ہی کسیطرح سے
کہ مردونکو خالق جو زندہ کرے

کرین تلبیہ کی صدائین بلند
کہین فوج فوج آکے سب ہوشمند

لبیک لبیک یا داعی اللہ

حضور یمین ہم سب حاضر ہین حضور
بجا لائین جو حکم ہو بے فتور

یہ مردان دین سب کرین جب ہجوم
تو ہو کوچے کوچے مین انکے دہوم

غضبناک شمشیر بران بدوش | گلے تاک ہو بحر شجاعت کا جوش
تہ تیغ ہون ظالمین جابرین | تہ تیغ ہون اولین آخرین
وفا کر دین عدہ جو حق نے لیا | جو اس آئے مین ہمسے اونسے کیا

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ
لَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا

کہ خالق نے خود اونسے پیمان کیا | جنہون نے کہ منظور ایمان کیا
کہ البتہ روے زمین پر اونھین | مقرر ہم اپنا خلیفہ کرین
کہ جسطرح اون لوگون سے پیشتر | خلیفہ مقرر کئے خلق پر
کرون دور مین اونسے ہر خوف و ڈر | عبادت کرین تا مری بیخطر

یہ ارشاد فرما ہوے پھر علی
مکرر ہی دنیا مین رجعت مری

مین زندہ ہون پھر زندہ ہونیکے بعد
ہو بیدار جسطرح سونیکے بعد

مین ہون صاحب رجعت بیشمار
مین ہون صاحب صولت و اختیار

مین ہون مالک دولت بیحساب
مین ہون آہنی قلعۂ فتح باب

مین ہون بندۂ خانہ زاد خدا
مین ہون ابن عم رسول خدا

مین ہون معدن علم پروردگار
امین خدا خازن راز دار

حجاب خداوند بالا و پست
صراط اور میزان کا ہون بندوبست

کلام حق اسمائے حسنی مین ہون
کہ امثال و آیات علیا مین ہون

مین ہون صاحب سقر نہر بہشت
کہ ہر اہل کو دونگا مین کوثر بہشت

جو نا اہل اہل جہنم ہین
جہنم مین داخل کرونگا مین انھین

ہی تزویج اہل جنان میرے ہاتھ
جسے چاہونگا بیاہ دون جسکے ساتھ

قیامت کے دن حشر ہو جب عیان ❊ ہی میر یطرف بازگشت جہان
حساب اونکا ہی منحصر مجھپہ سب ❊ گذر ہو نہ اعراف تک بے طلب
بلاشبہہ مین آخر روزِ گار ❊ بفرمانِ خلاق لیل و نہار
وہی داتبہ ہون بروی زمین ❊ کہ ناطق ہی جسپر کتابِ مبین
ظہور آخر کار جب ہو مرا ❊ کلیمؑ و سلیمانؑ خاتم عصا
مین رکہون سراسر بروے جبین ❊ نہ کوئی بچے کافر و مردِ دین
منقش یہ مومن کے ماتھے پہ ہو ❊ کہ مومن بحق ہی یہ مردنکو
اسیطرح کافر کے ماتھے پہ بھی ❊ منقش ہو کافر بحق ہی یہی
غرض مومنونکا ہوئین بادشاہ ❊ زبانِ سخن گو ہون بے اشتباہ
مین ہون خاتم اوصیاے رسل ❊ مصیبت مین مشکل کشاے رسل
مین وارث رسولانِ اطہر کا ہون ❊ خلیفہ خداوند اکبر کا ہون

خدا نے مجھی کو کیا ہی عطا — خلایق کا سب علم مرگ و بلا
مجھے ہر طرح کے یہ سب علم مین — کہ مخلوق پہ تا کرون حکم مین
یہ حکم میرے خدا نے کیا — یہ رعد اور برق ابر یہ صاعقا
یہ سب تیرگی سب صفائی جہان — یہ سب بحر سب کوہ سب آندھیان
یہ ماہ اور یہ انجم و آفتاب — اب آگے بتاون مین کسکا حساب
جو کچھ چاہے آغاز و انجام سے — مفصل ہر اک شخص وہ پوچھ لے
حدیثو مین صادق سے ہی یہ لکھا — کہا حق سے شیطان نے یا خدا
تو کر حین سے مجھکو مہلت عطا — کہ مہلت ہو تا روز رجعت عطا
کہا گو کہ فاحش ہی تیری خطا — مگر ہمنے کی تجکو مہلت عطا
کہ آدم سے تا وقت معلوم سب — نمایان ہون شیطان پر رنج و تعب
کہا شہ سے راوی نے پھر واقعی — کہ ہی رجعت آخری کیا یہی

براے جناب علیؑ ولی | دیا اور بھی رجعتین ہین کئی
کئی رجعتین ہین کہا شاہ نے | جناب علیؑ ولی کے لئے
جہان مین دم رجعتِ ہر امام | پئے اہتمام و پئے انتظام
پئے نصرت و یاریِ کاروبار | جناب علیؑ ولی بار بار
بلا شبہہ لاریب رجعت کرین | یہان ہر زمانے مین ہر عہد مین
نکوکار بدکار جو ہین بشر | حضوری مین حاضر ہون شام و سحر
خلایق پہ غالب ہین مومنین | خداوندِ عالم ہو اونکا معین
جو مومن ہین وہ کافرونسے تمام | بانواع و اقسام لین انتقام
بوقتِ معین بحکم اله | علی ولی با تمامی سپاہ
ہون رونق فزاے زمین و زمان | بصد صولت و شوکت عز و شان
ہو شیطان بھی لیکے اپنی سپاہ | بناچار ہو حاضر عرصہ گاہ

جو ہی قرب کوفے کے صحرا تمام | کنارِ فرات اوسکا رہ جاہی نام

وہین ہو ملاقات انجامِ کار | وہان ہو وہ ہنگامۂ کارزار

کہ محشر تک اسطرح کا معرکہ | نہ گاہے کہین ہوگا واقع ہوا

لڑائی کو گویا ہون مین دیکھتا | کہ پسپا ہوا لشکرِ مرتضے

پسِ پشت سو سو قدم ہٹ گئے | قدم بعضونکے نہر مین جا پڑے

خداوندِ جبار و قہار جب | کرے نازل اوپر اپنا غضب

کہ اوس مین ہون ملایک تمام | فلک تک بصد کثرت و ازدحام

ہون بھی حضرتِ سید الانبیا | مع حربۂ نور رونق فزا

جو حضرت کو ابلیس دیکھے وہان | ہٹے پیچھے جی چھوڑ کر ناگہان

کہین اوسکے لشکر کے سب لشکری | چلے تم کہان چھوڑ کر افسری

کہ اسلام پر اب تو پائی ظفر | مظفر و منصور ہی کیا ہی ڈر

یہ سنکر کہے کا لعین بے حیا | کہ جس شے کو مومنین یہان دیکھتا
بھلا دیکھتے ہو اوسے تم کہان | عقابِ خدا سے نہین اب امان
میان دو کتفِ لعین یہ ہین | رسولِ خدا صلعم سید المرسلین
وہ نیزہ لگائین کہ اک وار مین | مع فوج داخل ہو وہ نار مین
زمانی مین پھر شرک و بدعت نہو | کہین شغلِ غیر عبادت نہو
زمین بس علی صاحب ملک و مال | کہ گذرین چہل الف و چار الف سال
ہون ایک اک ہزار ابنِ ہر شیعہ سے | مگر ہر برس ایک ہو ایک کے
نمایان ہون دو باغ سبز و عجیب | کہ اک مسجد کوفہ کے ہو قریب
کیا حق نے قرآن مین او سکا بیان | یہ تشدید پنجم ہے مدہامتان
جہانتک کہ چاہے خدا سمیع | وہان تک ہون وہ باغ دونون وسیع
ہے اکثر احادیث مین یہ خبر | اس آیت کی تفسیر مین معتبر

وَلَئِن مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ ۵

کہ پیدا ہوا خلق میں جو کوئی — ہی اک قتل اک مرگ اوسکی لکھی

اگر پیشِ رجعت یونہیں مرگیا — تو رجعت میں ہو تیغ سی جا بجا

اگر قتل وہ پیش رجعت ہوا — تو رجعت میں بے قتل مرجائیگا

احادیث میں معتبر معتبر — اس آیت کی تفسیر میں بیشتر

یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا

کہ جسدن ہر امت سے وہ مدعی — جو کرتے ہیں تکذیب آیات کی

کئے جائیں محشور سب رو سیاہ — ہی مقصود رجعت کلام آلہ

نہیں تو قیامت میں خلق خدا — بلا قید محشور ہو مطلقا

ہی ارشاد صادق علیہ السلام — کہ قرآن میں اپنے رب انام

سنے ناصبی بہر اہلِ خلاف — یہ ارشاد فرما ہوا صاف صاف

فَاِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنكًا

کہ رجعت مین لائینگے ہر صبح و شام	یہی فضلۂ آدمی سب تمام
احادیث معراج مین بعض جا	پیمبرؐ سے ارشاد حق نے کیا
یہ میرا علیؑ ہی جو زوجِ بتول	ہی وہ دابۃ الارض کا یارسول
اماماں دین مین سے یہان	کرون سب کے بعد اوسکا مین فیض جان
روایت ہی اخبار مین معتبر	کہ رجعت مین زندہ ہون جو جو بشر
ہوئی جتنی عمر اونکی پہلے یہان	دوچندان ہو رجعت مین عمر روان
یہ گویا ہوے پھر امامِ ہدیٰ	کہ سلطان دنیا و دین مرتضیٰ
جو رجعت کرین بادشہِ کربلا	سب اعدا تہِ تیغ ہون برملا
امیہ کی اولاد سر تا بپا	معِ آل سفیانیِ بے حیا
یہان ہو غرض جو جو ملعون ہی	علی ولی انتقام اونسے لین

کرے زندہ پھر رب لیل و نہار
اہالی کوفہ سے وہ سب ہزار

جو یاور تھے انصار تھے شاہ کے
ہمیشہ مددگار تھے شاہ کے

تمامی قبائل میں ستر ہزار
جلائے پھر اکبار پروردگار

ہو صفین میں زندہ سفیان کا پوت
معاون بھی ہوں اوسکے زندہ ضرور

جہان تھی ملاقات باہم ہوئی
اوسی جا ملاقات ہو انکی بھی

تو شاہ نجف سید الاصفیا
وہین پور سفیان کو با اشقیا

کرینگے قتل باصد عذاب و تعب
مگر زندہ ہوں پھر لعین سب کے سب

تو ہمراہ فرعون فرعونیان
علی ولی سرور انس و جان

باقسام و انواع ایذا انھین
سراسر برابر معذب کرین

غرض آئینگے پھر جناب امیر
یہان با جناب بشیر و نذیر

ضرور انبیا سب کرینگے ظہور
بفرط تمنا و شوق حضور

کرین سید الانبیا خود عطا
علی ولی کو بھی اپنا لوا

علی بھی شہنشاہ ہون خلق مین
نبی سارے عمال حیدر بنین

باطراف واکناف عالم تمام
حسن سے محمد تلک ہر امام

رہین شاد و خرسند زیر علم
مع زمرۂ انبیا سب بہم

نہ مردم کسی سے کہین بھی ڈرین
بدون تقیہ عبادت کرین

محمد یہ ہو لطف و ظل آلہ
تمام اہل عالم کے ہون بادشاہ

کہ دنیا کے سب مبتدا منتہا
ہوما تحت فرمان خیر الورا

یہان تک وہ وعدہ بھی ہووے وفا
جو قران مین کرتا ہی رب علا

کہ ہر دین پر اوسکو غالب کرے
اوسیکا ہر اک دین جو ہووے دم بھر

روایت مین کرتے ہین راوی بیان
کہ قرب ظہور امام زمان

جمادی اخری مین بس یک بیک
رجب مین بھی بعد اوسکے دس دن تلک

جو باران رحمت برستا رہے
وہ خود برق کی مثل ہنستا رہے

سحاب کرم کی وہ دریا دلی
ہو مخلوق نے بھی دیکھی سنی

بنیا گوشت مردونکے اوگنے لگے
کہ سب زندہ ہو ہو کے ہون اوٹھ کھڑے

مجھے اب وہ آتے ہین گویا نظر
کہ ہین جھاڑتے خاک بالائے سر

حدیث اور اسطرح وارد ہوئی
کہ رجعت ہو حسب صاحب الامر کی

تو ہو پشت کوفہ سے فوق فرا
مع سبع عشرین امام ہدا

اوٹھے ہون وہ سب قبر سے مردہ
کہ موسائی اونمین ہون پندرہ

ہون سات اونمین صحاب کہف رقیم
وصی ایک موسی کا مرد کریم

ہو یوشع بن نون و سلمان ایک
پھر اک بو دجانہ جو ہے مرد نیک

ہین مقداد پھر مالک اشتر ہین پھر
ہین سب کے سب یار اور منتصر

کہ من جانب مہدی رہنما
ہون عمال و حکام شہر و قری

ہے منقول ظاہر ہوں جب حضور
تو مرقد میں ہر شیعہ کی بالضرور

ملک ایک آکر کہے یہ پیام
کہ ظاہر ہوا آج تیرا امام

اگر کہہ تو میں زندہ کردوں تجھے
کہ تو اپنے آقا سے جاکر ملے

وگرنہ بنعماے پروردگار
رہیں شاد رہ تا بدار القرار

ہے ارشاد صادق علیہ الثنا
کہ رجعت کرینگے جو خیر الورا

تو عالم میں بار حمت و مکرمت
کرے نصف لک سال وہ سلطنت

علی پھر کرینگے سلطنت آکے بس
یہ چل و چار الف انکو گزرین برس

کہیں آکے راوی نے شہ سے کہا
اس آیت کا فرمائیے مدعا

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ

کہ قرآن تجہیر جو واجب کیا
تو دنیا میں پھر لائیگا تجھکو کیا

کہا شہ نے واللہ دنیا کبھی
نہو گی نہو گی کبھی منقضی

کہ جبتک نہ آکر نجف مین کبھی ملاقی ہون باہم علی و نبی
وہان ایسی مسجد کرینگے بنا کہ بارہ ہزار اوسکے درہونگے وا
کیا ابنِ طاؤس نے یہ مقال کہ دنیا کی کل عمر ہے لاکھ سال
ہے اوسکے لئے سال عشرین ہزار تو اسّی ہزار آل پر کر شمار
ہے منقول صادق سے پھر یہ خبر ہے اک واقعہ میرے پیشِ نظر
کہ مین دیکھتا ہون عجب تخت زر پھر اک قبہ یاقوت کا تخت پر
جواہر جڑے اوسمین ہین بیشمار ہین اطراف کے قبے نوّے ہزار
ہر اک نور اخضر کا قبہ ہے صاف ضیا اوسکی ہے قاف سے تا بقاف
سرِ تخت یون رونق افزا حسینؑ شہِ کربلا سیدِ مشرقین
زمین ادب شوق سے چوم کر کرین مومنین ہر طرف سے گذر
بجا لائین تسلیم جب بے ریا تو آئے خدا کی طرف سے ندا

کہ اے میرے احباب خیر المآل
جو چاہو کرو آج مجھسے سوال

زمانے مین تم سب نے فی الواقعی
بہت کھینچے آزار ایذا سبھی

رہے تم شب و روز وقفِ بلا
سہے صدمۂ و رنج و غم و بلا

اگر آج وہ روز ہی دیکھئے
کہ دنیا و عقبیٰ کی حاجات سے

جو مطلوب ہو بے تردد کہو
نہ مین ہاتھ روکون نہ تم چپ رہو

بہشتِ بریں سے طعام و شراب
پھر اون سبکو آیا کرے بیحساب

یہ ہی عام شیعونکے مذہب مین بات
اسی پر ہی اجماع جملہ ثقات

کہ پیش از قیامِ قیامت یہان
بہنگام عہدِ امامِ زمان

سعیدِ جہان صالح و پارسا
شقیِ جہان طالح و بے حیا

یہ زندہ کئے جائین دونون گروہ
جہان مین یہ پھر آئین دونون گروہ

اگر زندہ ہون عمدۂ صالحین
کہ ہو کامیاب امامانِ دین

حضوری سے حضرت کی ہون کامیاب — ملین بعض اعمال کے بھی ثواب
جو ہون بدترین جہان بندہ سب — ہمیشہ رہین مبتلا سے تعب
جو رتبے گوارہ نہ تھی اونکو گاہ — پیئے اہلبیت رسالت پناہ
مضاعف وہ رتبے کرینگے نگاہ — ائمہ کی سب دولت و عز و جاہ
کرین نیک بندے طلب انتقام — سراسیمہ رہ جائین ملعون تمام
سوا انکے سب بندگان خدا — رہین قبر مین تا بروز جزا
کہ آیا ہی اکثر احادیث مین — وہی بندے مخصوص رجعت کرین
جنھین محض ایمان حاصل ہوا — ہون یا کفر مین جو رہے مبتلا
سوا انکے محشر تلک سب بشر — معطل رہین اپنے احوال پر
کہ ہی عالمون نے ہمارے کہا — یہ دعوے جو رجعت پر اجماع کا
تو شیعون پہ باہم بسر و علن — مخالف برابر رہے طعن زن

جوابات شافی سنے بیشتر | نہ رجعت کے قابل ہوئے بیخبر
نجاشی جو عالم ہی اوسنے یہ حال | لکھا ہی میانِ کتابِ رجال
ہی نعمان جو مشہور آفاق مین | گیا خدمتِ مومن الطاق مین
کہا دلگی سے یہ نعمان نے | عقیدے جو رجعت پہ ہین آپکے
تو رجعت کا اب عہد کرتی ہین ہم | ہمین دیجئے قرض پانصد درم
کہا اوس سے مومن نے دے ضامنی | کہ تو ہوگا رجعت کے دن آدمی
مجھے ہی یقین جب وہان آئیگا | تو آتے ہی تو مسخ ہو جائیگا
ولیکن نہ سمجھے تناسخ کہین | کوئی شخص اسکو بروے زمین
پڑے روح جب جسم مین اور کے | کہا کرتے ہین سب تناسخ اوسے
مگر روح جب جسم اصلی مین آئے | بقہر خدا اور صورت وہ پائے
تناسخ کی کب اوسپہ تعریف ہے | کہ یہ مسخ کی ساری توصیف ہے

غرض اوٹھ گیا بعد قطع کلام ہی ارشادِ صادق علیہ السلام
کہ رجعت پہ ایمان نہ لاے اگر تو ہمسے نہین ہی کبھی وہ بشر
نہ سمجھے جو وہ متعہ کو خود حلال کرے رد و انکار مین قیل و قال
مترجم کو منظور ہی اختصار ہو تفصیل چاہو تو دیکھو بحار

سنو حاضرین بساطِ سخن شمارندۂ جادۂ داستان
کہ آخر ہوا دورۂ آخرین کوئی دم غمِ ہجر ہی میہمان
مبارک خدا نے دکھایا وہ دن کہ مرتا تھا جسکے لئے اک جہان

صدوق اسکا لکھتے ہین یہ خبر کہ صادقؑ سے منقول ہی معتبر
خلایق پر اک وقت وہ آئیگا امامِ زمان جسمین چھپ جائیگا
خوشا حال اونکا جو اوس وقت مین ہماری ولایت پہ قایم رہین
پئے اہلبیتِ رسولِ خدا رہین بندے فرمان بر دبا صفا

اگر تم سے کم اجر اونکا بھی
سنین ایک آواز وہ غیب کی

اگر تم سب ہر ہندو نہین اہلِ دین
مرے راز پنہان پہ لا یقین

مری غیب پر تمنے تصدیق کی
ہوا اب میری جانب سے تمکو خوشی

مبارک ہو تمکو ثواب جزیل
بہ تحقیق تم سب بلا قال و قیل

ہو تم میرے غلام اور میری کنیز
نہایت ہی رکھتا ہون تمکو عزیز

عبادات بالکل کرون مستجاب
کرون مین تمھین عفو سے کامیاب

تمھین بخشدونین بروز جزا
رضامند ہون تمسے بے انتہا

جہان مین جو ہم پانی برساتے ہین
بلاؤن سے انسان بچ جاتے ہین

تمھارا ہی باعث ہے یہ سر بسر
زمانے مین تم سب نہ تھے اگر

بہ تحقیق بے شبہ و بے حساب
ابھی او نہ تم سمجھتے اک عذاب

یہ راوی نے سنکر کہا اے حضور
کہ اس عہد مین کیا عمل ہے ضرور

تو فرمایا رکھنا زبان کو لگاہ — نکلنا نہ خود گھر سے شام و پگاہ
زرارہ سے مروی ہے یہ ایک جا — کہ اکبار حضرت سے مین نے کہا
یہ تحقیق آخر تمہارا امام — نگاہوں سے غائب ہو پیش از قیام
کہا کیون کہا قتل کے خوف سے — بحکم خداوند عالم چھپے
جو دیکھا کرین شیعہ راہ آپ کی — تو ہو بعض کو شک لاریب نین بھی
امامت کا انکار بعضے کرین — علانیہ گفتار بعضے کرین
کہ اب تک وہ پیدا ہوا ہی نہین — ابھی بطن مادر مین ہی بالیقین
کہین بعضے اوسکا کہان ہی وجود — نہین ہمکو معلوم کچھ ماند و بود
کہینگے کہین بعضے بعضے بشر — کہ دو سال پیش از وفاتِ پدر
یہ مشہور ہی تھا وہ پیدا ہوا — خداوند عالم نے خود شیعونکا
کیا اوسکی غیبت مین بس امتحان — ذلیلون نے کھوئے ضلالت مین جان

زرارہ نے سنکر کہا میں فدا | اگر اوس زمانے تلک بچ گیا
کرون کیا عمل کچھ تو فرمایئے | کہا اس دعا کی تلاوت رہے

اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ فَاِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ نَفْسَکَ لَمْ اَعْرِفْ نَبِیَّکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ رَسُوْلَکَ لَمْ اَعْرِفْ حُجَّتَکَ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ فَاِنَّکَ اِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِیْ حُجَّتَکَ ضَلَلْتُ عَنْ دِیْنِیْ

حدیث اور پھر معتبر ہے یہ خین | کہ فرماتے ہین سید الساجدین
محمد مراحناتم الاوصیا | کریگا جو غیبت بحکم خدا
بہت ہوگا غیبت کی مدت طول | اگر اوس زمانے مین جو ذی العقول
امامت یہ اوسکی کرین اعتقاد | رہین منتظر اوسکے مسرور وشاد
کرین رات دن انتظار ظہور | رہین رات دن وقت اوسکا ظہور

وہ ہین ہر زمانیکے لوگونسے نیک — ہی نیکونسے بھی نیک وہ ایک ایک

خدا نے اونھین معرفت اپنی دی — کیا عقل ہین فہم ہین منتہی

نہ غیبت کو غیبت سمجھتے ہین وہ — اوسے مثل رویت سمجھتے ہین وہ

کہ ذی قدر و ذی منزلت ہین وہ لوگ — بڑے نیک و با معرفت ہین وہ لوگ

ہین اونکے لئے عزتین مرتبے — بلا شبہ مانند اون لوگون کے

علانیہ جو پیش رو بے نبی ص — جہادون مین مصروف ہر گھڑی تھے

ہمیشہ بشمشیر و تیر و سنان — جو تھے ناصر سیّد مرسلان

ہماری خوشی کے ہین سب پابند — ہمارے وہ شیعہ ہین اخلاص مند

احادیث مین ہی یہ وارد ہوا — جو ہین مخلص خاتم الاوصیا

جنھین ہی بہت انتظار ظہور — جنھین ہی شب و روز شوق حضور

مشابہ ہین اون سب سے وہ حق شناس — جو زیر علم ہونگے حضرت پاس

وہ سب لوگ اون سب کے مانند ہین
جو حضرت کے خیمے مین خرسند ہین

وہ ہین بلکہ اونسے مشابہ تمام
جو راہِ خدا مین بھر صبح و شام

جہاد و نپہ مر مر کے لڑتے رہے
قدم کی عوض دم اوکھڑتے رہے

یہ صادق سے منقول ہے سب سنین
کہ وہ وقت آتا ہے جسمین تمھین

یکایک بڑا اشبہ پیش آئیگا
امامِ زمان تجھ سے چھپ جائیگا

نہ چھٹکارا پائین کبھی خاص و عام
مگر جو پڑھین یہ دعا صبح و شام

کہ مشہور ہے یہ دعائے غریق
یہی ہے جہان مین امانکا طریق

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ

علی ابن طاوس نے ایک جا
ہے مصباح زائرین ایسا لکھا

کہ ارشادِ صادق علیہ السلام
یہ منقول ہے جب کرے التزام

پڑھے اس دعا کو جو کوئی بشر
بلا ناغہ چالیس دن ہر سحر

تو بہر جنابِ امامِ زمان ہو منجملۂ ناصر و یاوران
اگر فوت ہوگا وہ پیش از ظہور تو بے شبہ اوسکو خدائے غفور
زمانہ مین حضرت کے زندہ کرے پھر اوسکو شریکِ احبا کرے
حضوری مین حاضر رہے خانہ زاد ہمراہ جلو دار وقتِ جہاد
ہزار اجر کامل اوسے دے خدا ہزار ہر ایک حرف حرفِ دعا
مٹا دے ہر حرف فوراً الٰہ ہزار اوسکے نامے سے نامی گناہ
کرو حفظ ای خاصگانِ خدا وہ ہے یہ دعا دیکھو شانِ خدا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ
الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ
وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَ
مُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ

الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ
الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ
بِاِسْمِكَ الَّذِىْ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُوْنَ
وَبِاِسْمِكَ الَّذِىْ يَصْلَحُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَ
الْاٰخِرُوْنَ يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا
بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِ
الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِىَ الْمَهْدِىَّ
الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى
اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا
سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَ بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّیْ
وَعَنْ وَالِدَیَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ وَ التَّحِیَّاتِ
زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَ مِدَادِ كَلِمَاتِهٖ وَ
مَا اَحْصَاهُ عِلْمُهٗ وَ اَحَاطَ بِهٖ كِتَابُهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُجَدِّدُ لَهٗ فِیْ صَبِیْحَةِ یَوْمِیْ
هٰذَا وَ مَا عِشْتُ مِنْ اَیَّامِیْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَ
بَیْعَةً لَهٗ فِیْ عُنُقِیْ لَا اَحُوْلُ عَنْهَا وَ لَا اَزُوْلُ اَبَدًا
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَنْصَارِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَ
الذَّابِّیْنَ عَنْهُ وَ الْمُسَارِعِیْنَ اِلَیْهِ فِیْ قَضَاءِ
حَوَائِجِهٖ وَ الْمُمْتَثِلِیْنَ لِاَوَامِرِهٖ وَ الْمُحَامِیْنَ

عنه والسابقين الى ارادته والمستشهدين بين

يديه اللهم ان حال بيني وبينه

الموت الذي جعلته على عبادك حتما

فاخرجني من قبري مؤتزرا كفني شاهرا

سيفي مجردا قناتي ملبيا دعوة الداعي

في الحاضر والبادي اللهم ارني الطلعة

الرشيدة والغرة الحميدة واكحل ناظري

بنظرة مني اليه وعجل فرجه وسهل

مخرجه واوسع منهجه واسلك بي

محجته وانفذ امره واشدد ازره واعمر

اللهم به بلادك واحي به عبادك

فَاِنَّكَ قُلتَ وَ قَولُكَ الحَقُّ ظَهَرَ الفَسَادُ
فِي البَرِّ وَالبَحرِ اَيدِي النَّاسِ فَاَظهِر اَللّٰهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَابنَ بِنتِ نَبِيِّكَ المُسَمّٰى بِاِسمِ
رَسُولِكَ حَتّٰى لَا يَظفَرَ بِشَيءٍ مِنَ البَاطِلِ
اِلَّا مَزَّقَهُ وَ يَحِقُّ الحَقَّ وَ يُحَقِّقَهُ وَ
اجعَلهُ اَللّٰهُمَّ مَفزَعًا لِمَظلُومِ عِبَادِكَ
وَ نَاصِرًا لِمَن لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيرَكَ وَ
مُجَدِّدًا لِمَا عُطِّلَ مِن اَحكَامِ كِتَابِكَ
وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِن اَعلَامِ دِينِكَ وَ سُنَنِ
نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ اٰلِهِ وَ اجعَلهُ
اَللّٰهُمَّ مِمَّن حَصَّنتَهُ مِن بَاسِ المُعتَدِينَ

وَ سَرِّ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

بِرُؤْیَتِہٖ وَ مَنْ تَبِعَہٗ عَلٰی دَعْوَتِہٖ وَ ارْحَمْ

اسْتِکَانَتَنَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ ھٰذِہِ

الْغُمَّۃَ عَنِ الْاُمَّۃِ بِحُضُوْرِہٖ وَ عَجِّلْ لَنَا

ظُھُوْرَہٗ اِنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ بَعِیْدًا وَّ نَرٰہُ قَرِیْبًا

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

پڑھو وقفہ وسعت یہیں تین بار	تو سیدھی طرف ران پر اپنی مار
ہر اک مرتبہ کہہ بہ تصدیق دل	عبارت یہ ہر ضرب کے متصل

اَلْعَجَلَ اَلْعَجَلَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ

الزَّمَانِ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ اَنَا مُنْتَظِرُہٗ

اِلَیْکَ حَتّٰی یُمَکِّنَنِیَ اللّٰہُ مِنْ رُؤْیَتِکَ

وَسَعَادَتِكَ وَيُمْنِكَ يَا مَوْلَاىَ اَلْعَجَلُ

اَلْعَجَلُ اَلسَّاعَةَ

بصدق و صفا از رہ اضطرار — پڑھے اس عبارت کو پھر بار بار

يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
اَدْرِكْنِي بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ آبَائِكَ الطَّاهِرِيْنَ
وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ
طَلْعَتَهُ وَبَهْجَتَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

مبارک ہوں اے دل یہ جانبازیاں — ہوا تو رفیق امام زمان
مع الخیر ہو خاتمہ یا خدا — کہ چودہ حدیثیں اثر لکھ چکا

اثر حسبِ حکمِ جنابِ اخی ہی نام اونکا سید وزیر علی

پئے ہدیۂ زمرۂ شیعیان لکھون مستفادِ وحید زمان

نسب موسوی مفتیٔ نامور وطن شوستر لکھنو ہی مقر

علمدار فوجِ حدیث و کلام شہیر جہان ہین عباس نام

کہ لکھتے ہین وہ قدوۂ راستان یہ حالِ جنابِ امامِ زمان

وہ ہین نثر مین یون روایت گذار کہ اسطرح پر ہی حدیثِ بحار

سنین حاصلِ ترجمہ مومنین زوائد سے طالب کو مطلب نہین

کہ فضل بن یحیی جو ہی نامور روایت یہ کرتا ہی وہ باخبر

کہ تھی سال ہجریِ میرِ عرب نود و ششصد و نہ (۶۹۹) زمانے مین جب

وہ تھا گیارھوان روز شوال کا جو حلے مین ہم سب سے گویا ہوا

علی زین دین افتخار زمان بن فاضلِ شیخ مازندران

کہ اک بار میں پیش ازیں چند سال
پئے شغل تحصیل علم و کمال

ہوا وارد و ساکن ملک شام
رہا درس میں بیشتر اہتمام

مدرس مرا شیخ عبدالرحیم
جو تھا دل سے میرا محب صمیم

ہوا عازم اندلس اکبار
مگر ہمسفر میں رہا سایہ وار

ہوا ایک قریہ میں آخر گذر
رہا شہر مذکور نزدیک تر

کہ عارض ہوئی تپ مجھے ناگہان
مدرس ہوا اندلس کو روان

وہ تپ بعد سہ روز زائل ہوئی
مجھے تاب رفتار حاصل ہوئی

طبیعت جو ٹھہری نہ ٹھہرا وہان
ہوا قطرہ زن ہو گئے روان

نظر قافلہ تازہ اک آگیا
یہ سب اہل بربر میں ظاہر ہوا

وہاں سے جزیرہ بھی شیعوں کا تھا
بہت متصل اور کم فاصلہ

زبس تھا جو میں مبتلا فراق
یہ سنتے ہی غالب ہوا اشتیاق

جو آنے لگی مجھکو الفت کی بو ۔ ہوئی شکل بادِ سحر جستجو

مرا بلبلِ دل چہکنے لگا ۔ کہا ایک نے مژدۂ جانفزا

کہ پچیس دن جب چلا جائیگا ۔ جزیرہ وہ شیعو لُکا تو پائیگا

ملا ہمسفیرون کا جسدم سراغ ۔ وہین مین خرامان ہوا باغ باغ

چڑھا نشۂ بادۂ بوئے گل ۔ چلا شکل بادِ صبا سوئے گل

مسافت ہوئی قطع پایان کار ۔ لبِ بحر آیا نظر اک حصار

خوش اسلوب و خوش قطع سرتا بسر ۔ نہ برج ایسے دیکھے نہ دیوار و در

بڑی اونچی اونچی بڑی پائدار ۔ بروجِ فلک کا یہان کیا شمار

غرض شادمان خرم و شادکام ۔ کیا شہر پرین مین مین نے مقام

جو آئی ہر اک سو سے بوے ولا ۔ پھرا خوب کی سیر کوبے ولا

ہوا مسجلہ شہر مین جب گذر ۔ کیا شکر اک گوشہ مین بیٹھ کر

دمِ ظہر پھر صورتِ شیعیان	موذن نے دی آگے اوسمین اذان
اذان دے چکا جب وہ عالی مقام	دعا کی براے ظہورِ امام
جو بیٹھا تھا اپنی جگہہ مین خموش	بس اوٹھا دلِ زار سے اک خروش
ہوا ضبط دشوار دم چڑھ گیا	ہوا شغلِ آہ و بکا بڑھ گیا
جو مین خوب جی کھول کر رو لیا	غبارِ الم دل سے کچھ دھو لیا
نمازی سب اکبار با صد نیاز	ہوئے آکے مصروف وقفِ نماز
بجا لا سب واجب و مستحب	بطورِ امامیہ وہ حق طلب
وضو سے جو فارغ ہوئے مومنین	برابر صفین منعقد ہو گئین
ہوئین جب صفین منعقد جابجا	اونھین سے یکایک پھر اک شخص اوٹھا
ہوا مقتدا با شکوہِ تمام	عجب مقتدی تھے عجب تھا امام
عیان رخ سے اک نور رب العلا	ملائک حشم قبلۂ اتقیا

ہوئی جب نماز جماعت تمام | پھر واجب و مستحب تا سلام

پڑھی سب نے تعقیب مانگی دعا | وہ سب سجدہ شکر لائے بجا

مخاطب ہوئے مجھ سے پھر ناگہان | کہا کر مفصل حقیقت بیان

کہ تو کون ہے تیرا مذہب ہے کیا | پڑھی کیون نہ تو نے نماز خدا

بتفصیل مین نے کہا اپنا حال | مرا اسطرح مذہب مین کی قیل و قال

خدا ایک ہے اور کیا ہین کہون | تمھارے پیمبر کی امت مین ہون

یہ کہنے لگے مجھ سے سب واہ واہ | ہوا بھی اگر اسطرح تو گواہ

مراے خدا و شہ مرسلین | ہو گا تجھے فائدہ غیر ازین

کہ دنیا مین بچ جائیگا قتل سے | بہت یون مسلمان ہین نام کے

مگر ہان گواہی جو دے تیسری | بلا فاصلہ بعد احمد نبی

بلا شبہ و بیگمان بیحجاب | تو ہو داخل خلد ای کامیاب

کہا مین نے سنکر کہو تو سہی — گواہی وہ ہے کون سی تیسری
امامِ جماعت نے ہنسکر شتاب — دیا بات کا میری ایسا جواب
یہ اقرار کر توبہ تصدیقِ دل — زبان سے بلا وقفہ اب متصل
کہ اوّل جناب علیؑ ولی — بلا ریب ہین جانشینِ نبی
بترتیب بعد اونکے گیارہ امام — خلایق کے ہین رہنما لا کلام
وہ ہین واجب الطاعت و احترام — بحکم خدا مثلِ خیر الانام
سنا جب یہ مین نے بہت خوش ہوا — کیا شکرِ خالق کہا مرحبا
ہے میرا ابھی دل سے عقیدہ یہی — سمجھا نہ ہرگز مجھے اجنبی
باخلاص پیش آئے وہ سب کے سب — پھر اک سمت مسجد مین باصد طرب
مکان ایک رہنے کو ہمکو دیا — وہان جمع ہونے لگے اتقیا
تکلف ہوا ہر طرف سب تمام — نہوتا تھا مجھسے جدا پھر امام

بہت دن جو ہان کا نظارہ کیا
بخوبی ہر اک شئے سے واقف ہوا

نہ دیکھا زراعت کا کچھ اشتغال
کیا آخرِ کار اکدن سوال

کہ یہ راز ہوتا نہین مجھپہ فاش
خورش کیا تمھاری ہی کیا ہی معاش

کہا اک جزیرہ کہ خضرا ہی نام
دوم بحرِ ابیض ہی اور اک مقام

کہ ہی جلوہ افروز ساکن وہان
سب اولادِ پاکِ امام زمان

اوسے جا سے دو بار ہر سال مین
پہنچتا ہی قوت معین ہمین

کہ اکبار ہے آچکا پیشتر
پھر اکبار آئیگا غلہ ادھر

کہا اب کب آئیگا بے اشتباہ
کہا جب گذر جائینگے چار ماہ

یہ سنکر ہوا بندہ وقفِ دعا
کہ آئے کہین جلد وہ قافلا

نگذرا تھا چالیسوان دن ابھی
کہ دلکو تمنا ہوئی سیر کی

جو اکبار کی سوے مغرب نگاہ
کہ تھی قافلہ کی اوسی سمت راہ

جو تکنے لگا مین رہ انتظار
ہوئی دور سے ایک شے آشکار

کہا آشناؤن سے یہہ کون شے
سر سطح دریا نمودار ہے

ہوئے دیکھکر سب کے سب شادمان
کہا شکر ہی آئین وہ کشتیان

ابھی تھے اسی ذکر مین ہم وہین
کہ ساحل پہ سب کشتیان آگئین

جو آگے تھی اک سب سے کشتی بڑی
تو کچھہ اور پیچھے تھین چھوٹی بڑی

بیاپے وہ تھین ساتھ سب کشتیان
کہ دریا مین تھے ہفت قلزم روان

بڑی وہ جو کشتی تھی ماہ منیر
ہوا اوس سے رونق فزا مرد پیر

گیا تا بمسجد وہ عالیمقام
کیا پڑھہ کے ظہرین مجھکو سلام

یہ پوچھا دیا مین نے حیدم جواب
کہ ہی تیرا کیا نام بتلا شتاب

کہا پھر مگر ہی مجھے یہ گمان
کہ ہو نام تیرا علی اے جوان

کہا نام ہان ہان یہی ہی مرا
کہا نام کیا ہی ترے باپ کا

مگر اے علی بالیقین لا کلام
وہ مشہور ہے سب مین فاضل نام

کہا سچ کہا آپ نے واقعی
یہی ہے مرے باپ کا نام بھی

مفصل اب ارشاد فرمائیے
سفر مین کہین آپ بھی ساتھ تھے

کہا مین کہین ساتھ تیرے نہ تھا
کہا کہیے پھر از براے خدا

حقیقت کھلی آپ پر کسطرح
شناسا ہوئے بے خبر کسطرح

کہا تیرا سب حال اے حق طلب
یہ شکل و شمائل یہ نام و نسب

سراپا ہوا مجھپہ پہلے عیان
نہین مطلقاً احتیاج بیان

بفضل خدا مجھکو ارشاد کام
وہان لیچلون جسکا خضر ہی نام

غرض بعد اکہفتہ پھر شاد شاد
چلا اوسکے ہمراہ مین بامراد

کہ وہ شیخ ہمنام خیر الورا
مرا راہ خضرا مین اک خضر تھا

چلے پندرہ دن جو لیل و نہار
ملا آب دریا سفید اکبار

وہی شیخ کرنے لگا یہ کلام　　اسی بحر کا بحر ابیض ہی نام

وہ خضرا جزیرہ ہی وہ دیکھہ تو　　جسے آب دریا نے ہی چارسو

احاطہ کیا ہی بصد آب و تاب　　جو ہی صورتِ خرمن آفتاب

ہوا سیر دریا سے جسدم فراغ　　اوتر آئے مرکب سے ہم باغ باغ

عجب شہر دیکھا عجائب بنا　　جدھر رخ کیا باب حیرت کھلا

ہوا محو بخت رسا ہر کہین　　نرکنے دیا شوق نی پر کہین

ہوئے داخلِ شہر جب بیقرار　　برابر ملے سات پہلے حصار

نظر آئے ہر سو شجر سایہ دار　　ہر اک شاخِ بالیدہ پر برگ و بار

ہر اک سمت نہرین لبالب رواں　　خیابان خیابان چمن بندیان

جمایے خلش خوب رنگِ بہار　　لب جو ہوا سرو سے ہمکنار

سراپا جو محو تماشا ہوا　　تکلف نظر آیا بازار کا

نہین اسمین ہرگز محلِ خلاف
عمارات سب سنگ مرمر سے صاف

سب اوس شہر کے طفل و پیر و جوان
ملائک شیم انتخاب جہان

تقدس مین یکتائے آفاق سب
سراسر سراپا ہین اخلاق سب

مسافر نوازی مین ہر فرد بیش
امیر و جلیل و شریف و رئیس

ہر اک رخسے نور خدا جلوہ گر
ضیا و صفا رشکِ شمس و قمر

وہ سب نورِ چشم نبیؐ و علیؑ
خجستہ سیر نیکخو تھے سبھی

خراماں تھے مانند بادِ سحر
ہمین مسجدِ جامع آئی نظر

جو مسجد مین پہنچے بہم شادمان
نظر آیا اک مجمع شیعیان

کھلا پھر کہ ہے صدر مین جلوہ گر
وہ عالی مناقب وہ عالی گہر

وہ صاحب شرف سید محترم
وہ رشکِ سلیمان وہ قدسی خدم

سنا شمس دینِ محمد ہے نام
وہ ہے نائب و آلِ آخر امام

ملقب بعالم سر سروران — بحکم امام زمان حکمران

کہ تھا پانچ پشتونکا بفاصلہ — امام زمان تک اوسے فاصلہ

ہمیشہ وہ احکام کرتا بیان — بہ نقل حدیث امام زمان

اوسے مشغلہ درس کا وعظ کا — مسائل کا مذکور صبح و مسا

یکایک جو مین اوسکے آگے گیا — کہا خیر مقدم خوشا مرحبا

مجھے پاس اپنے بلطف و کرم — بٹھایا کہا کچھ سفر کے الم

منازل مین تجھ نے جو دیکھی تعب — یہان ہو گئے مجھپہ آئینہ سب

جو تجھپہ گذرتی تھی شام و سحر — پہنچتی تھی مجھکو مفصل خبر

غرض مجھپہ کیا کیا نوازش نہ کی — جگہ مجھکو پہلوے مسند مین دی

مجھے بے طلب ایک خادم دیا — طلب خوان نعمت پہ ہر دن کیا

غرض بیس روز ہر صبح و شام — رہا مورد لطف مین شاد کام

کہا کیجئے مجھکو آگہ شتاب — برائے خدا و رسالت مآب
کہ اوس جمعہ کو آپنے واقعی — جماعت مین واجب کی نیت جو کی
مگر کیا جناب امامِ زمان — امامِ زمان سیدِ انس و جان
امامِ زمان خسروِ نیکذات — امامِ زمان قبلۂ شش جہات
امامِ زمان مرکزِ بازگشت — امامِ زمان دلبرِ پنج و ہشت
امامِ زمان سیفِ ربِ جلیل — امامِ زمان قبلۂ جبرئیل
امامِ زمان مفخرِ انبیا — امامِ زمان خاتم الاوصیا
امامِ زمان داورِ داوران — امامِ زمان یاورِ یاوران
امامِ زمان شاہِ بالا و پست — امامِ زمان مرکزِ بند و بست
امامِ زمان دستِ ربِ قوی — امامِ زمان سرِ کارِ خفی
امامِ زمان خسروِ کائنات — علیہ الثنا و علیہ الصلوٰۃ

جماعت مین حاضر تھا فرمائے
کہ واجب کی نیت کا عقدہ کھلا

فدا اوس پہ مین سب ہمہ خاندان
دکھائے وہ دن جلد ربِ جہان

رہا عمر بھر جسکا امیدوار
یہانتک کیا رات دن انتظار

سیاہی سفیدی مین کھو کھو گئی
کٹی رات ساری سحر ہو گئی

ہوا اور مجبور تراب فقیر
تو پہنچاوے یارب بکافی الضمیر

دعاؤن مین تیری جو کچھ ہی اثر
تو پہنچیگا بیشک وہان اے اثر

غرض اوس نے سنکر کیا یہ بیان
نہ تھے رونق افزا امین زمان

مگر نائبِ خاص اوس شاہ کا
مین حاضر ہون بندہ ہون درگاہ کا

کہا آپ ہین باریابِ حضور
کہا اے علی اب ہے یہ بات دور

نہ کانون سے مین نے تکلم سنا
نہ آنکھون سے صورت کو دیکھا ذرا

مگر میرے والد بصد احترام
سنا کرتے تھے خود کلام امام

مرے جد امجد ملا ایک جناب — حضوری مین بھی ہوتے تھے بار یاب

یہ کہہ سن کے سید بمہر و وفا — وہان سے مجھے ساتھہ لیکر اٹھا

طبیعت ہوئی مائل سیر باغ — نہ آیا نظر پھر مجھے غیر باغ

چمن مین صبا گل کھلانے لگی — ہوا ہمکو جنت کی آنے لگی

عجب صحبتین تھین عجب وہ مکان — فداے گل و بلبل بوستان

دکھانے لگی صورتین جوے آب — بنا صفحۂ خاک آئینہ تاب

شجر ہر طرف بیشتر باردار — بہی سیب و انگور و امرود و نار

حلاوت مین انگور رشک عسل — انارون مین نایاب ایک ایک پھل

نہ آنکھون نے دیکھے میان جہان — وہ ہر قسم کے میوے کھاے وہان

نثار جوار امام زمان — کہ دنیا مین کی سیر باغ جنان

وہ دن مجھکو خالق نے دکھلا دیا — کہ مرتی ہے جسدن یہ خلق خدا

جب اک باغ سی سوے باغ دگر
عنادل پہ وحش تھا ہمارا گذر

نظر آیا اک مرد صاحب جمال
صلاح و تقدس مین صاحب کمال

کہ دو چادرین صاف پشمین کی
خرامان تھا خود او زہد و متقی

ہوا راہ مین ہمسے جس دم دوچار
سلام اک کیا پھر گیا سایہ وار

عجب صاحب حسن تھا خوش لقا
کہ مین ہو گیا محو صنعِ خدا

کیا بڑھ کے سید سے آخر سوال
یہ تھا کون مردِ ملائک خصال

کہا تو نگر دیکھتا ہی وہ کوہ
کہا مین نے ہان اے سراپا شکوہ

کہا اوسطِ کوہ مین اک جوان
زمین پاک و پاکیزہ ہی اک مکان

شجر اوسمین ہی ایک بالیدہ سر
ہی اک چشمہ جاری بزیرِ شجر

ہی گنبد بھی اک اوسمین تعمیر خشت
سراپا یہ از قبہ ہای بہشت

شب و روز یہ مرد نیکو سیر
ہمیشہ مع یک رفیقِ دگر

ہے خادم اوسی قبۂ پاک کا ۔ بفرمودۂ خاتم الاوصیا
کہ مین بھی ہر صبح جمعہ یہان ۔ زیارت برائے امام زمان
جو پڑھتا ہون بعد از دو رکعت نماز ۔ با آداب شائستہ و با نیاز
مجھے ایک کاغذ ہی ملتا وہین ۔ کہ اوسمین مطالب ہر ایک بالیقین
ضروری سب احکام لیل و نہار ۔ ہم مومنین مین جو ہون کاروبار
لکھا حقہ صورت فیصلہ ۔ رقم جزو کل مسئلہ مسئلہ
عمل اوس پہ کرتا ہون مین دیکھکر ۔ بحکم امام زمان بیخطر
مناسب ہے اب تجھکو بھی ایخوان ۔ کہ جا تو برائے زیارت وہان
اوسی قبے کے پاس پڑھنا مگر ۔ زیارت پئے خسرو بحر و بر
یہ سنکر چلا جب چڑھا کوہ پر ۔ ہوا قبۂ پاک تک بس گذر
ملے دونون وہ خادمان امام ۔ کیا ایک نے بڑھ کے سبقت سلام

کہا دوسرے سے مکرر یہی | سنو یہ مسافر نہیں اجنبی
تکلف نکر اس سے اے حق شناس | ایسے میں نے دیکھا تھا سید کے پاس
کہا اوس نے بھی یہ بصدق و صفا | ادہر آئیے آئیے مرحبا
غرض رفتہ رفتہ ہوا ارتباط | رہیں صحبتیں بڑہ گیا اختلاط
مری واسطے نان و انگور لائے | بہر محبت وہ مجھکو کھلائے
جو وہ ماحضر سب تناول کیا | اوسی چشمے سے جا کے پانی لیا
پڑہیں پھر وضو کر کے دو رکعتیں | بااصرار کہیں اسطرح منتیں
امام زمان تک چلو اب شتاب | زیارت کروں جسکے ہیں باریاب
کہا غیر ممکن ہے اے ذی شعور | کہ لیجائیں تجھکو ہم اونکے حضور
اجازت نہیں یہ کبھی آٹھوں پہر | کہ پہنچائیں جا کر کسی کی خبر
یہ سنکر کیا التماس دعا | چلا شہر کو اونسے رخصت ہوا

گیا اتفاقاً محمد کے گھر
وہی جو کہ دریا مین تھا ہمسفر

کیا منکشف اوس پہ سب ماجرا
کہا سنکے تجھکو بھی نام خدا

یہ رتبہ ملا رہنمائی ہوئی
وہان تک تری بھی رسائی ہوئی

وگرنہ بجز سیدِ نامور
ہوا کب وہانتک ہر اک کا گذر

غرض مین جو پھر پیش سید گیا
کہ بیدار ہومین تھی روز آدینہ تھا

کہین اکطرف سے اوٹھا غلغلا
تعجب سے مین نے کہا کیا ہوا

کہا سنکے سید نے باصد طرب
یہ ہین میرے لشکر کے سردار سب

کہ ہر جمعۂ اوسطِ ماہ مین
دعا کرتے ہین منتظر راہ مین

یہ تعجیل ہونا ظہورِ امام
کہ ہے انتظارِ حضورِ امام

اوٹھا مین وانھین دیکھنے کو گیا
جو آیا تو سید یہ گویا ہوا

کیا تو نے سردارونکا کچھ حساب
کہا مین نے ہرگز نہین اے جناب

کہا سنکے سید نے مرزا دبیر — ہمارا ہے وہ دلدار ناصر معین
کہ ہیں سینہ درد اور باقی ابھی — خدا جلد وہ دن دکھائے کبھی
کہا میں نے فرمائیے بالضرور — کہ حضرت کا کسوقت ہوگا ظہور
کہا اے برادر یہ ہے سرِ خدا — خدا کے سوا کس پہ حالی ہوا
مگر ہیں علامات رجعت کئی — احادیث میں ہیں علامت کئی
بمنت کیا میں نے پھر التماس — کہ اے میرے آقا مرے حق شناس
بس اے میر سید مرے قدرداں — مجھے رہنے دے اب مجاور یہاں
سمجھکر شکستہ دل و ناتواں — سمجھ کر غبارِ رہ کارواں
مسافر سمجھکر مجھے پر تعب — سمجھکر مجھے فاقہ کش تشنہ لب
سمجھکر مجھے اشک آہی خیرخواہ — پڑا رہنے دے زیر دامان شاہ
سمجھکر مجھے نقش پا سایہ وار — پڑا رہنے دے زیر دیوار یار

سمجھکر سگ کو ہی مہر و وفا ۔ پڑا رہنے دے گلیوں مین جا بجا
سمجھکر مجھے اپنے در کا فقیر ۔ پڑا رہنے دے تکئے مین اسیر
کہا سنکے سید نے تو غم نہ کہا ۔ کہ ہم تیرے غمخوار ہین باوفا
سفر مین ہی کب سے ترا دل ملول ۔ دیا عرصۂ ہجر کو خوب طول
زیادہ نہین اے برادر روا ۔ جو تو خانمانسے رہے اب جدا
کہ تو ہی غریب اور صاحب عیال ۔ نہین خانہ بردوش افسردہ حال
ہوا حکم شاہ زمان پیش ازین ۔ کہ رخصت کرون تجکو پس مین حزین
مناسب نہین اسکا ہے خلاف ۔ مجھے اور تجکو بہم بیخلاف
مناسب نہین اس مین تاخیر اب ۔ ہی انکار اسمین خلاف ادب
کہا مین نے میر تو مین ہوش گم ۔ یہ ممکن ہی تمسے کہ بار دوم
مکرر کرو عرض یہ پیش امام ۔ کہ ہو حکم مجکو برائے قیام

کہا اوسنے ممکن نہین یہ محال — نہین پھر گذارش کی مجکو مجال
کہا خیر اجازت تو ہو اسقدر — کہ دیدہ شنیدہ یہانکی خبر
کرون اپنے احباب مین بیان — کہا لیے تردد مگر ایجوان
نہ کہنا فلان و فلان امر تو — سوا اوسکے جو چاہے کر گفتگو
بمنت کیا مینے پھر التماس — کہ ای قدردان میرے ای حقشناس
بھلا عمر بھر مین کبھی یہ غلام — مشرف بھی ہوگا بدیدار امام
کہا یہ بھی مشکل ہے ممکن نہین — مگر اے علی سن بگوشِ یقین
کہ ہر مومنِ پاک جویاے کار — امام اولوالامر کو تین بار
بلاریب ہے دیکھتا بالیقین — شناسا مگر اوس سے ہوتا نہین
کہا مینے کہئے تو ہو وجہ کیا — کہ ہون بندۂ سید الاوصیا
مگر اب تلک شہ کو دیکھا نہین — غلامانِ خالص مین مین کیا نہین

کہا تونے دیکھا ہی دو بار ابھی — پھر اک بار ہوگا مشرف کبھی
کیا بار اوّل جو تونے سفر — ترا جانب سامرہ تھا گذر
ہوا تھا کہین قافلے سے جدا — گذر نہر کے آب پر تھا ترا
کہ اوس وقت اک راکب نیزہ دار — ملا اسپ اشہب پہ تجھکو سوار
وہ تھے حضرت خاتم الاوصیا — تجھے منتشر دیکھکر دی صدا
کہ کچھ خوف اب تو نکر زینہار — وہ کرتی ہین زیر درخت انتظار
تمہارے سب رفیقان راہ مراد — تو جا اونسے ملحق ہوا شاد شاد
کہا مین نے ہی راست یہ ماجرا — وہان تھا یونہین مجھپہ واقع ہوا
کہا پھر کہ بار دوم غور کر — جب اوستاد کے ساتھ تھا ہمسفر
ہوا مصر کی راہ مین تو جدا — یکایک کہین قافلہ بڑھ گیا
ہوا خوف سے جب تو بیقرار — سوا ایک پیدا ہوا نیزہ دار

جو تھا اوسکی رانوں تلے اہوا ۔ وہ زانو سفید اور تھا قشقہ دار
وہ شاہِ زمان تھا کہا تو نہ ڈر ۔ کہ اک قریہ ہی جانبِ راست پر
وہاں بےخطر جا کے شب باش ہو ۔ کر آگاہ مذہب سے ہر ایک کو
مفصل کر احوال اپنا بیان ۔ کہ ہاں تجھ آئیگا قافلے کا نشان
کہا میں نے ہاں ہی یہی ماجرا ۔ یہ فرمانا بھی آپکا ہے بجا
مگر مجھسے اب کیجئے یہ بیان ۔ ہمارے جنابِ امامِ زمان
کبھی حجِ کعبہ کو بھی جاتے ہیں ۔ زیارت مشاہد کی فرماتے ہیں
کہا وسعتِ راہِ دنیا تمام ۔ ہر اک مردِ مومن کی ہی ایک گام
علی پھر یہ بیش امام ہدا ۔ یہ دنیا ہی کیا اور وسعت ہی کیا
کہ حج و زیارت کی خاطر مدام ۔ ہر سال رونق فزا ہیں امام
یہ مکہ مدینہ یہ طوس و عراق ۔ ہی سیرِ سمی سوار براق

هر اک جا سے ہو کر مشرف یہان
کیا کرتے ہین عود امام زمان

غرض شب یہ کہ سن کے مجہسے کہا
کہ تاخیر اب ہے یہان ناروا

علی حسب حکم امام زمن
روانہ ہو تو جلد سوے وطن

گئے پانچ درہم مجہے پہر عطا
کہ ہر اک درم پر یہی سکہ تہا

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ م ح م د ابن الحسن المہدی قائم بامر اللہ

کہ رکہتا ہون بہر تبرک مدام
اونہین اپنے ہمراہ مین صبح و شام

مجہے ایک کشتی پہ کر کے سوار
گئے گندم و جو پئے خرج بار

بچے جنس جو کہانے سے بیچ لی
ملین چہل و یکصد مجہے اشرفی

ارادہ یہ ہے جبتلک زندہ ہون
خدا چاہے جا کر نجف مین رہون

سمندِ قلم ہے سبک و اثر
ہوئی قطع رہ تک نہ دوا اثر

پتا ملگیا کوئے دلدار کا — یہ دنیا ہی اک گام مردِ خدا

دور تکی نہین اب گوارا مجھے — جدائی کے غمزون نے مارا مجھے

کہ یہ بعد اس قرب یہ یا نصیب — کجا گل کا جلوا کجا عندلیب

الٰہی مدد کیا کرون کیا کرون — باین حالِ بد کیا کرون کیا کرون

الٰہی بحقِ امامِ زمان — ذرا سن لے اپنے اثر کی فغان

الٰہی سلام و پیامِ فقیر — پہنچ جائے پیشِ بشیر و نذیر

حضورِ جنابِ بتولِ غمین — ستمدیدہ و غمکش و دل حزین

حضورِ علیؑ ولی بوتراب — کیا جس نے احمد کی بستر پہ خواب

بسبطین شاہنشہِ مرسلین — بہارِ جوانانِ خلدِ برین

تو پھر خدمتِ سید الساجدین — جنابِ امامِ زمان تک نہین

الٰہی شب و روز یہ التجا — یہ تفصیل پہنچا مین تیرے فدا

ہوئی مثنوی ختم وقت سحر
موثر ہوے نالہاے اثر

شگفتہ وہ دل جو ہوا کا ہبوب
بلا موقع عرض و معروض خوب

بحمد خداوند کون و مکان
بشکر عطا یا ہو رطب اللسان

جو ہے لوح محفوظ یہ مثنوی
تو ہی سیر غیب اسکی تاریخ بھی

خدایا رہیں مومنین کامیاب
یہ محزون و مہجور بھی ہو متاب

تمت الکتاب

سنہ ۱۳۰۹ ہجری

تاریخ تصنیف این مثنوی از نوعی اریحی المعی معنی محقق خبیر مدقق بصیر الحری بالقیامی معلا المرحوم السید غلام حسین البلگرامی المتخلص بالقدر

چھوٹے ماموں مرفیروز علی
فکر سے کر گئے امدادِ قلم

شعر لکھنے کو لگایا جو سگاف
کھل گئی خاطرِ ناشادِ قلم

لوحِ محفوظ لکھی صل علے
اس قلمرو مین ملی دادِ قلم

کیا حدیثونکو بنایا تصویر
حبذا صنعتِ بہزادِ قلم

مثنوی ہی کہ خدا کی قدرت
دیکھئے زورِ خدادادِ قلم

نغمہ بلبل معنی معنی
لفظ مین قمری شمشادِ قلم

نہوئی خلق کبھی ایسی کتاب
جب سے قایم ہوئی بنیادِ قلم

یاد کرکے وانھین سر دہنتا ہے
یہ صریرین ہین کہ فریادِ قلم

جمکیا سال کا نقشا اے قدر
لوحِ محفوظ ہی ایجادِ قلم

۱۲۸۲ھ

تاریخ تصنیف این مثنوی از نتایج افکار سید سند عالم مستند
زبدة العارفین عمدة المحققین فصیح اللسان بلیغ البیان
جناب مولانا زین العابدین ادام الله سجال محاسنه
فی العالمین نبیرهٔ عالیجناب مستغنی عن الالقاب
افقه الناس مفتی مولانا سیّد عباس شوستری
لکھنوی اعلی الله مقامه فی دار الکرامة

از آن شاعر نازک خیالی
نوشت این نامهٔ نامی که از بسے

بعینِ مهر حق گو باد ملحوظ
طبیعت میشود بسیار محظوظ

قلم سالِ ختامش کرد تحریر
چسان پاکیزه آمد لوح محفوظ
۱۲۸۶ھ